صلوٰۃ الرسول

تالیف

مولانا محمد صادق سیالکوٹی

تصحیح و تقدیم

مولانا مختار احمد ندوی

ناشر

الدار السلفیہ

EmaanLibrary.com

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

(بخاری)

نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے

خدا کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا

مکمل ضابطہ

صلوٰۃ الرسول

تالیف

مولانا محمد صادق سیالکوٹی

تصحیح و تقدیم

مختار احمد ندوی

ناشر

الدار السلفیہ

EmaanLibrary.com

جملہ حقوق محفوظ !

سلسلہ اشاعت الدار السلفیہ نمبر ۵۰

نام کتاب _____ صلوٰۃ الرسول

نام مؤلف _____ مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی رح

کتابت _____ شمیم احمد الہ آبادی

تصحیح وتقدیم _____ مولانا مختار احمد ندوی

طابع وناشر _____ الدار السلفیہ

تعداد اشاعت بار سوم _____ دو ہزار

تاریخ اشاعت _____ مارچ ۱۹۹۳ء

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳، محمد علی بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی ۴۰۰۰۰۳

EmaanLibrary.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرض ناشر	۱۹
۲	خطبۂ رحمۃ للعالمین	۲۱
۳	پیش رس	۲۴
۴	جبرئیل کی امامتِ نماز	״
۵	نماز باقاعدہ پڑھنے کا حکم	۲۵
۶	مسنون نماز مقبول ہوتی ہے	״
۷	بیقاعدہ نماز، نماز نہیں ہوتی	۲۷
۸	بیقاعدہ نماز منہ پر ماری جاتی ہے	۳۰
۹	ہماری نمازوں کا حال	۳۲
۱۰	نماز کا چور	۳۳
۱۱	کوّے کی ٹھونگیں	۳۴
۱۲	منافق کی نماز	۳۵
۱۳	جماعت کے ہوتے ہوئے کوئی نماز نہیں	۳۶
۱۴	صلوٰۃ الرّسول کے لکھنے کا باعث	۳۷
۱۵	کتاب اور سنت کے اتباع کا حکم	۴۰
۱۶	سنت کا نافرمان نجات نہیں پائیگا	۴۱
۱۷	سو شہیدوں کا ثواب	״
۱۸	بہشت میں رسول اللہ کی رفاقت	۴۳
۱۹	رسول اللہ کی وصیّت	״
۲۰	سنت کی پیروی کیوں ناگزیر ہے	۴۶
۲۱	پانی کے احکام	۴۷
۲۲	بول و براز کے آداب	۴۸
۲۳	پاخانے میں جاتے وقت کی دعا	״
۲۴	پاخانے سے نکلتے وقت کی دعا	۴۹
۲۵	بول و براز کے مسائل	۵۰
۲۶	پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید	۵۲

EmaanLibrary.com

۲۷	نجاستوں کی تطہیر کا بیان	۵۴
۲۸	حیض آلود کپڑا	〃
۲۹	تر منی کا دھونا	۵۵
۳۰	خشک منی کا کھرچنا	〃
۳۱	شیر خوار بچے کا پیشاب	〃
۳۲	نجاست آلود جوتی	۵۶
۳۳	نیند سے جاگ کر	〃
۳۴	کتے کا پینا	۵۷
۳۵	بلّی کا جوٹھا	〃
۳۶	سونے چاندی کے برتن میں کھانا	〃
۳۷	غسل جنابت کے احکام	۵۸
۳۸	پردے اور شرم کے ضروری مسائل	〃
۳۹	غسلِ جنابت کا مسئلہ	〃
۴۰	عورت بھی محتلم ہوتی ہے	۶۰
۴۱	غسل جنابت میں مبالغہ درکار ہے	۶۲
۴۲	جنبی عورت کے بالوں کا مسئلہ	۶۳
۴۳	جگہ خشک رہ جانے کا مسئلہ	۶۵
۴۴	جنبی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا	۶۶
۴۵	جنبی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	〃
۴۶	غسل کا وضو کافی ہے	۶۷
۴۷	جنبی سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے۔	〃
۴۸	حائضہ عورت سے صحبت کرنے کی ممانعت	۶۸
۴۹	نذی کے اخراج سے غسل واجب نہیں ہوتا۔	۶۹
۵۰	نذی، منی اور ودی کا فرق	۷۰
۵۱	سیلانِ رحم موجبِ غسل نہیں	۷۱
۵۲	حائضہ کو چھونا اور اسکے ساتھ کھانا جائز ہے۔	〃
۵۳	حائضہ کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	۷۲
۵۴	خون استحاضہ کا مسئلہ	〃
۵۵	حائضہ کو نماز، روزہ کی ممانعت	۷۴
۵۶	نفاس کا حکم	۷۵

EmaanLibrary.com

۵۷	غسل جنابت کا طریقہ	۷۵	
۵۸	مسواک کا بیان	۷۶	
۵۹	مسواک والی نماز	〃	
۶۰	جاگ کر مسواک کرنا	〃	
۶۱	مسواک سے رضائے الٰہی	۷۷	
۶۲	جبرئیل کی تاکید مسواک	〃	
۶۳	مسواک کی اہمیت	〃	
۶۴	وضو کا بیان	۷۸	
۶۵	تین بار ناک جھاڑیں	〃	
۶۶	نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھ دھوئیں	۷۹	
۶۷	مسنون وضو کی مکمل ترکیب	۸۰	
۶۸	رحمتِ عالم کا وضو	〃	
۶۹	خصال فطرت	۸۳	
۷۰	وضو کے بعد پڑھیں	۸۴	
۷۱	وضو کی وضعی دعائیں	۸۵	
۷۲	وضو کے دیگر مسائل وفضائل۔	〃	
۷۳	مسنون وضو سے گناہوں کی بخشش	۸۷	
۷۴	اعضاء کے تین بار سے زیادہ دھونے کی ممانعت	۸۶	
۷۵	پہلے انبیاء کا وضو	۸۷	
۷۶	حشر میں چہرے کا نور	۹۰	
۷۷	خشک ایڑیوں کو عذاب	۹۱	
۷۸	وضو نصف ایمان ہے	۹۲	
۷۹	مومن کا زیور	۹۳	
۸۰	مشقت کے وضو سے بلندیٔ درجات	〃	
۸۱	تحیۃ الوضو سے بہشت واجب	۹۴	
۸۲	شکر الوضو سے بلال بہشت میں	۹۵	
۸۳	بارگاہِ ایزدی کا پرمٹ	۹۶	
۸۴	بہشت کی بشارت	〃	
۸۵	ایک وضو سے کئی نمازیں	۹۸	
۸۶	نواقضِ وضو کا بیان	۹۹	
۸۷	بے وضو نماز نہیں	〃	
۸۸	ندی سے وضو	〃	

EmaanLibrary.com

۸۹	نیند سے وضو	۱۰۰	۱۰۴	حضرت عمر کا جرابوں پر مسح کرنا	۱۱۳
۹۰	گوز سے وضو	۱۰۱	۱۰۵	حضرت علی کا جرابوں پر مسح کرنا	〃
۹۱	قے، نکسیر وغیرہ سے وضو	〃	۱۰۶	حضرت عبداللہ بن عمر کا جرابوں پر مسح	۱۱۴
۹۲	سُکر و جنابت اور بول و براز سے وضو	۱۰۲	۱۰۷	حضرت انس بن مالک کا جرابوں پر مسح	〃
۹۳	استحاضہ سے وضو	۱۰۳	۱۰۸	لغت عرب سے جراب کے معنی	۱۱۵
۹۴	بیٹھے ہوئے سونا ناقض وضو نہیں ہے۔	〃	۱۰۹	تیمّم کا بیان	۱۱۷
۹۵	موزوں پر مسح کرنیکا بیان	۱۰۴	۱۱۰	جنابت کی حالت میں تیمم	۱۱۸
۹۶	مسح کا طریق	۱۰۵	۱۱۱	احتلام میں تیمم اور زخموں پر مسح	۱۱۹
۹۷	نقضِ مسح	〃	۱۱۲	تیمم کا طریقہ	۱۲۱
۹۸	مدتِ مسح کا خاتمہ	۱۰۶	۱۱۳	غسل مسنون کا بیان	۱۲۲
۹۹	جرابوں پر مسح کرنیکا بیان	۱۰۷	۱۱۴	جمعہ کے دن غسل	〃
۱۰۰	مسحِ نعلین کی تفہیم	۱۰۸	۱۱۵	غاسلِ میت غسل کرے	۱۲۳
۱۰۱	مسحِ عمامہ	۱۱۰	۱۱۶	نومسلم غسل کرے	۱۲۴
۱۰۲	مسح جوربین مکرر	۱۱۱	۱۱۷	عیدین کے روز غسل	〃
۱۰۳	تساخین کی تشریح	۱۱۲	۱۱۸	احرامِ حج کا غسل	۱۲۵

EmaanLibrary.com

۱۱۹	داخلۂ مکہ کا غسل	۱۲۵	
۱۲۰	نماز کی تاکید کا بیان	۱۲۵	〃
۱۲۱	اولاد کو نماز سکھاؤ	۱۲۶	〃
۱۲۲	ترکِ نماز سے کفر	۱۲۶	
۱۲۳	بے نماز سے متعلق صحابہ اور ائمہ دین کا فتویٰ	۱۲۷	
۱۲۴	فرعون کے ساتھ حشر	۱۳۰	
۱۲۵	عیال و مال کی بربادی	۱۳۲	
۱۲۶	اعمال کی بربادی	۱۳۳	
۱۲۷	نماز کے فضائل	۱۳۴	
۱۲۸	عفو بندہ نواز	۱۳۶	
۱۲۹	کراماً کاتبین کی شہادت	۱۳۹	
۱۳۰	فجر اور عشاء کا ثواب	۱۴۰	
۱۳۱	نمازی اور شہید کا داخلہ بہشت	۱۴۲	
۱۳۲	اعمالنامہ دُھلتا ہے۔	۱۴۵	
۱۳۳	نماز کے لامثال محاسن	۱۴۶	
۱۳۴	نماز کے اوقات کا بیان	۱۵۳	
۱۳۵	پانچوں نمازوں کا وقت	۱۵۳	
۱۳۶	نماز عصر کا وقت	۱۵۴	
۱۳۷	منافق کی نماز	〃	
۱۳۸	نماز اول وقت پڑھنے کا بیان	۱۵۶	
۱۳۹	فجر اندھیرے میں	〃	
۱۴۰	اماموں کو نماز اول وقت پڑھانی چاہیے	۱۵۸	
۱۴۱	نماز کے فوت ہو جانے کا بیان	۱۶۱	
۱۴۲	نیند میں سورج نکل آیا پھر فجر پڑھی	۱۶۲	
۱۴۳	سفر میں اذان دیکر نماز پڑھنا	۱۶۳	
۱۴۴	نمازیں مجبوراً فوت ہو جائیں تو کیونکر پڑھیں	〃	
۱۴۵	اذان کا بیان	۱۶۵	
۱۴۶	تشریح	〃	
۱۴۷	اذان کے جفت کلمات	۱۶۶	
۱۴۸	تکبیر کے طاق کلمات	۱۶۷	

EmaanLibrary.com

۱۴۹	اذان کا طریقہ اور مسائل	۱۶۹	
۱۵۰	اذان میں ترجیع	۱۷۰	
۱۵۱	اذان کے فضائل	۱۷۲	
۱۵۲	اذان سے بہشت	〃	
۱۵۳	اذان کی گواہی	〃	
۱۵۴	نمازیوں کے برابر ثواب	۱۷۳	
۱۵۵	اذان کی اجابت	〃	
۱۵۶	اذان کے جواب پر بہشت	۱۷۴	
۱۵۷	تکبیر کا جواب	۱۷۵	
۱۵۸	اذان کے بعد کی دعائیں	〃	
۱۵۹	اذان کی دعا	۱۷۷	
۱۶۰	دعوت تامّہ	۱۷۸	
۱۶۱	صلوٰۃ قائمہ	〃	
۱۶۲	وسیلہ کی تشریح	۱۷۹	
۱۶۳	مقامِ محمود	۱۸۰	
۱۶۴	دعائے اذان میں اضافہ	〃	
۱۶۵	اذان کی تیسری دعا	۱۸۲	
۱۶۶	اذان کے مسائل	۱۸۳	
۱۶۷	مؤذن اجیر نہ ہو	〃	
۱۶۸	سفر میں اذان	۱۸۴	
۱۶۹	قبولِ دعا	〃	
۱۷۰	مؤذن بلند آواز	〃	
۱۷۱	تکبیر کا حق	〃	
۱۷۲	مانگ! دیا جائے گا	〃	
۱۷۳	سحری کی اذان	۱۸۵	
۱۷۴	وبا میں اذان نہیں	〃	
۱۷۵	مسلجد کا بیان	۱۸۶	
۱۷۶	تعمیر مسجد کا ثواب	〃	
۱۷۷	مسجدیں اللہ کو بڑی پیاری ہیں	〃	
۱۷۸	بہشت کی مہمانی	۱۸۷	
۱۷۹	تحیۃ المسجد	۱۸۸	
۱۸۰	مساجد میں نمازوں کا حساب	〃	
۱۸۱	پیاز، لہسن، کھا کر مسجد میں نہ آؤ	۱۸۹	

EmaanLibrary.com

۱۸۲	مسجد میں خرید و فروخت منع ہے	۱۸۹
۱۸۳	مساجد بہشت کے باغ ہیں	۱۹۰
۱۸۴	مسجد میں باوضو جانا حج کو جانا ہے	〃
۱۸۵	تنبیہ	۱۹۱
۱۸۶	مسجد کا نمازی خدا کے سایہ میں	۱۹۲
۱۸۷	مسجد کے نمازیوں کو خوشخبری	۱۹۴
۱۸۸	مسجد کی خبر گیری کرنیوالے کو ایمان کا سرٹیفکٹ	〃
۱۸۹	قبرستان اور حمام میں نماز کی ممانعت	۱۹۵
۱۹۰	مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا	۱۹۶
۱۹۱	مسجد سے نکلتے وقت کی دعا	〃
۱۹۲	نماز کے اوصاف اور قواعد کا بیان	۱۹۷
۱۹۳	بارگاہِ لم یزل میں حاضری	〃
۱۹۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ	۲۰۰
۱۹۵	نیت	〃
۱۹۶	نمازِ رسول کے اس طریقے پر گیارہ صحابہ کی شہادت	۲۰۲
۱۹۷	قابلِ غور باتیں	۲۰۶
۱۹۸	مسنون نماز کی مفصل ترکیب	۲۰۸
۱۹۹	تکبیر اولیٰ	〃
۲۰۰	سینے پر ہاتھ	۲۰۹
۲۰۱	عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں	۲۱۲
۲۰۲	عورت کی امامت	۲۱۳
۲۰۳	سینے پر ہاتھ باندھ کر یہ دعا پڑھیں	۲۱۴
۲۰۴	آمین کا مسئلہ	۲۱۸
۲۰۵	رسول اللہ نے آمین پکار کر کہی	〃
۲۰۶	صف اول نے آمین سنی	〃

EmaanLibrary.com

۲۰۷	حضرت علی کا آمین سننا	۲۱۹	۲۱۹	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا			
۲۰۸	عورتوں کی صف میں آمین کی آواز	〃		ایمان افروز ارشاد	۲۳۰		
۲۰۹	آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھی	۲۲۰	۲۲۰	نماز کی مسنون قرارت	۲۳۲		
۲۱۰	امام اعظم کے استاد کی شہادت	۲۲۱	۲۲۱	جمعہ کے دن نماز فجر میں	۲۳۴		
۲۱۱	مولانا عبدالحی کا فتویٰ	۲۲۲	۲۲۲	نماز جمعہ اور عیدین میں	۲۳۵		
۲۱۲	یہودیوں کا آمین سے چڑنا	〃	۲۲۳	عیدین میں	۲۳۶		
۲۱۳	پیران پیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی کا فتویٰ	۲۲۳	۲۲۴	جمعرات کی نماز مغرب میں	〃		
۲۱۴	سورۂ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ	۲۲۴	۲۲۵	نماز مغرب میں	۲۳۷		
۲۱۵	مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کا حکم	〃	۲۲۶	نماز فجر میں	۲۳۸		
۲۱۶	امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے۔	۲۲۶	۲۲۷	نماز عشاء میں	۲۳۹		
۲۱۷	شاہ ولی اللہ کی تائید	۲۲۹	۲۲۸	عصر و ظہر کی نماز میں	۲۴۱		
۲۱۸	ہدایہ کی تائید	۲۳۰	۲۲۹	رکوع کا شروع	۲۴۴		
			۲۳۰	رکوع کی دعائیں	۲۴۵		
			۲۳۱	پہلی دعا	〃		
			۲۳۲	دوسری دعا	۲۴۶		
			۲۳۳	تیسری دعا	〃		
			۲۳۴	چوتھی دعا	۲۴۷		

EmaanLibrary.com

۲۳۵	پانچویں دعا	۲۴۷	
۲۳۶	چھٹی دعا	۲۴۸	
۲۳۷	رکوع سے متعلق ضروری ہدایات	۲۴۹	
۲۳۸	مزید تاکید	〃	
۲۳۹	ناظرین کرام	۲۵۰	
۲۴۰	قومے کا عرفج	۲۵۱	
۲۴۱	بشارت	〃	
۲۴۲	قومے کی دوسری دعا	۲۵۳	
۲۴۳	قومے کی تیسری مبارک دعا	۲۵۴	
۲۴۴	رسول اللہ کی نماز کے ارکان اربعہ	۲۵۷	
۲۴۵	مسئلہ رفع الیدین	۲۵۹	
۲۴۶	رفع الیدین سے چڑ	۲۶۰	
۲۴۷	رفع الیدین رسولِ خدا کی سنت ہے	〃	
۲۴۸	رسول اللہ وفات تک رفع الیدین کرتے رہے۔	۲۶۳	
۲۴۹	شاہ ولی اللہ دہلوی کا فتویٰ	۲۶۴	
۲۵۰	مولانا عبدالحی حنفی کا فتویٰ	〃	
۲۵۱	درمختار کا فتویٰ	۲۶۵	
۲۵۲	ذخیرہ میں ہے	〃	
۲۵۳	رفع الیدین کے متعلق چار سو روایتیں	۲۶۶	
۲۵۴	حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کا فتوےٰ	۲۶۷	
۲۵۵	لڑو جھگڑو نہیں	۲۶۸	
۲۵۶	ہر مسلمان رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھے	۲۶۹	
۲۵۷	سرتاجِ احناف حضرت امام محمد کا نعرۂ حق۔ رفع الیدین برحق	۲۷۵	
۲۵۸	سجدے کی معراج	۲۷۶	
۲۵۹	انتباہ	۲۷۹	
۲۶۰	سجدہ سات اعضاء پر	〃	
۲۶۱	عورتیں بازو نہ بچھائیں	۲۸۰	

EmaanLibrary.com

۲۶۲	نہایت درجہ قربِ خدا	۲۸۲	
۲۶۳	مومن کو سجدے میں دیکھ کر شیطان روتا ہے	۲۸۳	
۲۶۴	سجدے میں بہشت	〃	
۲۶۵	بہشت میں رسولِ خدا کا ساتھ	〃	
۲۶۶	سجدوں سے درجات کی بلندی	۲۸۵	
۲۶۷	سجدے کی دعائیں	۲۸۶	
۲۶۸	پہلی دعا	〃	
۲۶۹	دوسری دعا	〃	
۲۷۰	تیسری دعا	۲۸۷	
۲۷۱	چوتھی دعا	۲۸۸	
۲۷۲	انتباہ	〃	
۲۷۳	پانچویں دعا	۲۸۹	
۲۷۴	چھٹی دعا	〃	
۲۷۵	ساتویں دعا	۲۹۰	
۲۷۶	آٹھویں دعا	۲۹۱	
۲۷۷	نویں دعا	〃	
۲۷۸	دسویں دعا	۲۹۲	
۲۷۹	رکوع اور سجدے میں بیٹھ سیدھی کرنے کا حکم	۲۹۳	
۲۸۰	جلسے کا مقام	۲۹۴	
۲۸۱	جلسے کی تاکید شدید	۲۹۶	
۲۸۲	جلسہ میں پڑھنے کی مسنون دعا	〃	
۲۸۳	دوسرا سجدہ	۲۹۸	
۲۸۴	جلسۂ استراحت	〃	
۲۸۵	دوسری رکعت	۲۹۹	
۲۸۶	تشہد میں بیٹھنا	〃	
۲۸۷	مسئلہ رفع سبابہ	۳۰۱	
۲۸۸	انگلی اٹھانے کی کیفیت	۳۰۴	
۲۸۹	رفعِ سبابہ مختلف فیہ نہیں	۳۰۸	
۲۹۰	آخری قعدہ	۳۱۰	
۲۹۱	پہلی دعا	۳۱۳	
۲۹۲	دوسری دعا	۳۱۴	
۲۹۳	عذابِ قبر	۳۱۵	

EmaanLibrary.com

۲۹۴	مسیح دجّال	۳۱۷		۳۱۱	ذکر پنجم	۳۳۷	
۲۹۵	فتنۂ زندگی	۳۱۸		۳۱۲	جبن سے پناہ	۳۳۸	
۲۹۶	فتنۂ موت	۳۲۱		۳۱۳	بخل سے پناہ	″	
۲۹۷	گناہ سے پناہ	۳۲۲		۳۱۴	ارذل عمر سے پناہ	″	
۲۹۸	قرض سے عافیت	″		۳۱۵	فتنۂ دنیا	۳۳۹	
۲۹۹	تیسری دعا	۳۲۴		۳۱۶	عذاب قبر	″	
۳۰۰	چوتھی دعا	۳۲۵		۳۱۷	ذکر ششم	″	
۳۰۱	پانچویں دعا	۳۲۶		۳۱۸	ذکر ہفتم	۳۴۱	
۳۰۲	سیّد الاستغفار	۳۲۷		۳۱۹	ذکر ہشتم	۳۴۲	
۳۰۳	بارگاہِ ایزدی سے رخصت	۳۲۸		۳۲۰	ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں لینے کا وظیفہ	۳۴۳	
۳۰۴	تسلیم با برکات	″					
۳۰۵	اذکار بعد نماز	۳۳۰		۳۲۱	ذکر نہم	″	
۳۰۶	ذکر اول	۳۳۱		۳۲۲	ذکر دہم	۳۴۴	
۳۰۷	دعائے رسول میں زیادتی	″		۳۲۳	ذکر یازدہم	۳۴۶	
۳۰۸	ذکر دوم	۳۳۲		۳۲۴	ذکر دوازدہم	۳۴۷	
۳۰۹	ذکر سوم	۳۳۴		۳۲۵	ذکر سیزدہم	۳۴۸	
۳۱۰	ذکر چہارم	۳۳۵					

EmaanLibrary.com

۳۲۶	فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا درست ہے	۳۵۱ ۳۵۱	۳۳۷	تارک جماعت کے گھروں کو جلانے کا قصد	۳۵۸
۳۲۷	سجدۂ سہو کا بیان	۳۵۲	۳۳۸	نابینا بھی مسجد میں جائے	〃
۳۲۸	تین یا چار رکعت کے شک		۳۳۹	منافقوں پر بھاری نمازیں	۳۵۹
۳۲۹	پر سجدہ	〃	۳۴۰	نفاق اور دوزخ سے نجات	〃
۳۲۹	سجدۂ سہو کا طریقہ	۳۵۳	۳۴۱	عورتوں کو مسجد کی اجازت	۳۶۰
۳۳۰	قعدۂ اولیٰ کے ترک پر سجدہ	〃	۳۴۲	حدیث کے مطابق نماز کے متفرق مسائل	۳۶۱
۳۳۱	نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکنے کے بعد سجدہ	۳۵۴	۳۴۳	نماز کی صفوں کی برابری کا بیان	۳۶۴
۳۳۲	چار کی جگہ پانچ رکعت پڑھنے پر سجدہ	۳۵۶	۳۴۴	صفیں سیدھی کرنے کا حکم	۳۶۵
۳۳۳	تعداد رکعت کے شک پر سجدہ	〃	۳۴۵	تنبیہ	۳۶۶
۳۳۴	قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہونے پر سجدہ	۳۵۷	۳۴۶	صفوں میں ملکر سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہونے کا حکم	〃
۳۳۵	نماز باجماعت کا بیان	〃	۳۴۷	مسجد کے اماموں کا فرض	۳۷۰
۳۳۶	ستائیس نمازوں کا ثواب	〃 〃	۳۴۸	رسولِ خدا مونڈھوں کو برابر کرتے	۳۷۱
			۳۴۹	رسولِ خدا صفوں کو برابر کر کے تکبیر کہتے	〃

EmaanLibrary.com

۳۵۰	صف میں خالی جگہوں کو بند کرو	۳۷۱	۳۶۶	ہلکی نماز کی تاکید	۳۸۴		
۳۵۱	صفوں کی ترتیب	۳۷۲	۳۶۷	اماموں پر وبال	〃		
۳۵۲	پہلی صف میں کھڑے ہونیکا حکم	۳۷۳	۳۶۸	نماز پڑھا کر امام مقتدیوں کیطرف منہ پھیرے	۳۸۵		
۳۵۳	صف میں داہنے کھڑے ہونیکا اجر	۳۷۴					
۳۵۴	مردوں کیلئے صف اول اور عورتوں کیلئے صف آخر بہترین ہے	۳۷۶	۳۶۹	امام نماز پڑھا کر اس جگہ سے سرک جائے	۳۸۶		
۳۵۵	صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا	۳۷۷	۳۷۰	مقتدیوں کیلئے متابعت امام کے احکام	۳۸۷		
۳۵۶	پہلی صف سے عمداً پیچھے ہٹنا	〃					
۳۵۷	صف بندی کے مراتب	۳۷۸	۳۷۱	رسولِ خدا جب پیشانی زمین پر رکھ دیتے تو پھر صحابہ قومہ سے جھکتے۔	۳۸۹		
۳۵۸	سترہ کا بیان	۳۷۹					
۳۵۹	تیر بھی سترہ ہو سکتا ہے	۳۸۰					
۳۶۰	لاٹھی کی لکیر کا سترہ	〃	۳۷۲	گدھے کا سر	۳۹۰		
۳۶۱	نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ	۳۸۱	۳۷۳	نماز کی سنتوں کا بیان	۳۹۱		
۳۶۲	امامت کا بیان	۳۸۲	۳۷۴	رات اور دن کی مؤکدہ سنتیں بارہ ہیں	۳۹۲		
۳۶۳	امام کے فرائض کا بیان	۳۸۳					
۳۶۴	رسولِ خدا کی ہلکی نماز	〃	۳۷۵	سنتوں سے بہشت میں گھر	〃		
۳۶۵	لمبی نماز پر حضور کا غصہ	〃	۳۷۶	رسولِ خدا سنتیں گھر میں پڑھتے تھے	۳۹۳		

EmaanLibrary.com

۳۷۷	جمعہ کے بعد دو سنتیں	۳۹۴	۳۹۴	نفل بعد وتر	۴۰۷
۳۷۸	فجر کی سنتوں کی فضیلت	۳۹۵	۳۹۵	دعائے قنوت	〃
۳۷۹	فجر کی سنتوں کے بعد	۳۹۶	۳۹۶	دوسری دعائے قنوت	۴۱۰
۳۸۰	فجر کی سنتوں کی قرارت	۳۹۷	۳۹۷	حوادث نازلہ کی دعائے قنوت	۴۱۱
۳۸۱	فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد پڑھ سکتے ہیں	۳۹۸	۳۹۸	نماز تہجد کا بیان	۴۱۳
۳۸۲	نماز کی رکعتوں کی تعداد	۳۹۹	۳۹۹	تحریض بر تہجد	〃
۳۸۳	نماز فجر	〃	۴۰۰	میاں بیوی خدا کے حضور میں	۴۱۴
۳۸۴	نماز ظہر	〃	۴۰۱	تہجد کا مرتبہ	〃
۳۸۵	نماز عصر	〃	۴۰۲	نبیٔ رحمت کا شوقِ تہجد	۴۱۵
۳۸۶	نماز مغرب	〃	۴۰۳	نیند سے جاگتے وقت پڑھیں	〃
۳۸۷	نماز عشاء	۴۰۰	۴۰۴	تہجد کی نماز کا طریقہ	۴۱۶
۳۸۸	نفل خوشی کی عبادت ہے	۴۰۱	۴۰۵	تیرہ رکعت پانچ وتر کیساتھ	〃
۳۸۹	نماز وتر کا بیان	〃	۴۰۶	تہجد گیارہ رکعت ایک وتر کیساتھ	۴۱۷
۳۹۰	پانچ، تین اور ایک وتر	۴۰۳	۴۰۷	نو اور سات رکعت تہجد	۴۱۸
۳۹۱	پانچ یا تین وتر میں کوئی تشہد نہیں	۴۰۵	۴۰۸	رسولِ خدا کی نمازِ شب کا غالب معمول	۴۱۹
۳۹۲	تین وتروں کی قرارت	۴۰۶	۴۰۹	فہمائش	۴۲۰
۳۹۳	وتروں کے سلام کے بعد	۴۰۷	۴۱۰	رسولِ خدا کی تہجد کی کیفیت	۴۲۱

EmaanLibrary.com

۴۱۱	تہجد کی دعائے افتتاح	۴۲۴	۴۲۷	گردنیں نہ پھلانگو	۴۴۶		
۴۱۲	نماز تراویح کا بیان	۴۲۷	۴۲۸	جمعہ میں اول آنیوالوں کا ثواب	۴۴۷		
۴۱۳	رسولِ خدا نے تین رات تراویح پڑھائی	۴۲۸	۴۲۹	خطبہ میں خاموش بیٹھیں	۴۴۸		
۴۱۴	حضور نے رمضان میں تہجد نہیں پڑھی	۴۳۰	۴۳۰	احتیاطی بدعت ہے	〃		
۴۱۵	نماز تراویح گیارہ رکعت ہے	۴۳۱	۴۳۱	سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان	۴۵۰		
۴۱۶	رسولِ خدا نے تراویح گیارہ رکعت پڑھائی	۴۳۲	۴۳۲	سفر میں پوری نماز کا جواز	۴۵۲		
۴۱۷	حضرت عمر نے گیارہ رکعت تراویح کا حکم دیا	۴۳۳	۴۳۳	قصر اُنیس دن تک ہے	۴۵۳		
۴۱۸	رسولِ خدا کے سامنے آٹھ تراویح	۴۳۴	۴۳۴	سفر میں جمع بین الصلوٰتین	۴۵۴		
۴۱۹	امام الاحناف شیخ ابن ہمام نے آٹھ		۴۳۵	سفر میں سنتیں معاف ہیں	۴۵۵		
	تراویح کو سنت فرمایا	۴۳۵	۴۳۶	حضر میں جمع بین الصلوٰتین	۴۵۶		
۴۲۰	بیس تراویح کے متعلق آپ کا فیصلہ	۴۳۶	۴۳۷	نماز استخارہ کا بیان	۴۵۸		
۴۲۱	آٹھ، بیس پر مت جھگڑو	〃	۴۳۸	نماز عیدین کا بیان	۴۶۱		
۴۲۲	جمعہ کی نماز کا بیان	۴۳۷	۴۳۹	عورتیں عیدگاہ میں	۴۶۲		
۴۲۳	جمعہ کی فرضیت	〃	۴۴۰	عورتوں کی حالتِ زار	۴۶۴		
۴۲۴	جمعہ قیامت تک فرض ہے	〃	۴۴۱	عیدین کی نماز کا طریقہ	۴۶۶		
۴۲۵	جمعہ کی تاکید	۴۳۹	۴۴۲	بارہ تکبیریں	۴۶۷		
۴۲۶	جمعہ کے متفرق مسائل	۴۴۱	۴۴۳	سورج اور چاند گہن کی نماز کا بیان	۴۶۹		

EmaanLibrary.com

۴۴۴	نماز کا طریقہ	۴۷۰	۴۶۰	میت کو بوسہ دینا	۴۹۰
۴۴۵	تمام مرد اور عورتیں سورج اور چاند گہن کی نماز پڑھیں	۴۷۱	۴۶۱	میت پر رونا	۴۹۱
۴۴۶	نماز استسقاء کا بیان	۴۷۴	۴۶۲	میت پر چلّا کر رونا، پیٹنا گریبان پھاڑنا اور بین کرنا حرام ہے	〃
۴۴۷	امام منبر سے اُتر آئے	۴۷۸	۴۶۳	صبر پر بہشت	۴۹۲
۴۴۸	نماز ضحیٰ یا اشراق کا بیان	۴۷۹	۴۶۴	نماز جنازہ کا بیان	〃
۴۴۹	اشراق سے متعلق حدیث قدسی	۴۸۰	۴۶۵	جنازہ میں سورۂ فاتحہ	۴۹۳
۴۵۰	نماز تسبیح کا بیان	۴۸۱	۴۶۶	پہلی دعا	۴۹۵
۴۵۱	نماز تسبیح کے آخر میں پڑھنے کی دعا	۴۸۴	۴۶۷	دوسری دعا	۴۹۶
۴۵۲	مریض کی عیادت کا بیان	۴۸۶	۴۶۸	تیسری دعا	۴۹۸
۴۵۳	عیادت سے بہشت	〃	۴۶۹	جنازہ کے مسائل	۵۰۰
۴۵۴	پہلی دعا	۴۸۷	۴۷۰	تدفین سے متعلق	۵۰۱
۴۵۵	دوسری دعا	۴۸۸	۴۷۱	قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت	۵۰۲
۴۵۶	تیسری دعا	〃	۴۷۲	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	۵۰۳
۴۵۷	معوذات کا دم	〃	۴۷۳	قبروں کی زیارت	۵۰۴
۴۵۸	جبرئیل کا دم	۴۸۹	۴۷۴	زیارتِ قبور کی دعائیں	〃
۴۵۹	عالمِ نزع میں تلقین شہادتین	۴۹۰	۴۷۵	خاتمہ اور دعا	۵۰۵

EmaanLibrary.com

۴۷۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعائیں اور اذکار	۵۰۷	۴۹۳	گھر سے نکلنے کی دعا	۵۲۳
			۴۹۴	گھر میں داخل ہونے کی دعا	〃
۴۷۷	دعا کے آداب	۵۰۹	۴۹۵	رات کو سونے کے وقت کی دعا	۵۲۴
۴۷۸	شرکیہ وظائف	۵۱۰	۴۹۶	بینخوابی کیلئے دعا	〃
۴۷۹	تمام مطالب وحوائج کیلئے ایک مجرب التاثیر وظیفہ	۵۱۱	۴۹۷	سوکر جاگنے کے وقت کی دعا	۵۲۵
		۵۱۱	۴۹۸	نیا کپڑا پہننے کی دعا	۵۲۶
۴۸۰	پڑھنے کا طریقہ	۵۱۳	۴۹۹	کھانا شروع کرنے کی دعا	〃
۴۸۱	مخلوق کے شر سے بچنے کا حصار	۵۱۴	۵۰۰	کھانے سے فارغ ہوکر پڑھنے کی دعا	۵۲۷
۴۸۲	پڑھنے کا طریقہ	〃	۵۰۱	دودھ پینے کی دعا	۵۲۸
۴۸۳	فراخیٔ روزی کے اعمال	۵۱۶	۵۰۲	مصافحہ کی دعا	〃
۴۸۴	متفرق اذکار اور دعائیں	۵۱۷	۵۰۳	روزہ افطار کرنے کی دعا	〃
۴۸۵	سفر کی دعا	۵۱۷	۵۰۴	نظر بد لگ جانے کی دعا	۵۲۹
۴۸۶	مقیم کیلئے مسافر کی دعا	۵۱۸	۵۰۵	تھکاوٹ دور کرنے کی دعا	۵۳۰
۴۸۷	سوار ہونے کی دعا	〃	۵۰۶	ڈر کے وقت کی دعا	〃
۴۸۸	آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعا	۵۲۰	۵۰۷	مریض کی شفا کی دعا	۵۳۱
۴۸۹	اول رات چاند دیکھنے کے وقت کی دعا	〃	۵۰۸	بچوں کے جنازے کی دعا	۵۳۲
۴۹۰	بادل گرجنے کے وقت کی دعا	۵۲۱	۵۰۹	فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ کر پڑھنے کی دعا	〃
۴۹۱	آندھی چلنے کے وقت کی دعا	〃	۵۱۰	سرور کائنات کی زبان کے موتی	۵۳۴
۴۹۲	سجدۂ قرآن کی دعا	۵۲۲	۵۱۱	ہر روز مانگنے کی نورانی دعائیں۔	〃

EmaanLibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

نماز اسلام کا دوسرا اہم ترین رکن ہے۔ یہ اسلامی زندگی کا مرکزی محور ہے۔ اس کے بغیر آدمی کا اسلام کامل نہیں ہوتا۔ نماز مسلمان کے لئے دلیل وحجت و برہان ونور ہے، ہر مسلمان مرد وعورت پر یکساں فرض ہے، اللہ کے یہاں سب سے پہلے سوال نماز کا ہوگا۔ نماز کے بغیر کسی مسلمان کی اسلامی زندگی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ کا شکر ہے کہ مسلمان اس غربت اسلام کے دور میں بھی سب سے زیادہ نماز ہی کے شیدائی ہیں، ہر مسلمان نماز سے بڑا عشق وشغف رکھتا ہے۔ حتی کہ تارک الصلوٰۃ بھی نماز کا احترام کرتا ہے، یہ اسلامی زندگی میں نماز کی اہمیت اور مقبولیت کی عملی دلیل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لئے اسوۂ کامل تھے، آپ کی زندگی کا ہر عمل مسلمانوں کے لئے واجب الاتباع ہے، نماز کی بابت آپ کا ارشاد ہے۔ "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" نماز ایسی پڑھو جیسی پڑھتے ہوئے تم نے

EmaanLibrary.com

مجھے دیکھا ہے ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی نماز قبول کی جائے گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے نمونہ پر ہوگی ، خلاف سنت نماز ، نمازی کے منہ پر ماردی جائے گی ۔

احادیث صحیحہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند ترین نماز کا مفصل ذکر موجود ہے ۔ زیر نظر کتاب " صلوٰۃ الرسول " اردو زبان کی وہ مقبول خاص وعام پسندیدہ کتاب ہے جسے پڑھ کر ہزاروں مسلمان نمازی بن گئے ، اور ان کی نمازیں درست ہوگئیں ، صلوٰۃ الرسول کے مؤلف مولانا حکیم محمد صادق رحمہ سیالکوٹی ہند و پاک کے معروف اور مقبول مصنف تھے ، اکثر نمازی جانتے اور پہچانتے تھے ، خوشی کا مقام ہے کہ اردو زبان میں نماز کی ایسی جامع اور محقق و مدلل کتاب "صلوٰۃ الرسول" کا ادارہ الدار السلفیہ کی شاندار طباعتی روایات کے مطابق نہایت اعلیٰ اور خوبصورت ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے ، اللہ تعالےٰ مؤلف اور مصحح اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائے ، آمین

والسلام

مختار احمد ندوی

مدیر

الدار السلفیہ بمبئی

اگست ۱۹۸۸ء

EmaanLibrary.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبۂ رحمۃ للعالمین

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ[1] نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ
وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ
فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

---

[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جسے حضورؐ اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے اور یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ میں موجود ہے۔

EmaanLibrary.com

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ
کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا
وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ
وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ ط

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس (ربّ العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں، اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے عملوں کی برائیوں سے بھی اسی کی پناہ میں آتے ہیں (یقین مانو!) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہوسکتا۔ اور ہم (تہِ دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالےٰ ہی ہے اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور (اسی طرح اعماقِ قلب سے)

EmaanLibrary.com

ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ (یاد رکھو!) دین میں جو کام نیا نکالا جائے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

EmaanLibrary.com

پیش رس

جبرئیلؑ کی امامتِ نماز

ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اَمَّنِیْ جِبْرَائِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ خانہ کعبہ کے پاس جبرئیل علیہ السلام نے میری امامتِ (نماز) کی۔ مجھ کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے فرماتے ہیں :۔ فَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ پس مجھ کو ظہر کی نماز پڑھائی ..... وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ اور مجھ کو عصر کی نماز پڑھائی ..... فَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ اور مجھ کو مغرب کی نماز پڑھائی ..... وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ اور مجھ کو عشاء کی نماز پڑھائی ..... وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ اور مجھ کو فجر کی نماز پڑھائی۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

EmaanLibrary.com

نماز باقاعدہ پڑھنے کا حکم

امامتِ جبرئیل کی حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کا درجہ اتنا بلند ہے اس کی اہمیت خدا کے نزدیک اتنی اعلیٰ وارفع ہے اور اسے مخصوص ہیئت مقررہ قاعدوں، متعینہ ضابطوں اور نہایت خشوع اور خضوع سے ادا کرنا اس قدر ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیمِ اُمت کے لئے جبرئیل علیہ السلام کو ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جبرئیل علیہ السلام نے خدا کے حکم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی کیفیت، ہیئت، اس کے اوقات اور اس کے قاعدے سکھائے اور پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل امین کے بتائے اور سکھائے ہوئے وقتوں، طریقوں، قاعدوں اور ضابطوں کے مطابق نماز پڑھتے رہے اور ساتھ ہی اُمت کو حکم دیا:۔

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ۔ (بخاری)

(تم بعینہٖ اسی طرح) نماز پڑھو، جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

مسنون نماز قبول ہوتی ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ پاک سے یہ ثابت ہوا کہ ہماری

EmaanLibrary.com

نماز کی شکل وصورت اور قولی وفعلی حالت ہو بہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے نمونے کے مطابق ہونی چاہیئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ ہماری نماز جتنی زیادہ مطابقت اور مماثلت رکھے گی خدا کے پاس قبولیت میں اتنا ہی زیادہ رُتبہ پائے گی۔ اور اتنا ہی زیادہ خدا کو راضی کرے گی۔

پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ہم کو تمام احکامِ قرآن اپنے قول وفعل کی شکل میں دیئے ہیں وہاں نماز کا خدائی حکم بھی آپ نے ہمکو عملی صورت میں پہنچایا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے :-

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ (الحشر، آیت ۷)

سو جو چیز تم کو پیغمبرؐ دیں، وہ لے لو۔

تو خدا کے حکم فَخُذُوْهُ کے مطابق ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز بھی پورے قاعدوں، اصولوں، سنّتوں اور حدیثوں کے ساتھ پڑھنی ضروری ہوئی۔

فرمانِ لایزال مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء) کا مفہوم بھی یہی ہے کہ "خدا کے حکم کی تعمیل صرف اطاعتِ رسولؐ کی صورت میں ہی تعمیل ہے۔" جس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور چال کے خلاف عمل میں لایا ہوا خدا کا کوئی حکم قبول نہیں ہو سکتا،

EmaanLibrary.com

اسی طرح نماز بھی آپ کے بتائے، سکھائے اور کر کے دکھائے ہوئے طریقوں، قاعدوں اور اصولوں کے خلاف پڑھی ہوئی کیسے قبول ہو سکتی ہے ؟

بے قاعدہ نماز، نماز نہیں ہوتی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا

EmaanLibrary.com

وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

(مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ بحوالہ بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی (اور رکوع و سجود قومے، جلسے کی رعایتِ تعدیل نہ کی اور جلدی جلدی نماز پڑھ کر) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ سلام ہو تجھ پر۔ پھر جا اور نماز پڑھ۔ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ پھر گیا اور نماز پڑھی (جس طرح پہلے بے قاعدہ پڑھی تھی) پھر آیا اور سلام کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔ سلام ہو تجھ پر، واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پس اس شخص نے تیسری یا چوتھی بار (بے قاعدہ) نماز پڑھنے کے بعد کہا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو (نماز پڑھنے کا صحیح قاعدہ) سکھا دیجئے پس آپؐ نے فرمایا۔ جب تو نماز کے ارادے سے اُٹھے تو (پہلے) خوب سنوار کر وضو کر۔ پھر قبلہ رُخ کھڑا ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہہ۔ پھر

EmaanLibrary.com

قرآن سے جو تجھے میسر ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر، یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر سے رکوع کرے۔ پھر (سر رکوع سے) اُٹھا۔ یہاں تک کہ (قومہ میں) سیدھا کھڑا ہو جاوے۔ پھر سجدہ کر، یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر سے سجدہ کرے۔ پھر (اپنا سر) اُٹھا یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر سے (جلسہ میں) بیٹھ جاوے۔ پھر (دوسرا) سجدہ کر، یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر سے سجدہ کر، پھر (اپنا سر) اُٹھا۔ یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر سے (جلسۂ استراحت میں) بیٹھ جاوے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (سر کو سجدے سے) اٹھا۔ یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے یعنی اس روایت میں جلسۂ استراحت مذکور نہیں۔ پھر اسی طرح اپنی نماز پوری کر۔ (بخاری و مسلم)

ناظرین کرام! آپنے غور فرمایا کہ اس حدیث میں جس نمازی کا ذکر ہے، وہ رکوع و سجود بہت جلدی جلدی کرتا تھا۔ قومے اور جلسے کو اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر نہیں کرتا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار اس سے فرمایا کہ نماز پھر سے پڑھ۔ کیونکہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ رکوع، سجود، قومے، جلسے کا نماز میں اطمینان اور آرام سے

EmaanLibrary.com

پورا کرنا فرض ہے۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ارکان کی عدمِ طمانینت کو نماز کے باطل ہونے کا سبب قرار دیا۔

بے قاعدہ نماز منہ پر ماردی جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَمَنْ صَلّٰهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ وُضُوْءَهَا وَ لَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهُ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

(ترغیب وترہیب)

جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر (عمدًا اخیر وقت) پڑھا اور اس کا وضو بھی سنوار کر نہ کیا، اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا، اور رکوع اور سجدہ کو (مع قومہ وجلسہ) خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا۔ تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ

EmaanLibrary.com

ہوتی ہے (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے) پھر وہ نماز اس نمازی سے کہتی ہے، جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے خدا تعالےٰ اسی طرح تجھے برباد کرے۔ یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہوتی ہے، جس قدر کہ اللہ پاک کو منظور ہو۔ تو اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر (فرشتے) اس نمازی کے منہ پر مار دیتے ہیں۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ جس کے لئے نماز بربادی کی دعا کرے اس نمازی کا انجام معلوم! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مذکور پڑھنے کے بعد ہر جلد باز، ٹھونگیں مارنے والے، رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ برائے نام کرنے والے نمازی کو آج ہی خدا کے حضور تائب ہو جانا چاہیئے۔ اور آئندہ نماز کو مسنون طریق کے مطابق آرام اور اطمینان سے پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر مسنون نمازیں ہوئیں تو قیامت کو میزان میں رکھی جائیں گی اور بار آور ہوں گی۔ اور جو دنیا میں ہی کالی سیاہ نمازیں چیتھڑوں میں لپیٹ کر منہ پر ماری گئی ہوں گی (خدا بچائے) کل قیامت کو کس طرح قبول ہونگی ؎

خلافِ پیمبرؐ کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محال است سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز بر پئے مصطفےٰ

EmaanLibrary.com

ہماری نمازوں کا حال

اب آپ انصاف سے کہیے کہ مسلمان آجکل نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟ جھٹ وضو کیا، اللہ اکبر کہا۔ ثناء، الحمد اور اخلاص کو کتر کتر کر پڑھا اور رکوع میں پہنچے۔ ابھی پیٹھ سیدھی نہ ہونے پائی تھی کہ مضطرب تسبیحات نے غیر مطمئن رکوع سے خلاصی پائی۔ سر اُٹھاتے ہی سجدے میں گئے (اور قومے کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو باطل قرار دیا ہے) بے قرار سجدے سے سر اُٹھاتے ہی دوسرے سجدے کے بارگراں سے نجات پائی اور کھڑے ہو گئے۔ (اور جلسے کا نام و نشان نہیں، جس کے فقدان سے نماز منتفی ہو جاتی ہے) آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ قریباً سب مسلمانوں کی نماز عام طور پر بے چین رکوع و سجود غیر مطمئن اور قومہ و جلسہ مضطرب یا بے نشان ہوتے ہیں۔ عوام تو درکنار۔ ائمہ مساجد کی نماز باجماعت میں قومہ و جلسہ مفقود اور رکوع و سجود بے حضور ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز کا حسین سراپا مسلمانوں نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ نماز تراویح کی دوڑ میں مقتدی امام کا پیچھا کرنے سے عاجز آجاتے ہیں۔ امام جب قیام سے رکوع میں پہنچتا ہے تو پھر مقتدیوں کے رکوع میں پہنچنے پر وہ قومے سے

EmaanLibrary.com

گزر جاتا ہے اور مقتدی جب سجدے میں آتے ہیں تو امام جلسے کی حدود پھاند چکا ہوتا ہے۔ اور جب مقتدی سجدے سے سر اُٹھاتے ہیں تو امام دوسرے سجدے کے بار سے سبکدوش ہو چکا ہوتا ہے۔ افسوس! یہ وہ دلخراش منظر ہے کہ علامہ اقبال مرحوم کا یہ شعر بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے ؎

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

نماز کا چور

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً اَلَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ؟ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا۔ (رواہ احمد)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چوری کے اعتبار سے بہت بُرا چور لوگوں میں وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے صحابہ رض نے عرض کیا، اے خدا کے رسول! بھلا وہ اپنی نماز سے کیونکر چوری کرے گا؟ آپ نے فرمایا۔ جو اپنی نماز کا رکوع اور

EmaanLibrary.com

سجدہ پوری طرح ادا نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق نماز کا چور تمام چوروں سے بدتر چور ہے۔ اور کیا ہماری نمازوں کے سجدے اور ناتمام رکوع نماز کی چوری نہیں ہے؟

کوّے کی ٹھونگیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ۔

(رواہ ابوداؤد)

عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں) کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔

جو لوگ سجدے سے جلدی سر اُٹھا لیتے ہیں۔ اور اٹھاتے ہی فوراً بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ وہ کوّے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں۔ کیونکہ کوّا دانہ اُٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اُٹھاتا ہے اور پھر جلد ہی دوسرے دانہ کے لئے چونچ مار دیتا ہے۔

EmaanLibrary.com

منافق کی نماز

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا ۔

(رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نماز (عصر کی جو اخیر وقت پڑھی جائے) منافق کی نماز ہے کہ (منافق) بیٹھ رہتا ہے، آفتاب کا انتظار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ (آفتاب) جب زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے (یعنی غروب ہونے کے قریب ہو جاتا ہے) تو (نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹھونگیں مار لیتا ہے۔ (یعنی جانور کے دانہ چگنے کی طرح جلدی جلدی سجدے کر لیتا ہے) اور اس میں اللہ کو بہت کم یاد کرتا ہے۔

عصر کی نماز میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

فرماتے ہیں کہ غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے والا (بطور عادت کے) چار ٹھونگیں مارتا ہے۔ چونکہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچھی طرح نہ اُٹھایا اور فوراً دوسرا سجدہ کر لیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سجدوں کو ایک ہی قرار دیا اور ایسے ناقص اور غیر مطمئن سجدوں کو ٹھونگیں کہا۔

کیا آپ نے ایسے نمازی مسجد میں نہیں دیکھے۔ جو دھوپ زرد ہو جانے پر تنگ وقت میں عصر کی نماز پڑھتے ہیں، اور پھر نہایت تیزی سے جلدی جلدی ٹھونگیں مارتے ہیں۔ وائے برحالِ ما۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز کو منافق کی نماز فرماتے ہیں۔

جماعت کے ہوتے ہوئے کوئی نماز نہیں ہوتی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

(رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز (کی جماعت) کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ فجر کی نماز کی جماعت کھڑی ہے اور لوگ

EmaanLibrary.com

پاس سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں؟ اور کیا ان لوگوں کا جماعت کی موجودگی میں سنتیں پڑھنا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں ہے؟ جب کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا صَلٰوۃَ فرما کر ہر نماز کی نفی فرما دی ہے۔

"صلوٰۃ الرّسول" کے لکھنے کا باعث

سطور بالا میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مسلمان مسنون نماز میں کتنی بڑی بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ اور بعض غلطیاں اتنی خوفناک اور اصول شکن ہیں کہ ان سے نماز باطل ہو جانے کا ڈر ہے۔ اکیلے نماز پڑھتے وقت بھی نمازی لاعلمی کی وجہ سے نماز کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں اور دیکھ کر دل کڑھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی باضابطہ نماز (جس کا اتباع امت پر واجب ہے) کجا، اور مسلمانوں کی رسمی بے قاعدہ نماز کجا۔ مسنون نماز کی ہیئت کذائیہ اور مسلمانوں کی نماز کی صورت مروجہ میں بہت فرق ہے۔ اور جب نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے تو دیکھ کر دل جلتا ہے کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور مقررہ اصول کے مطابق نہ صفیں سیدھی کی جاتی ہیں، نہ مل جل کر کھڑے ہونے کا خیال ہے۔ نہ مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم مِلا کر

EmaanLibrary.com

صف بندی کرنے میں تعمیلِ رسولؐ کی جاتی ہے۔ کوئی تکبیر تحریمہ میں امام کی تکبیر کے اختتام سے پہلے ہی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیتا ہے۔ کوئی امام کے سجدہ میں پہنچنے سے قبل ہی پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے۔ اور کوئی امام کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی قیام میں پہنچ جاتا ہے۔ علامہ مرحوم ٹھیک فرما گئے ہیں ؎

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے　　محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق　　کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

پھر بہت سے مسلمان نماز کے بعد کے اذکار سے بے خبر ہیں۔ کہیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ میں اپنی طرف سے اضافہ کر رکھا ہے کہیں اذان کے بعد کی مسنون دعا میں کچھ الفاظ بڑھا دیئے ہیں۔ اور کہیں وضو میں ہر ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دعا پڑھنی (دین میں) وضع کر رکھی ہے۔ جس کا ذکر آگے آئے گا۔ غرض مسلمان مسنون اذکار، عبادات اور نمازوں کی جان پہچان میں بیگانے سے ہو گئے ہیں۔

ع　مسلم از سرِّ نبی بیگانہ شد

چونکہ نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک بہت بلند پایہ رُکن ہے اور عبادتِ الٰہی میں سے روزمرّہ کی بڑی رفیع الشان عبادت ہے۔ اور اس عبادت کو مسنون طور پر بجالانا واجب ہے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت

EmaanLibrary.com

مسنون نماز اور اس کے متعلقہ مسائل سے ناواقف ہے اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ خدا کے پیارے رسول سیّد البشر اکرم الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری جانیں آپ پر قربان) کی بتائی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز اور اس سے متعلق صدہا مسائل پر ایک مکمل اور مدلل کتاب لکھوں تاکہ میرے پیارے مسلمان بھائی اور بہنیں اسے پڑھ کر نمازیں سنت کے مطابق ادا کریں اور نماز کے مسائلِ متعلقہ سے کماحقّہ واقف ہو جائیں۔

خدا کا شکر ہے کہ اس کی توفیق سے میرا ارادہ پورا ہوا اور نماز سے متعلق یہ کتاب مکمل اور مدلّل صَلٰوۃُ الرَّسُوْل کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میری اعماقِ قلب سے دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو اسکے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ امید ہے کہ ؎

ہر کجا ایں شاخ نرگس بشگفد　　گل رُخانش دیدہ نرگس وان کنند

خادمِ ملّتِ بیضاء

محمد صادق سیالکوٹی

یکم ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ م یکم فروری ۱۹۴۹ء

EmaanLibrary.com

کتاب اور سنت کے اتباع کا حکم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ، ۳)

یہ آیت ماہ ذوالحجہ ۱۰ھ میں میدانِ عرفات میں نازل ہوئی۔ خدا نے فرمایا۔ آج کے دن (اے مسلمانو!) میں نے تمھارے دین کو مکمل کر دیا ہے اس آیت کے نزول کے تین ماہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کامل اور غیر ناقص دین اُمت کو سونپ کر رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے اور امت کو وصیت فرما گئے:۔

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ۔ (مؤطا امام مالک)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمھیں دو چیزیں ایسی دے چلا ہوں کہ جب تک تم انھیں مضبوط پکڑے رہو گے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک قرآن مجید اور دوسری حدیث شریف پس معلوم ہوا کہ دین کتاب اور سنت پر تمام ہوا۔ یا اسلام، کتاب اور سنت میں محدود ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسئلہ و فتوے صرف وہی صحیح اور قابلِ عمل ہے جو قرآن اور حدیث کے ساتھ مدلل ہو۔

EmaanLibrary.com

سنت کا نافرمان نجات نہیں پائے گا

صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔ (بخاری شریف)

میری تمام اُمت بہشت میں داخل ہوگی، مگر جس نے سرکشی کی کسی نے پوچھا حضور! وہ کون ہے جس نے سرکشی کی؟ آپ نے فرمایا، جس نے میری اطاعت کی وہ بہشت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے سرکشی کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ آپؐ کی حدیث اور سنت سے منہ موڑنے والے بہشت میں جانے کے لائق نہیں ہیں اسلئے مسلمانوں کو خوف کرنا چاہیئے اور اپنی ہر قسم کی عبادت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حدیث کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کر کے نجات حاصل کرنا چاہیئے۔

سو شہیدوں کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

EmaanLibrary.com

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ۔ (مشکوٰۃ)

میری اُمت کے فتنہ و فساد کے وقت جس نے میری سنت کو مضبوط پکڑا، اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جب بے دینی اور بدعملی کا دور ہو گا، میری سنتوں اور حدیثوں کو چھوڑ کر لوگ شرک اور بدعات پر عمل کرنے لگ جائیں گے۔ ایسے پُرفتن وقت میں جو میری سنت یا حدیث کو ترک نہ کرے گا، بلکہ مضبوطی سے اس پر جم کر عمل کرے گا، تو خدا اسے ایسے نازک دور میں عمل بالحدیث کے سبب سو شہیدوں کا ثواب دے گا

مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آجکل دین میں بہت فتنہ و فساد برپا ہے۔ صحیح دین کا حصول، اور کتاب و سنت پر عمل کرنا کبریت احمر کا حاصل کرنا ہے۔ سنت پر عمل کرنے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور حدیث کا نام لینے والوں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ مسلمان اسرارِ حدیث و سنت سے بیگانے ہو گئے ہیں۔ اور بیت الحرامِ دین، حرص و ہوا اور تغییر و احداث کے لات و منات سے آباد ہے اسلئے ایسے نازک اور پُرآشوب دَور میں سنت اور حدیث پر تمسک کرنا لیلائے شہادت سے ہم آغوش ہونا ہے۔

EmaanLibrary.com

بہشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ۔ (ترمذی)

جس نے میری سنت کو دوست رکھا (اور اس پر عمل کیا) اس نے مجھے دوست رکھا۔ اور جس نے مجھے دوست رکھا، وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے محبت کرنا اور ان پر عمل کرنا قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور رفاقت کا موجب ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پیارے رسولؐ کی پیاری سنتوں کو جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ انھیں اپنائیں اور ہر قیمت پر عمل میں لائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت .....

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا
مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا
الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ
مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى
اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا
فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا
كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ
الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ
وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ
بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (ابو داؤد، ترمذی)

عرباض بن ساریہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی، پھر آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور ایک بلیغ (موثر) نصیحت فرمائی۔ وعظ سن کر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل دہل گئے۔ ایک شخص نے کہا۔ یارسول اللہ! یہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کسی رخصت کرنے والے کا وعظ ہوتا ہے (اس لئے) ہم کو (خاص) وصیت کیجئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

نے فرمایا۔ میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اور (اپنے سردار کی) سننا اور ماننا۔ اگرچہ (سنانے والا) غلام حبشی ہی ہو میرے بعد جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ سخت اختلاف دیکھے گا (یعنی بندگانِ حرص و آز دین میں اختلاف پیدا کر دیں گے۔) اس وقت تم میری سنت اور خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا (یعنی اختلاف کے زمانے میں سنت پر عمل کرنا) چنگلِ عمل سے سنت نہ چھوٹے۔ (بلکہ) اسے دانتوں سے مضبوط پکڑے رہنا اور (دین کے اندر) نئے نئے کاموں (کے جاری کرنے) سے بچتے رہنا۔ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت، اور رخصتانہ نصیحت۔ آپ غور فرمائیں۔ کیا اِن دنوں اُمتِ رسولؐ میں اختلاف نہیں ہے؟ پھوٹ اور تفریق نہیں ہے؟ فرقے بندیاں اور گروہ سازیاں نہیں ہیں؟ یا درکھیں! کہ اِن ہی فتنوں اور بیماریوں کی بیخ کنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور سنتِ پاک کی پیروی میں ہے۔

EmaanLibrary.com

سنت کی پیروی کیوں ناگزیر ہے

واضح ہو کہ اصل مطاع صرف اللہ تعالےٰ ہے، اسی کا حکم اور اطاعت بندوں پر واجب ہے۔ اس نے قرآن مجید، اپنا حکم اور قانون اطاعت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک زندگی میں تمام قرآن پر عمل کر کے دکھایا۔ پس جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ خدا کا حکم مانا۔ اور اس کی اطاعت کی۔ خدائے قدوس تمام اُمت سے عمل بالقرآن، یا اپنے حکم کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق چاہتا ہے۔ ہر شخص کو اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنی اپنی مرضی اور رائے سے قرآن میں دخل دے کر عبادت اور قانون کے مختلف طریقے وضع کرلے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پھوٹ اور اختلاف یقینی ہے جو موجبِ ہلاکتِ قوم ہے۔ اس لئے خدا نے اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا حکم دیا کہ احکامِ الٰہی کی بجاآوری کے طریقے اور قاعدے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اُسوۂ حسنہ سے سیکھو۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ط کے ارشادِ خداوندی کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی صورت اتباعِ رسول ہی سے حاصل ہو سکتی ہے،

EmaanLibrary.com

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

یعنی دین سیکھنا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سیکھو۔ سنت کے خلاف ہر چیز بے دینی اور بولہبی ہے۔

پانی کے احکام

نماز کے لئے وضو شرط ہے۔ یعنی بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح وضو کے لئے پانی کا پاک ہونا شرط ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک پانی کی یہ پہچان بتائی ہے:۔

اِنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰی رِیْحِہٖ وَطَعْمِہٖ وَ لَوْنِہٖ۔ (بلوغ المرام)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ (اگر نجاست کے گرنے سے) پانی سے بدبو آنے لگے۔ یا اس کا مزا بگڑ جائے۔ یا رنگ تبدیل ہو جائے (یعنی تینوں وصف پانی میں اکٹھے پائے جائیں) تو وہ پانی ناپاک (ہو جاتا) ہے۔

EmaanLibrary.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا اور سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا :-

هُوَ الطُّهُوْرُ مَاءُهٗ وَ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔ (بلوغ المرام)

یعنی دریائی اور سمندری پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ (یعنی مچھلی) حلال ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے متعلق فرمایا کہ وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں بیٹھ کر نہ نہائے۔ (مسلم) ہاں باہر بیٹھ کر اس میں سے پانی لے لے کر غسل کرے۔

بول و براز کے آداب

پاخانے میں جاتے وقت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے، تو فرماتے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔ (بخاری، مسلم)

EmaanLibrary.com

اے اللہ! تحقیق میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔

ملاحظہ:۔ ابو داؤد میں زید بن ارقم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاخانے جنوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہ ہیں۔ اس لیے جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو کہے:۔

"میں خبیث جنوں اور جنیوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔" (ابوداؤد)

معلوم ہوا کہ خبیث شیاطین پاخانوں میں حاضر اور منتظر ہوتے ہیں کہ آدمی کو ایذا پہنچائیں۔ کیونکہ آدمی وہاں ستر کھول کر بیٹھتا ہے۔ ذکرِ الٰہی سے غافل ہوتا ہے۔ اس لئے سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پاخانے میں جاتے ہوئے دعا مذکور پڑھ لینی چاہیئے۔ گھر میں پاخانہ جاتے ہوئے داخل ہوتے وقت پڑھیں اور جنگل وغیرہ میں جب زمین پر دامن سمیٹ کر بیٹھنے لگیں، تو پڑھیں۔

پاخانے سے نکلتے وقت کی دُعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلتے تو (یہ) فرماتے:۔

غُفْرَانَكَ۔ (ترمذی، ابن ماجہ) پروردگار! تیری بخشش چاہتا ہوں۔

EmaanLibrary.com

دعائے ذیل کا پڑھنا بھی حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے گندگی کو دور کیا۔

الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ (ابن ماجہ)

اور مجھے عافیت بخشی۔

ملاحظہ:۔ ناظرین دونوں دعاؤں میں سے جو چاہیں پڑھ لیا کریں۔ یا دونوں پڑھیں۔

بول و براز کے مسائل

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم پاخانہ میں جاؤ۔ تو نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر، ہڈی اور کوئلے سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے (دار قطنی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو لعنت والے کاموں سے بچو! صحابہؓ نے پوچھا، وہ کیا ہیں؟ فرمایا، لوگوں کے راستے میں یا انکے سایہ میں (یعنی سایہ دار درختوں کے نیچے) پاخانہ کرنا۔ (مسلم)

EmaanLibrary.com

آپ نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا۔ (دارمی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رفعِ حاجت کو جاتے تو (اتنی دور جاکر) بیٹھتے کہ کوئی آپ کو نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

آپ نے سوراخ (بلوں) میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

ملاحظہ:۔ سوراخوں میں پیشاب کرنے سے اس لئے منع فرمایا، کہ کہیں سانپ، بچھو وغیرہ پیشاب کرتے وقت ایذا نہ پہنچادے۔ یا کسی جانور کو پیشاب سے تکلیف ہوگی۔ سُبحان اللہ! اسلام کی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جانوروں کے گھروں تک کی حفاظت اور سلامتی مدّنظر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دو آدمی پاخانہ کرنے جائیں اور ستر کھول لیں (پاخانہ بیٹھتے وقت) اور باتیں کرنے لگ جائیں۔ تو اللہ تعالےٰ انکے اس فعل سے غضب میں آتا ہے۔ (ابوداؤد)

ملاحظہ: بعض بے علم لوگ کھیتوں میں جاکر ایک دوسرے کے قریب ہی پاخانہ بیٹھنے لگ جاتے ہیں۔ انھیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ دور دور ہوکر بیٹھیں کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں۔ اور عورتیں تو

EmaanLibrary.com

کھیتوں میں جاکر ایک دوسری سے بہت ہی قریب ہو کر بیٹھتی ہیں اور ایسے اطمینان سے باتیں کرتی ہیں کہ شاید اس جگہ کے سوا پھر انھیں کہیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ انھیں اس فعل سے توبہ کر کے آئندہ باز آجانا چاہیئے۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کو موجبِ غضبِ الٰہی فرماتے ہیں۔

پیشاب کرتے وقت شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے پکڑنا اور داہنے ہاتھ سے ڈھیلے پونچھنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ (بلوغ المرام)

جس شخص کو پاخانہ یا پیشاب آیا ہو۔ تو پہلے وہ حاجت سے فارغ ہو لے اور پھر نماز پڑھے۔ (ابو داؤد)

ملاحظہ: بول و براز کے دباؤ کی حالت میں اگر نماز پڑھے گا تو نماز میں چین، حضور، اور اطمینان حاصل نہ ہوگا۔ اور ویسے بھی بول و براز کو روکنا حدوثِ امراض کا موجب ہے۔ یعنی بول و براز کے روکنے سے جسمانی نقصان بھی ہے، اور روحانی بھی۔ اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فراغت حاصل کرنے کو مقدم فرمایا۔

پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ ان دونوں قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور باعثِ عذاب کوئی بڑی چیز نہیں۔ پھر دونوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ کہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا

(بخاری)

انتباہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے۔

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیوار کے پاس نرم زمین میں پیشاب کیا (کہ چھینٹیں نہ اُڑیں) اور فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ تو وہ پیشاب کرنے کیلئے نرم زمین تلاش کرے۔ (ابوداؤد)

وہ لوگ جو پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتے، اپنے کپڑوں کو نہیں بچاتے۔ پیشاب کرکے بغیر پونچھے فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے پاجامے، پتلونیں اور جسم وغیرہ پیشاب سے آلودہ ہو جاتے ہیں اور اسی طرح جو مستورات بھی پیشاب سے اپنے کپڑوں اور جسم کو نہیں بچاتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخویف اور تہدید سے خوف کھائیں۔ کہ پیشاب سے نہ بچنا باعثِ عذاب ہے اور بڑا گناہ ہے۔ وہ آئندہ پیشاب اور اس کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کریں۔ پاکی اور طہارت ہمیشہ

EmaanLibrary.com

مدّ نظر رکھیں۔ ایک دوسری حدیث میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ

یعنی پیشاب سے پاکی حاصل کرو۔ کیونکہ اکثر عذابِ قبر اسی سے ہوتا ہے۔

نجاستوں کی تطہیر کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ اور لوگ اس کے پیچھے پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اور (جگہ کو پاک کرنے کیلئے) اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو۔ (بخاری)

حیض آلود کپڑا

اسماء بنت ابی بکر رضؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جس کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اسے کیا کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو چٹکیوں سے مَل کر

EmaanLibrary.com

پانی سے دھوڈالنا چاہیئے۔ اور پھر اس میں نماز ادا کرلی جائے۔
(بخاری، مسلم)

تَرمنی کا دھونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھوڈالتی تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم (اس کپڑے میں) نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے۔ اور دھونے کا نشان کپڑے پر ہوتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

خشک منی کا کھرچنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں (خشک) منی کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچ ڈالتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں نماز گزارتے تھے۔ (مسلم)

شیر خوار بچّے کا پیشاب

امّ قیس رضؓ اپنے چھوٹے (شیر خوار) بچے کو جس نے کھانا نہیں کھایا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ بچّے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کردیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر کپڑے پر چھینٹا دیا۔

EmaanLibrary.com

اور دھویا نہیں۔ (بخاری، مسلم)

لبابہ بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ حسینؓ بن علی نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا (جو ابھی شیر خوار ہی تھے) میں نے عرض کیا کہ کوئی اور کپڑا پہن لیں۔ اور تہبند مجھے دیں کہ دھو ڈالوں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

نجاست آلود جوتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی جوتی کے ساتھ گندگی پر چلے۔ (یعنی جوتی کو نجاست لگ جائے) تو مٹی اسکو پاک کر دینے والی ہے۔ (یعنی زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے۔)

(ابوداؤد)

نیند سے جاگ کر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نیند سے جاگے، وہ اپنے ہاتھ تین بار دھو لے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں لگ چکا ہے۔

(بلوغ المرام)

EmaanLibrary.com

کتّے کا پینا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کتّا کسی کے برتن میں پانی پی لے تو برتن کو ایک بار مٹی سے مانجے۔ پھر چھ بار پانی سے دھوڈالے۔ (مسلم)

مردار کا چمڑا

حضرت میمونہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یطھرھا الماء والقرظ۔ مردار کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے۔ (ابوداؤد)

بلّی کا جوٹھا

بلّی کا جوٹھا پاک ہے۔ (بلوغ المرام)

سونے چاندی کے برتن میں کھانا

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ جمع کرتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

EmaanLibrary.com

غسلِ جنابت کے احکام

مندرجہ ذیل حالتوں میں مسلمان مرد اور عورت پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ وجوبِ غسل کی حالت کو حالتِ جنابت کہتے ہیں۔ مجامعت کے بعد۔ حیض کے بعد۔ نفاس (وہ خون جو بچے کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے اس) کے بعد۔ منی کے دفق سے خارج ہونے کے بعد، اور اسمیں احتلام بھی داخل ہے۔

پردے اور شرم کے ضروری مسائل

بعض باتیں بڑی شرم اور حیا کی ہوتی ہیں، جن کو بیان کرتے حجاب آتا ہے۔ لیکن جب ایسی باتیں دین اور شریعت سے متعلق ہوں، تو ان کو ظاہر کرنا اشاعتِ دین ہے۔ ان ہی معنوں میں کہا جاتا ہے کہ شرع میں شرم نہیں۔ اگر ایسے مسائل بوجہ شرم بیان نہ کئے جائیں تو دین میں حرج اور نقصان واقع ہوتا ہے۔

غسلِ جنابت کا مسئلہ

خدا تعالےٰ صحابہ رضؓ پر بے شمار رحمتیں نازل کرے کہ انھوں نے بڑی

EmaanLibrary.com

کوشش سے دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا اور پھر اسے بڑے خلوص اور نہایت خیر خواہی سے اپنے مسلمان بھائیوں تک پہنچایا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً ۔ (مشکوٰۃ)

میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچا دو، خواہ ایک حکم ہی ہو۔

مہاجرین اور انصار کے درمیان غسلِ جنابت کا ایک مسئلہ زیر بحث آگیا۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ غسل صرف دخول پر ہی فرض ہو جاتا ہے، انزال شرط نہیں۔ دوسرا گروہ بیان کرتا تھا کہ وجوبِ غسل کیلئے دخول کے ساتھ انزال شرط ہے۔ یہ طویل مباحثہ کسی فیصلہ کُن صورت پر منتج نہ ہوا آخر قرار پایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا جائے۔

صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا بڑی عالمہ اور فاضلہ خاتون تھیں۔ مدینہ منورہ میں ان کا فتویٰ چلتا تھا۔ صحابہ رضؓ پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے اکثر آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ چنانچہ اس مسئلہ کے لئے جب حضرت ام المومنین کے مقدس باب الافتار کو دستک دی گئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہنچا دی:۔

EmaanLibrary.com

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ ۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مرد کا محلِ ختنہ عورت کے محلِ ختنہ میں تجاوز کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ صرف دخول پر ہی مرد اور عورت دونوں جنبی ہو جاتے ہیں، ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال شرط نہیں۔

عورت بھی محتلم ہوتی ہے

امّ سلمہ رضؓ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) روایت کرتی ہیں کہ (ایک عورت) امّ سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اے خدا کے رسول! یقیناً اللہ حق سے نہیں شرماتا (میں بھی آپ سے حقیقت مسئلہ پوچھتی ہوں) کیا عورت پر غسل واجب ہے، جبکہ اس کو احتلام ہو؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ (لیکن) جب پانی دیکھے۔ (یعنی منی کا نشان) اس (امّ سلمہ رضؓ) نے (شرم سے) منہ ڈھانک لیا۔ اور عرض کیا، اے خدا کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں (ہوتا ہے) تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔ (مسلم)

EmaanLibrary.com

نوٹ: یہ کلمہ تعجب کے وقت اہل عرب بولتے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ تعجب ام سلمہ رضؓ کو ہاں سے جواب دیا کہ تجھے اتنا پتہ نہیں کہ مرد کی طرح عورت کی بھی منی ہوتی ہے۔ اور پیدائش انسان مرد، عورت کی ملی جلی منی سے ہوتی ہے۔ تو سوتے میں اگر مرد کی منی خارج ہوکر احتلام ہو سکتا ہے تو عورت کی منی بھی نیند میں نکل کر اس کو محتلم بنا سکتی ہے۔ تو مسئلہ یہ ہوا کہ عورت یا مرد نیند سے اُٹھ کر اگر تری یعنی نشانِ منی دیکھیں، تو ان پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اور اگر احتلام کی کیفیت انھیں یاد ہو لیکن نشان نہ پائیں، تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ اور نہ شک کرنا چاہیئے۔ ہاں اپنی مرضی سے غسل کرنا چاہیں، یا غسل کا معمول ہے تو کر سکتے ہیں۔

ملاحظہ: اس شرم اور پردے کے مسئلے کو ہم نے یہاں اس لئے بیان کیا ہے کہ لوگوں کو اس کی واقفیت ہو جائے۔ کیونکہ بعض بڑے بڑے اہم مسائل پر لوگ لاعلمی کی وجہ سے عمل نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حیا اور شرم کے مالک تھے۔ آپ کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے:۔

كَانَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا ۔

(بخاری، مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری عورت سے بھی زیادہ

EmaanLibrary.com

حیادار تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی حیا کے مالک ہوتے ہوئے عورتوں کو احتلام کا مسئلہ بتاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر اور کون عورت حیا والی ہو سکتی ہے؟ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک پردے کا مسئلہ شرعی صحابہؓ کو بتایا اور صحابہ رضؓ کی مستورات جو شرم وحیا کی پیکر تھیں اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ کی تمہید سے ایسے مسائل دریافت کر لیتی تھیں۔ پس اگر ایسے مسائل کی پوچھ گچھ میں یہ حیا کے مجسمے شرم نہیں کرتے تھے تو ہمیں بھی ان مسائل کی اہمیت کے پیش نظر ان کے اظہار و تبلیغ اور افہام و تفہیم میں بے جا شرم نہیں کرنی چاہیے۔

غسلِ جنابت میں مبالغہ درکار ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ تَرَكَ مَوْضَعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ۔ (ابو داؤد، دارمی)

جس نے غسلِ جنابت میں بال برابر جگہ دھوئے بغیر چھوڑ دی

EmaanLibrary.com

(یعنی بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی) تو اس کو ایسا اور ایسا عذاب کیا جاوے گا۔

انتباہ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کذا و کذا، ایسا اور ایسا عذاب فرمانے سے کنایہ ہے بہت عذاب سے۔ اس لئے جنبی کو چاہیئے کہ وہ غسل کرنے میں مبالغے یعنی بہت کوشش سے کام لے اور بدن کو خوب مَل کر نہائے کہ ذرہ برابر جگہ خشک نہ رہے۔

ایک اور حدیث میں سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ارشاد ہوتا ہے۔ (جنبی کے) ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ (اس لئے) بالوں کو (خوب) دھوؤ اور بدن کو (اچھی طرح) پاک کرو۔

جنبی عورت کے بالوں کا مسئلہ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِمْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ

EmaanLibrary.com

فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ ۔

(مسلم)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں عورت ہوں، کہ اپنے سر کے بال خوب مضبوط گوندھتی ہوں۔ کیا میں انھیں غسلِ جنابت کے وقت کھول لیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (انکا کھولنا تجھے لازم) نہیں۔ تیرے لئے یہی کافی ہے کہ تین لپیں پانی تو اپنے سر پر ڈال لے (اور) پھر اپنے (سارے بدن کے) اوپر پانی بہادے۔ پس تو پاک ہو جائے گی۔

ملاحظہ: یہ حکم صرف عورتوں کے سر کے بالوں سے متعلق ہے۔ مرد ایسا نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سر کے بالوں کی جڑوں کے خشک رہ جانے کے خوف سے فرماتے ہیں:۔

فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ۔ (دارمی)

میں نے اسی کے سبب اپنے سر (کے بالوں) سے دشمنی کر لی۔

یعنی آپ ہمیشہ بالوں کو منڈوا ڈالتے تھے۔ کہ غسلِ جنابت میں کوئی جڑ بال کی خشک نہ رہ جائے۔ لیکن وہ عورتیں جو اپنے سر کے

EmaanLibrary.com

بالوں کو مضبوط گوندھ کر رکھتی ہیں۔ انھیں غسلِ جنابت میں یہ اجازت ہے کہ اگر وہ سر کے بال نہ کھولنا چاہیں تو نہ کھولیں۔ اور تین لپیں پانی سر میں ڈال کر غسل باقی بدن کا پورا کر لیں۔ اور جو عورتیں بالوں کو گوندھتی نہیں ہیں جیسا کہ آج کل رواج ہے۔ انھیں اپنے بالوں کو منتشر کر کے خوب اچھی طرح سر دھونا چاہیئے۔

خشک جگہ رہ جانے کا مسئلہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میں نے غسلِ جنابت کے بعد نمازِ فجر پڑھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ ناخن کے برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا (یعنی خشک رہ گئی ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم گیلا ہاتھ اس پر پھیر دیتے، تو تمھارے لئے کافی ہوتا۔

(ابن ماجہ)

معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت اگر جنبی کی کوئی جگہ خشک رہ جائے اور نماز پڑھنے سے پہلے اس پر تر ہاتھ پھیر دے تو کافی ہے۔

EmaanLibrary.com

جنبی مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ۔

(بلوغ المرام)

میں (خدا کے حکم سے) حائضہ عورت اور جنبی کا مسجد میں آنا حلال نہیں کرتا ہوں۔

جنبی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَالَمْ یَکُنْ جُنُبًا۔ (بلوغ المرام)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تک غسل کی حاجت والے نہ ہوتے ہمیں قرآن پڑھاتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کو بحالتِ جنابت قرآن کی تلاوت نہ کرنی چاہیئے۔ ہاں قرآن سُن سکتا ہے۔

EmaanLibrary.com

غسل کا وضو کافی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کر کے کہتی ہیں :۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

(ترمذی)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے ۔

یعنی غسل کے شروع میں جو وضو کرتے تھے، اسی کو کافی جانتے، اور نہانے کے بعد دوبارہ وضو نہیں فرماتے تھے ۔

جنبی سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ، کہ (ایک روز) بحالتِ جنابت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپؐ کے ساتھ ہو لیا۔ آپؐ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں چپکے سے نکل گیا اور گھر جا کر غسل کیا اور پھر واپس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم (ابھی) بیٹھے ہوئے تھے ۔ آپ نے پوچھا تم کہاں (گئے) تھے ؟ اے ابو ہریرہ ! میں نے سارا حال کہہ سنایا (یعنی میں جنبی تھا اور چاہا کہ نہا کر آپ کے پاس بیٹھوں،

EmaanLibrary.com

اس لئے غسل کر کے حاضر ہوا ہوں) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجَسُ۔ (بخاری)

سبحان اللہ! تحقیق مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

ملاحظہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن حقیقتاً نجس اور پلید نہیں ہوتا۔ جنابت نجاست حکمی ہے۔ شریعت (قانونِ خدا) نے بربنائے مصلحت ایک حالت میں حکماً اس پر غسل واجب کیا ہے۔ پس جنبی کے ساتھ ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا، اختلاط ارتباط، کھانا پینا، وغیرہ سب جائز ہے۔

حائضہ سے صحبت کرنے کی ممانعت

حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرنا سخت گناہ ہے، اور موجبِ امراض ہے۔ خدا نے قرآن میں فرمایا:۔

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ۔

عورتوں سے (حالتِ) حیض میں کنارہ کشی کرو (یعنی صحبت نہ کرو) ـــــ اگر کوئی اس گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اسے نادم ہو کر توبہ کرنی چاہیئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

EmaanLibrary.com

إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ فَلْیَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ ۔ (رواہ الترمذی)

جو شخص بحالتِ حیض اپنی عورت سے صحبت کرلے۔ تو اسے چاہیئے کہ نصف دینار خیرات کرے۔

ملاحظہ: دینار، ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے۔ تو نصف دینار سوا دو ماشہ سونا ہوا۔ وقت کے لحاظ سے سوا دو ماشہ سونا جتنی قیمت کا ہو، اتنی قیمت صدقہ کرے۔ یعنی کسی مستحق کو دے دے اور آئندہ کے لئے توبہ کرے۔

ترمذی میں ابن عباس رضؓ کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب خون سرخ ہو (یعنی اگر سرخ خون کی حالت میں جماع کیا، جو ابتدائے حیض میں آتا ہے) تو ایک دینار خیرات کرے۔ اور اگر خون زرد ہو (یعنی اگر زرد خون کی حالت میں جماع کیا ہو، جو آخر میں ہوتا ہے) تو نصف دینار خیرات کرے۔

مذی کے اخراج سے غسل واجب نہیں ہوتا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت طاقتور جوان تھے اور آپ کو مذی کثرت سے آتی تھی۔ آپ کو مسئلہ معلوم نہ تھا کہ اخراجِ مذی پر غسل

EmaanLibrary.com

واجب ہوتا ہے یا نہیں۔ لیکن چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اس لئے بالمشافہہ مسئلہ دریافت کرتے حجاب آیا۔ تو اپنے دوست مقداد رضؓ سے کہا کہ وہ مسئلہ دریافت کریں۔ مقداد رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اخراجِ مذی پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف وضو کرکے نماز پڑھ لینی چاہیئے۔

(بلوغ المرام)

مذی، منی اور ودی کا فرق

مذی: اس چپکتے ہوئے لیسدار پانی کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت سرِ ذکر پر نمودار ہوتا ہے۔ عام طور پر نوجوان اور طاقتور انسانوں کو ہنگامِ نعوذ مذی آتی ہے۔ جو سکون و فراغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

منی: عضو مخصوص سے باللذت و دفق خارج ہونے والا مادّہ ہوتا ہے جس سے حضرت انسان پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے اخراج سے آدمی پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

ودی: وہ گاڑھا سفید پانی جو پیشاب سے قبل یا بعد خارج ہوتا ہے۔ اس کے نکلنے پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

EmaanLibrary.com

سیلانِ رحم موجبِ غسل نہیں

جن عورتوں کو سفید رطوبت یعنی لیکوریا کی شکایت ہوتی ہے اس سے بھی غسل لازم نہیں ہوتا۔ حسب معمول نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔

حائضہ کو چھونا اور اس کے ساتھ کھانا جائز ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الْیَھُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَۃُ لَمْ یُوَاکِلُوْھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب عورت حیض سے ہوتی، تو یہودی اس کے ساتھ کھاتے نہ تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (حائضہ کے ساتھ) سوائے جماع کے ہر کام کرو۔

یعنی حائضہ کے ساتھ کھانا، اٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا، اسے چھونا اور بوس وکنار وغیرہ سب باتیں جائز ہیں، سوائے ایک بات کے۔ اور وہ مجامعت ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

يَامُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ۔

(بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیتے تھے (بحالتِ حیض ازار باندھنے کا) سو میں ازار باندھتی تھی اور آپ مجھے گلے لگاتے تھے، اور میں حیض والی ہوتی تھی۔

حائضہ کو قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض والی عورت اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھے۔

خونِ استحاضہ کا مسئلہ

خونِ استحاضہ وہ خون ہے جو خونِ حیض کے معتاد دنوں کے بعد

EmaanLibrary.com

خاکی یا زرد رنگ کا جاری ہوتا ہے۔ یہ ایک مرض ہے۔ جب عورت اپنے خونِ حیض کی عادت کے دن پورے کرلے، تو اسے غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ خونِ استحاضہ کا حکم خونِ حیض کے حکم میں نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنتِ ابی جیش رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا۔ اے خدا کے رسول! مجھے خونِ استحاضہ آتا ہے اور میں (خونِ استحاضہ کے سبب) پاک نہیں ہوتی ہوں۔ تو کیا میں (خونِ حیض کے حکم کی طرح) نماز چھوڑ دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں، یہ خونِ استحاضہ ایک رگ ہے، خونِ حیض نہیں ہے۔ پس جب تجھ کو خونِ حیض آئے تو نماز چھوڑ دے۔ اور جس وقت خونِ حیض جاتا رہے (یعنی حیض کی عادت کے دن ختم ہو جائیں) تو اپنے (بدن) سے خون کو دھو (یعنی غسل کرلے) اور نماز پڑھ۔ (بخاری، مسلم)

حاصل کلام یہ کہ مستحاضہ پاک عورت کی طرح ہے۔ معتاد ایامِ حیض کے بعد غسل کر کے نماز شروع کر دے۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتی رہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مستحاضہ عورت امّ حبیبہ بنت جحش

EmaanLibrary.com

سے فرمایا۔ تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ۔ یعنی ہر نماز کیلئے وضو کرلیا کرو۔

حائضہ کو نماز، روزہ کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَ لَمْ تَصُمْ۔ (متفق علیہ)

کیا نہیں ہے (یہ بات) کہ جب عورت حیض سے ہوتی ہے، تو (بحکم شرع) نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔

یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو وعظ سنا رہے تھے، تو آپؐ نے عورتوں کو ناقص الدین فرمایا تو عورتوں نے اپنے نقصانِ دین کی وجہ پوچھی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ ایامِ حیض میں ان کو نماز، روزہ کی ممانعت ہے۔

ملاحظہ : حائضہ کو بحالتِ حیض نماز اور روزہ کی ممانعت ہے۔ لیکن طہارت کے بعد روزہ کی قضا کرے۔ اور نماز معاف ہے۔

EmaanLibrary.com

نفاس کا حکم

بچے کی پیدائش پر جو خون آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ اسکی اکثر مدت بلوغ المرام میں چالیس روز ہے۔ یعنی اگر چالیس روز تک جاری رہے تو اس خون کا بھی حیض کی طرح حکم ہے۔ یعنی نفاس والی عورت کو نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، جماع کرنا، مسجد کے اندر جانا، کعبہ کا طواف کرنا، قرآن پڑھنا اور قرآن کا چھونا حرام ہے۔ پاک ہو کر روزہ کی قضا کرے۔ اور نماز معاف ہے۔ اگر چالیس روز سے زیادہ خون جاری رہے۔ تو وہ استحاضہ ہوگا۔ جو مانع نماز، روزہ، جماع وغیرہ نہیں ہے۔

غسلِ جنابت کا طریقہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرْفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ ۔ (متفق علیہ)

EmaanLibrary.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کا ارادہ فرماتے تو (اس طرح) شروع کرتے کہ (پہلے) دونوں ہاتھ (پہنچوں تک) دھوتے۔ پھر وضو کرتے، جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں (تر کرنے کے لئے) داخل کر کے نکالتے اور ان سے اپنے بالوں کی جڑوں کو خلال کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین چلّو پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ اسکے بعد اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے۔

مِسواک کا بیان

مسواک والی نماز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے، وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستّر درجے فضیلت میں زیادہ ہے۔ (شعب الایمان)

جاگ کر مسواک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

رات کو اور دن کو سو کر اُٹھنے کے بعد وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

(ابو داؤد)

مسواک سے رضائے الٰہی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کے لئے طہارت کا سبب ہے اور پروردگار کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔ (دارمی، نسائی)

جبرئیلؑ کی تاکیدِ مسواک

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی میرے پاس جبرئیلؑ آتے تو مجھے مسواک کرنے کا (سخت) حکم کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مجھے اس بات کا خوف ہونے لگا کہ کہیں میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو چھیل نہ ڈالوں۔ (رواہ احمد)

ملاحظہ: مطلب یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پھر جبرئیلؑ کی تاکید پر کثرت سے مسواک کرنے لگے۔ اور کثرتِ مسواک سے منہ چھِل جانے کا اندیشہ ہو گیا۔

مسواک کی اہمیت

حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے، انھوں نے زیدؓ بن خالد جہنی سے

EmaanLibrary.com

نقل کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے۔ کہ اگر میں اپنی اُمت پر مشکل نہ سمجھتا، تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کو واجب کر دیتا)۔ (رواہ الترمذی)

وضو کا بیان

تین بار ناک جھاڑیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِہٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ۔ (مشکوٰۃ)

جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو (پھر وضو کرنے کا ارادہ کرے) تو تین بار (پانی کھینچ کر) ناک جھاڑے۔ کیونکہ شیطان اسکی ناک کے بانسے پر رات گزارتا ہے۔

EmaanLibrary.com

ملاحظہ: سونے والے کے بانسے پر شیطان کے رات گزارنے کی اصلیت اور حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہمارا فرض ایمان لانا ہے کہ واقعی شیطان رات گزارتا ہے۔

کچھ اس طرح سمجھ میں آتی ہے کہ سونے کی حالت میں، فضلات، بخارات غبار اور رینٹ (SNIVEL) دماغ کے قریب جمع ہو جاتے ہیں جن سے حواس میں تکدر آجاتا ہے۔ اور پھر ہر طرح کی عبادت میں کسل و کاہلی آجاتی ہے۔ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے کہ گویا رات بھر وہاں رہا ہے۔ اس لئے صاحبِ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى نے فرمایا کہ نیند سے بیدار ہو کر جب وضو کرنے لگو تو ناک میں پانی کھینچ کر خوب جھاڑو اور سنکو۔ تین بار ایسا ہی کرو۔ تاکہ شیطان کا عمل دخل دور ہو جائے۔ اور سارا دن اور اگلی رات کے سونے کے وقت تک عبادت اور دنیا کے دوسرے کاموں میں تمھاری ہمت بندھی رہے۔ چستی اور مستعدی کے ساتھ سب کام ہوں۔

نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھ دھوئیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو، اسے چاہیئے کہ (پانی کے) برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈبوئے، یہاں تک کہ اس کو

EmaanLibrary.com

تین بار دھولے۔ کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ (مشکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھوکر پھر انھیں پانی کے برتن میں ڈالنا چاہیئے۔ ہوسکتا ہے، کہ رات کو ہاتھ بدن کے کسی حصہ کو لگ کر پلید ہوگیا ہو۔ استنجا کی جگہ لگ گیا ہو، یا ذکر کو مس کرتا رہا ہو۔ طہارت اور پاکیزگی کی کتنی اعلیٰ تعلیم ہے۔

مسنون وضو کی مکمل ترکیب

رحمتِ عالمؐ کا وضو

۱۔ وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ ضرور پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔ (ترمذی)

جو (وضو کے شروع میں) اللہ کا نام نہیں لیتا۔ اسکا وضو (پورا) نہیں ہوتا۔

۲۔ پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں:۔

EmaanLibrary.com

فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ۔ (بخاری شریف)

۳۔ پھر ایک چلّو لے کر آدھے سے کلّی کریں، اور آدھا ناک میں ڈالیں، اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں۔ پھر ایک چلّو لے کر آدھے سے کلّی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔ پھر ایک چلّو لے کر آدھے سے کلّی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔

ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فِی التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَۃٍ وَاحِدَۃٍ ۔ (بخاری شریف)

۴۔ پورے تین چلّوں سے تین بار کلّی کرنا پھر تین چلّوں سے تین بار ناک میں پانی ڈالنا بھی درست ہے۔ جامع ترمذی باب فِیْ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ کَانَ میں ہے :۔

ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ۔

پھر تین بار کلّی کی، اور تین بار ناک میں پانی ڈالا۔

۵۔ پھر تین بار منہ دھوئیں ۔

ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا ۔ (بخاری شریف)

۶۔ پھر ایک چلّو لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے سے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں ۔ (ابو داؤد)

۷۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں۔ پھر بایاں ہاتھ بھی

EmaanLibrary.com

کہنی تک تین بار دھوئیں۔ (ترمذی شریف)

۸۔ پھر ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۹ اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اس کو ہلالیں۔ (مشکوٰۃ، باب سنن الوضوء)

۱۰۔ پھر سر کا مسح کریں، اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصّے سے شروع کر کے پیچھے کو لے جائیں۔ اور صحیح مسلم میں اِلیٰ قَفَاہُ، یعنی ہاتھوں کو گُدی تک لے جانا بھی آیا ہے۔ پھر پیچھے سے اسی جگہ لے آئیں، جہاں سے شروع کیا تھا۔ (بخاری، مسلم)

۱۱۔ پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں سے مسح کریں۔ (مشکوٰۃ، باب سنن الوضوء)

۱۲۔ اور کانوں کے مسح کے لئے پانی نیا لیں۔ (بلوغ المرام، باب الوضوء)

۱۳۔ پھر اپنا داہنا پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ (بخاری شریف)

۱۴۔ پھر پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (مشکوٰۃ)

نوٹ: گردن کے مسح کا احادیث میں کہیں ذکر نہیں آیا۔ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ سر کا مسح کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گُدی تک لے جاتے تھے۔ اور گُدی سر کا پچھلا حصّہ ہوتا ہے جس میں

EmaanLibrary.com

کچھ گردن بھی آجاتی ہے۔

خصالِ فطرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ	فطرت پانچ چیزیں ہیں
اَلْخِتَانُ	ختنہ کرنا
وَالْاِسْتِحْدَادُ	زیر ناف کے بال مونڈنا
وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ	اور ناخن کترنا
وَنَتْفُ الْاِبِطِ	اور بغل کے بال اکھاڑنا
وَقَصُّ الشَّارِبِ۔	اور مونچھ کترنا۔ (صحیح مسلم)

مذکورہ باتیں دین کی ہیں اور سب پیغمبروں کی سنت ہیں۔ اسی لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر عمل کرنے کو فرمایا ہے۔ یہ سب باتیں طہارت، صفائی اور ستھرائی کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُمِرْنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْیَۃِ۔ (مسلم)

EmaanLibrary.com

ہم کو حکم دیا گیا ہے مونچھوں کو میٹ دینے کا اور داڑھی کو چھوڑ دینے کا۔

وضو کے بعد یہ پڑھیں

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ (مسلم)

ملاحظہ: وضو کے بعد شہادتین کے ساتھ ترمذی نے دعا ذیل کا پڑھنا بھی روایت کیا ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ

بارخدایا! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دے،

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط (ترمذی)

اور مجھے (باطن کی) طہارت کرنے والوں میں سے بنا۔

EmaanLibrary.com

وضو کی وضعی دعائیں

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک سے وضو کے شروع میں بسم اللہ اور بعد میں شہادتین کا پڑھنا ثابت ہے۔ جیسا کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں۔ لیکن بعض لوگ وضو میں ہر ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دعا پڑھتے ہیں۔ اور وہ دعائیں مروجہ کتب نماز میں بھی پائی جاتی ہیں، واضح ہو کہ یہ دعائیں سنت پاک اور صحابہ رضؓ کے عمل سے ثابت نہیں ہیں۔ خدا تعالےٰ نے جب اپنے رسول صؐ کے ہاتھوں دین مکمل کر دیا۔ تو پھر دینی اور شرعی امور میں نقص و ایزاد، اور کمی و بیشی کرنا کسی امتی کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے۔

وضو کے دیگر مسائل و فضائل

بخاری شریف کی روایت میں وضو کے اعضاء کا دو دو بار اور ایک ایک بار دھونا بھی آیا ہے۔ واضح ہو کہ اعضاء کا تین تین بار دھونا افضل ہے۔ اور تین تین بار دھونے سے ہی کامل وضو ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کا عمل کثرت سے تین تین بار دھونے پر ہی رہا ہے۔ دو دو بار، یا ایک ایک بار دھونا جواز کیلئے ہے۔

EmaanLibrary.com

اعضائے تین بار سے زیادہ دھونیکی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ ۔ (رواہ النسائی وابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے نقل کیا اور انکے باپ نے انکے دادا سے ۔ کہا، کہ ایک اعرابی نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وضو کی کیفیت دریافت کی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (اعضاءِ وضو) تین تین بار دھو کر دکھایا اور فرمایا۔ (کامل) وضو اس طرح ہے۔ پھر جو شخص اس (تین تین بار دھونے) پر زیادتی کرے۔ تحقیق اس نے بُرا کیا (کیونکہ خلافِ سنت کیا) اور تعدّی کی (کیونکہ سنت کی حد سے تجاوز کیا) اور ظلم کیا (اپنی جان پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے) ۔

EmaanLibrary.com

پہلے انبیاء کا وضو

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثاً ثَلٰثاً وَقَالَ ھٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاھِیْمَ۔ (مشکوٰۃ، باب سنن الوضوء)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا (اور اعضاء وضو کو) تین تین بار (دھویا) اور فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے نبیوں کا وضو ہے اور ابراہیم ؑ کا وضو ہے۔

پس ثابت ہوا کہ تین تین بار اعضاء کا دھونا افضل ہے اور اس سے زیادہ دھونا افضلیت سے ہاتھ دھونا ہے۔ کیونکہ تین بار سے زیادہ دھونا حضرت ابراہیم علیہ السلام، تمام انبیاء اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر زیادتی ہے۔

مسنون وضو سے گناہوں کی بخشش

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ

EmaanLibrary.com

خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهٗ لَهٗ نَافِلَةً ۔

(رواہ مالک والنسائی)

حضرت عبداللہ صنابحی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت مومن بندہ وضو کرتا ہے پھر (وضو میں) کلی کرتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور جس وقت ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جس وقت اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے (بھی) گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے (بھی) نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے

EmaanLibrary.com

گناہ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں سے (بھی) نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے (بھی) نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا (گھر سے وضو کر کے) مسجد کی طرف چلنا اور اس کی نماز پڑھنی اس کے لئے (درجات کی بلندی میں) زیادتی ہوتی ہے۔

ملاحظہ: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کامل اور سنوار کر مسنون وضو کرنے میں آدمی پورے طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور پھر اس کا گھر سے باوضو (گناہوں سے پاک) ہو کر مسجد کی طرف چلنا اس کے درجات کو بلند کرتا ہے۔ اور مسجد میں پہنچ کر پھر نماز کا پڑھنا درجات کی بلندی اور قربِ خداوندی کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

EmaanLibrary.com

حشر میں چہرے کا نور

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا :۔

كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ بَيْنَ الْأُمَمِ ؟

حضور! آپ اپنی اُمت کو (میدانِ حشر میں) دوسری امتوں کے (بے شمار لوگوں کے) درمیان کیونکر پہچانیں گے ؟

قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ ۔ (رواہ احمد)

فرمایا۔ وہ (میری اُمت کے لوگ) وضو کے اثر سے سفید (نورانی) چہرے اور سفید (نورانی) ہاتھ پاؤں (والے) ہوں گے۔ اس طرح (نورانی چہرے اور روشن ہاتھ پاؤں والا) سوائے انکے اور کوئی نہ ہوگا۔

پیارے بھائیو، اور بہنو! اگر آپ نمازیں پڑھیں گے تو نمازوں کے لئے لامحالہ وضو بھی کریں گے۔ پھر وضو کے اثر سے آپ کے چہرے میدانِ حشر میں روشن ہوں گے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ کو پہچان لیں گے، کہ یہ اُمتی ہیں۔ اس لئے آپ وضو میں بہت

EmaanLibrary.com

شوق پیدا کریں اور بڑی محبت اور خلوص سے نہایت سنوار کر وضو کر کے نمازیں پڑھیں۔ تاکہ آپ کے چہرے میدانِ محشر میں نورانی ہوں۔

خشک ایڑیوں کو عذاب

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِیْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا وَ ھُمْ عُجَّالٌ فَانْتَھَیْنَا اِلَیْھِمْ وَاَعْقَابُھُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّھَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

(رواہ مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ نے روایت کرتے ہوئے کہا، کہ ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکّہ سے مدینہ کی طرف لوٹے۔ یہاں تک کہ راستے میں ہم ایک پانی پر پہنچے۔ تو (ہم میں سے) ایک جماعت نے نماز عصر کے قریب وضو کرنے میں جلدی کی۔ تو انھوں نے جلدی جلدی میں وضو کیا (یعنی جلدی جلدی چل کر) ہم سے آگے بڑھ گئے کہ وضو پہلے کر لیں۔ پھر ہم بھی

EmaanLibrary.com

ان کے قریب پہنچے اور ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (یعنی خشک تھیں) ان کو پانی نہیں پہنچا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ (خشک) ایڑیوں کے واسطے خرابی ہے آگ سے۔ (خبردار) وضو اچھی طرح پورا کیا کرو۔ (مسلم)

انتباہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وضو بڑی احتیاط سے سنوار کر پورا کرنا چاہیئے۔ اعضاء کو خوب مَل مَل کر دھونا چاہیئے اور تین تین بار دھونا چاہیئے تاکہ ذرہ برابر جگہ بھی اعضاءِ وضو کی خشک نہ رہے۔

وضو نصف ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔

(مسلم)

حضرت ابو مالک اشعری رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، وضو آدھا ایمان ہے۔

EmaanLibrary.com

مومن کا زیور

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوْءُ

(رواہ مسلم)

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے جانی دوست حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (بہشت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔

ملاحظہ: مومن کے لئے بہشت کا زیور خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہوگی۔ ہم اس کی کیفیت دنیا میں نہیں جانتے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ وضو کامل خدا تعالےٰ کی بڑی عبادت ہے اور اس عبادت کے سبب اللہ تعالےٰ بہشتی زیور کے انعام سے بندے کو نوازے گا۔

مشقت کے وضو سے بلندیٔ درجات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں تمھیں وہ چیز نہ بتادوں کہ جس کے سبب خدا گناہوں کو دور اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضؓ نے کہا، کیوں نہیں اے رسولِ خدا! (ضرور بتادیجئے) آپؐ نے فرمایا۔ مشقت (یعنی بیماری، یا شدت کے جاڑے) کے وقت کامل (اور سنوار کر) وضو کرنا۔

تحیۃ الوضو سے بہشت واجب

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْہِمَا بِقَلْبِہٖ وَوَجْہِہٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ (رواہ مسلم)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن شخص وضو کرے اور

EmaanLibrary.com

خوب سنوار کر اچھا وضو کرے۔ پھر کھڑا ہو کر دل اور منہ سے (ظاہری و باطنی طور پر) متوجہ ہو کر دو رکعت نماز (نفلی) پڑھے تو اس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے۔

شکر الوضوء سے بلالؓ بہشت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةٍ مِنَ اللَّیْلِ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت بلالؓ سے کہا۔ اے بلال! میرے سامنے (اپنا) وہ عمل جو تم نے اسلام میں کیا اور جس پر تمھیں (ثواب کی) بہت امید ہے، بیان کرو۔ کیونکہ میں نے اپنے آگے بہشت میں تمھاری جوتیوں کی

EmaanLibrary.com

آواز سنی ہے۔ بلال رضؓ نے عرض کیا۔ میرے نزدیک جس عمل پر مجھے (ثواب کی) بہت امید ہے، یہ ہے کہ رات یا دن میں جب (بھی) میں نے وضو کیا تو اس وضو سے جس قدر نماز (نفل) میرے مقدر میں تھی، ضرور پڑھی۔ (یعنی کسی وضو کو میں نے بغیر نفلوں کے خالی نہ چھوڑا)۔

بارگاہِ ایزدی کا پرمٹ

نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی۔ یعنی بے وضو کو خدا کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ تو گویا وضو احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونے کے لئے پرمٹ ہے اور جس شخص کو خدا وضو کی توفیق دے یا اپنی بارگاہ میں حاضری کا پرمٹ عطا کرے۔ وہ جتنا بھی شکر کرے تھوڑا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ جب بھی وضو کریں دو رکعت نماز نفل شکر وضو کی نیت سے پڑھ لیا کریں۔ کہ اس شکرانہ سے بھی بہشت ملتی ہے۔ اور قربِ خدا حاصل ہوتا ہے۔

بہشت کی بشارت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی وضو کرے۔ پس انتہار کو پہنچائے۔ یا (فرمایا) پورا کرے وضو (یعنی اعضار خوب مَل کر تین تین بار دھوئے اور خوب سنوار کر وضو کرے) پھر کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ تو اس کے لیے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

ناظرین! آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ وضو کرنے سے مومن کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ پورے طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ پھر وضو کے بعد کلمات شہادتین پڑھنے سے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور شکرانہ وضو کے نفل پڑھنے سے

EmaanLibrary.com

بہشت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ تو صرف وضو ہی کی برکات ہیں۔ پھر جب اس وضو سے آدمی خدا کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ اور نماز فرض سے فارغ ہوتا ہے، تو اس کے درجات کی بلندی اور خدا کی رضامندی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

ایک وضو سے کئی نمازیں

عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رض لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُہٗ فَقَالَ عَمَدًا صَنَعْتُہٗ یَا عُمَرُ۔

(رواہ مسلم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکّہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح (بھی) کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (حضور!) آج کے دن آپؐ نے وہ کیا جسے (پہلے) آپ نہ کرتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا، اے عمر! میں نے اسے قصداً کیا (تاکہ لوگوں کو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنے کا جواز معلوم ہو جائے)

EmaanLibrary.com

نواقضِ وضو

بے وضو نماز نہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نماز بغیر وضو کے قبول نہیں کیجاتی.

مذی سے وضو

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِیِّ فَقَالَ مِنَ الْمَذِیِّ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے (مقداد کے واسطہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو (لازم آتا) ہے۔ اور منی نکلنے سے غسل (لازم آتا) ہے۔

EmaanLibrary.com

ملاحظہ: شدتِ شہوت کے وقت سرِ ذکر پر جو لیسدار قطرہ آجاتا ہے اس کو مذی کہتے ہیں۔ پس اس مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور منی لذت اور دفق سے خارج ہونے والا مادہ ہوتا ہے۔ جس سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس کے خارج ہونے سے آدمی پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

نیند سے وضو

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں سرین کی سربند ہیں۔ پھر جو شخص سو گیا۔ اسے چاہیئے کہ (از سرِ نو) وضو کرے۔

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ جب آدمی جاگتا رہتا ہے تو مقعد سے خروج ہوا پر کنٹرول رہتا ہے۔ گویا مقعد پر بند بندھا ہے۔ لیکن جب سو گیا تو اعضا ڈھیلے پڑ گئے اور بند کھل گیا۔ پس وضو ٹوٹ گیا۔ یا شرعاً ٹوٹنے کے حکم میں ہو گیا۔ اس لیے جاگنے پر وضو لازم آیا۔ اور نیند ناقضِ وضو ہوئی۔

EmaanLibrary.com

گوز سے وضو

عَنْ عَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ (ترمذی، ابو داؤد)

علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت حدث کرے (یعنی ہوا مارے) تم میں سے کوئی۔ تو اسے چاہیئے کہ وضو کرے (کیونکہ اسکا وضو ٹوٹ گیا ہے۔)

قے، نکسیر وغیرہ سے وضو

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَہٗ قَیْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذْیٌ فَلْیَنْصَرِفْ

(بلوغ المرام)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا کچھ کھانا پیٹ سے منہ میں آئے یا مذی نکلے۔ تو وہ شخص پھر جائے (وضو کرنے کے لئے۔)

EmaanLibrary.com

سُکر و جنابت اور بول و براز سے وضو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ
سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا
عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی
اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ
لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا
طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؕ (النساء، ۴۳)

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے وَاَنْتُمْ سُکَارٰی سے بیہوشی کی حالت کو مانعِ نماز فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ مستی اور بیہوشی ناقضِ وضو ہے۔ خواہ کسی منشّی چیز سے ہو، نیند سے ہو، یا مرض سے ہو، بیہوش ہونے پر وضو لوٹ جائے گا۔ ہوش آنے پر وضو کر کے نماز پڑھنی ہوگی

وَلَا جُنُبًا سے حالت جنابت مانعِ نماز ہوئی۔ تو جنبی ہونا ناقضِ وضو ہوا۔ جنبی نماز پڑھنا چاہے تو نہ صرف وضو ہی کریگا۔ بلکہ اس پر غسل بھی واجب ہوگا۔

اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ میں جائے ضرور (بول و براز)

EmaanLibrary.com

سے آنا مانعِ نماز ہو کر ناقضِ وضو ہوا۔ اس لئے پاخانہ اور پیشاب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ میں مجامعت بھی ناقضِ وضو ہے۔ اس سے نہ صرف وضو ہی کرنا پڑتا ہے، بلکہ غسل کرنا بھی واجب ہے۔

استحاضہ سے وضو

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مستحاضہ عورت فاطمہ بنت ابی حبیش سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ ہر نماز کے لئے وضو کرو۔ (اس لئے کہ تجھے خونِ استحاضہ آتا ہے) معلوم ہوا، کہ استحاضہ ناقضِ وضو ہے۔

بیٹھے ہوئے سونا، ناقضِ وضو نہیں ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَہْدِہٖ یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُءُوْسُہُمْ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّئُوْنَ۔ (بلوغ المرام)

لہ ماہواری معتاد ایام کے بعد جو خون جاری رہے اسکو استحاضہ کہتے ہیں۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپؐ کے زمانہ میں نماز عشار کا انتظار کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے تھے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے اور اونگھتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے ۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بغیر تکیہ لگائے بیٹھے بیٹھے سو جانے یا اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۔ اور اگر متوضی دیوار وغیرہ سے تکیہ لگا کر یا کروٹ وغیرہ پر سو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا ۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ ۔ (رواہ مسلم)

شریح بن ہانی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب سے موزوں پر مسح کرنے (کی مدت) کے متعلق پوچھا

EmaanLibrary.com

توحضرت علی رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسح کی مدت) مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

مسح کا طریق

پانچوں انگلیاں داہنے اور بائیں ہاتھ کی تر کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک کھینچ لیجائیں۔

مقیم آدمی کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات تک ہے یعنی ایک دن اور ایک رات وضو میں بغیر پاؤں دھوئے مسح سے ہی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک اپنی نمازوں کے وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کر سکتا ہے۔ مدتِ مسح کی ابتدا، اس وقت سے ہوتی ہے جب وضو ٹوٹے۔ مثلاً ایک شخص نے ظہر کے وقت وضو کیا ہے اور وضو میں پاؤں دھو کر موزے یا جرابیں پہن لی ہیں۔ اور اس کا وضو شام کو ٹوٹ گیا۔ تو اب شام سے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات شمار کیجائے گی۔

نقضِ مسح

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور وہ نواقضِ وضو ہیں

EmaanLibrary.com

بیان ہو چکی ہیں، مسح بھی ان سے ٹوٹ جاتا ہے۔ یعنی وضو کے نواقض ہی مسح کے نواقض ہیں۔

مدتِ مسح کا خاتمہ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

صفوان بن عسال روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے موزے تین دن اور تین رات تک (پاؤں سے) نہ نکالیں۔ سوائے جنابت کے۔ اور لیکن پاخانہ یا پیشاب یا سونے سے (موزے اُتارنے کا حکم نہ دیتے)۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جنبی ہونا مسح کی مدت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس لئے غسلِ جنابت کے لئے موزے اُتارنے چاہئیں اور جنابت کے برعکس بول و براز اور نیند کے بعد موزے نہیں اُتارنے چاہئیں۔ اور مدّت معین تک مسح کر سکتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

جرّابوں پر مسح کرنے کا بیان

حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں :۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ ۔ (معجم طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کی صحت کے متعلق درّایہ میں ہے: اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدَيْنِ رِجَالُ اَحَدِهِمَا ثِقَاتٌ ۔ یعنی اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے دو سندوں سے وارد کیا ہے۔ جن میں سے ایک کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

وَعَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ ۔

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ ۔ بحوالہ مشکوٰۃ، کتاب الطہارت)

مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور جوتیوں پر (بھی) ۔

EmaanLibrary.com

حضرت ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری ایک اور روایت میں کہتے ہیں:۔

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ وَالْعَمَامَۃِ۔ (معجم طبرانی)

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے اپنی دونوں جرابوں پر مع جوتیوں کے مسح کیا اور عمامے پر بھی۔

مسحِ نعلین کی تفہیم

جوتیوں پر مسح کا جو ذکر ان حدیثوں میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عرب کی جوتیوں میں صرف تسمہ ہی لگا ہوا ہوتا تھا اور وہ جرابوں پر مسح کرنے میں مانع نہ تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں والے پاؤں کو (چپل نما) پاپوشوں میں رکھے ہوئے ہی مسح فرمادیا۔ تو حدیث بیان کرنے والے راویوں نے مسح میں جوتیوں کا ذکر

EmaanLibrary.com

بھی کر دیا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جرابوں پر مسح کرتے وقت (جو اصل چیز ہے) جوتیوں کے تسموں پر بھی مسح کر دیتے تھے۔ چنانچہ امام ابن قدامہ رح فرماتے ہیں :۔

وَالظَّاهِرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَسَحَ عَلٰی سُیُوْرِ النَّعْلِ الَّتِیْ عَلٰی ظَاهِرِ الْقَدَمِ فَعَلٰی هٰذَا الْمُرَادُ مَسَحَ عَلٰی سُیُوْرِ نَعْلَیْہِ وَظَاهِرِ الْجَوْرَبَیْنِ اللَّتَیْنِ فِیْهِمَا قَدَمَاہُ۔

یعنی جوتیوں پر مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جوتیوں کے تسموں اور جرابوں پر مسح کیا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رض عموماً وضو گھر سے کر کے مسجد میں آیا کرتے تھے۔ اور گھروں میں وضو کرتے وقت جوتیاں نہیں اتارتے تھے۔ اور وضو میں جب پاؤں کی باری آتی تھی تو اگر پاؤں ننگے ہوتے تو ان کو دھوتے۔ اور اگر پاؤں میں جرابیں ہوتیں، تو جوتی سمیت ہی ان پر مسح کر دیتے۔ اور ان کی جوتیوں کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی تھی کہ پاؤں کے اوپر کا حصّہ تقریباً سارا ننگا رہتا تھا۔ اس لئے وہ جوتیاں یا انکے تسمے مسح کرنے میں رکاوٹ کا باعث نہیں ہوتے تھے۔

EmaanLibrary.com

ہم لوگ وضو عموماً مسجدوں میں جاکر کرتے ہیں۔ اور مسجدوں میں خواہ مخواہ جوتیاں اُتارنی پڑتی ہیں۔ اس طرح ہمارے لئے جوتیوں پر مسح کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ہم اگر گھروں میں بھی وضو کریں تو پھر فل سلیپر یا بوٹ وغیرہ اُتار کر ہی پاؤں پر (جرابوں کی صورت میں) مسح کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ہماری مروجہ جوتیوں میں ہمارے پاؤں ڈھکے رہتے ہیں اس لئے یہ جوتیاں مسح میں مانع ہوتی ہیں۔

مسح عمامہ

جوتیوں پر مسح کرنے کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنے کا ذکر بھی حدیث بالا میں آیا ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامے پر مسح فرمایا۔ سنئے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں وَاَرْجُلَكُمْ[1] نازل فرما کر پاؤں کے دھونے کا حکم دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کی تشریح اپنے عمل سے یوں فرمائی کہ پاؤں ننگے ہونے کی صورت میں آپؐ نے انھیں دھویا۔ اور پاؤں کو موزوں یا جرابوں میں ملفوف ہونے کی حالت میں ان پر مسح فرمایا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے قرآن پاک میں وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ[2]

---

[1] اور اپنے پاؤں کو دھوؤ۔ (المائدہ پ۶)

[2] اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ (المائدہ پ۶)

EmaanLibrary.com

کی تنزیل سے سروں کے مسح کا حکم دیا، اور وحی الٰہی کے شارح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس کی تعمیل یوں فرمائی کہ سر ننگا ہونے کی صورت میں اس پر مسح فرمایا اور سر پر عمامہ ہونے کی صورت میں عمامے ہی پر، (بذریعۂ وحی خفی) مسح فرمایا۔ پس اگر ملفوف پاؤں پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسح کرنے پر تعجب نہیں ہو سکتا۔ تو ڈھکے ہوئے سر پر آپ کے مسح فرمانے پر بھی حیرانی کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ کسی اُمتی کو آپؐ کے کسی فعل پر حرف گیری کا حق پہنچتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مسح عمامہ سے ہمارے لئے یہ آسانی ہو گئی کہ اگر وضو کرتے وقت ننگے سر ہوں تو حسب معمول ہمیں سر پر مسح کرنا چاہیئے۔ اور اگر سر پر پگڑی وغیرہ ہو، اور کسی وجہ سے ہم اُتارنا نہ چاہیں تو معلّمِ رفق و یسر اور پیغمبر رحمت کی سنت کی پیروی میں اسپر مسح کر سکتے ہیں۔

مسح جوربین مکرر

جوتیوں اور عمامے پر مسح کی تشریح تو بصورت جملۂ معترضہ درمیان میں آگئی۔ اصل موضوع جرابوں پر مسح کرنے سے متعلق ہے۔ جس طرح صحیح احادیث میں خفّین (چمڑے کے موزے) کا لفظ مسح کے لئے آیا ہے اسی طرح متذکرۃ الصدر مرفوع احادیث میں جوربین (جرابیں) کا لفظ مسح کرنے کے لئے موجود ہے۔ چونکہ بعض بھائی جرابوں پر مسح کرنے پر

EmaanLibrary.com

معترض ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم اس مسئلہ کو مزید مدلّل و مشرح طور پر تحریر کرتے ہیں۔ حضرت ثوبان رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں :۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً فَاَصَابَھُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَکَوْا اِلَیْہِ مَا اَصَابَھُمْ مِنَ الْبَرْدِ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْعَصَائِبِ وَ التَّسَاخِیْنِ۔

(رواہ احمد وابو داود)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی جماعت (باہر) بھیجی۔ انھیں (سفر میں) سردی لگی۔ واپس آنے پر انھوں نے آپ کی خدمت میں (سردی کی) شکایت کی۔ تو آپ نے انھیں عماموں اور تساخین پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

تساخین کی تشریح

تسخین ضد ہے تبرید کی۔ تبرید کے معنی ہیں سردی پہنچانا۔ اور تسخین کے معنی گرمی پہنچانا۔ تو تساخین پاؤں کے ہر اس لباس کو کہتے ہیں جس سے پاؤں کو (گرم کرکے) سردی سے بچایا جائے۔ خواہ وہ لباس چمڑے کے موزے ہوں۔ خواہ سوتی یا اونی جرابیں ہوں۔ تساخین سے متعلق امام ابن رسلان رح فرماتے ہیں :۔

EmaanLibrary.com

اَصْلُ ذٰلِكَ كُلُّ مَا يُسْخَنُ بِهِ الْقَدَمُ مِنْ خُفٍّ وَ جَوْرَبٍ وَ نَحْوِهِمَا۔

یعنی تساخین ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پاؤں سردی سے بچایا جائے۔ خواہ وہ چمڑے کے موزے ہوں یا کپڑے وغیرہ کی جرابیں ہوں۔

پس اس حدیث تساخین سے ثابت ہوا کہ پاؤں جس چیز سے ملفوف ہوں۔ اسی پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

حضرت عمرؓ کا جرابوں پر مسح کرنا

تہذیب سنن لابن قیمؒ میں روایت ہے:۔

اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَسَحَ عَلٰی سُیُوْرِ النَّعْلِ الَّتِیْ عَلٰی ظَاهِرِ الْقَدَمِ مَعَ الْجَوْرَبِ۔

حضرت عمرؓ نے اپنی جرابوں پر مع چپل کے اوپر کے تسموں پر مسح کیا۔

حضرت علیؓ کا جرابوں پر مسح کرنا

حضرت کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں:۔

EmaanLibrary.com

رَأَیْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ بَالَ فَمَسَحَ عَلٰی جَوْرَبَیْہِ وَنَعْلَیْہِ۔ (محلی ابن حزم)

میں نے دیکھا کہ: حضرت علی رضؓ نے پیشاب کیا، پھر وضو کرتے ہوئے آپ نے اپنی جرابوں پر اور جوتیوں پر مسح کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا جرابوں پر مسح

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَمْسَحُ عَلٰی جَوْرَبَیْہِ وَنَعْلَیْہِ۔

(محلی ابن حزم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ کا جرابوں پر مسح

امام ابن حزمؒ اپنی مایۂ ناز کتاب میں روایت لائے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ نے وضو کرتے ہوئے اپنی ٹوپی اور سیاہ رنگ کی جرابوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔ الفاظ یہ ہیں:۔

فَمَسَحَ عَلَی الْقَلَنْسُوَۃِ وَعَلَی الْجَوْرَبَیْنِ لَہٗ مِنْ خَزٍّ عَرَبِیٍّ اَسْوَدَ ثُمَّ صَلّٰی۔ (محلی)

EmaanLibrary.com

لغتِ عرب سے جورب کے معنی

لغت عرب کی معتبر کتاب قاموس میں ہے :۔

اَلْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الرِّجْلِ ۔

ہر وہ چیز جو پاؤں میں پہنی جائے جورب ہے ۔ تاج العروس میں ہے :۔

اَلْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الرِّجْلِ ۔

جو چیز لفافے کی طرح پاؤں پر پہن لیں ، وہ جورب ہے ۔ علامہ عینیؒ جورب سے متعلق لکھتے ہیں :۔

وَهُوَ يُتَّخَذُ مِنْ غَزْلِ الصُّوْفِ الْمَفْتُوْلِ يُلْبَسُ فِى الْقَدَمِ اِلٰى مَافَوْقَ الْكَعْبِ۔

جورب بٹے ہوئے اُون سے بنتی ہے۔ اور پاؤں میں ٹخنے سے اوپر تک پہنی جاتی ہے ۔ امام سیوطیؒ "قوۃ المغتذی" میں بھی یہی تحریر فرماتے ہیں ۔ یعنی کہ عربی زبان میں جورب اسے کہتے ہیں، جو پاؤں کو ڈھانپنے کے لئے اُون کی بنائی جاتی ہے ۔ "عارضۃ الاحوذی" میں شارحِ حدیث امام ابو بکرؒ تحریر فرماتے ہیں :۔

اَلْجَوْرَبُ غِشَاءٌ لِلْقَدَمِ مِنْ صُوْفٍ ۔

EmaanLibrary.com

جورب وہ چیز ہے، جو پاؤں کو ڈھانپنے کے لئے اُون کی بنائی جاتی ہے

عمدۃ الرّعایہ میں ہے :۔

قَدْ یَکُوْنُ مِنَ الْکِرْبَاسِ وَمِنَ الشَّعْرِ۔

جرابیں روئی یعنی سوت کی ہوتی ہیں اور بالوں کی بھی بنتی ہیں۔

غایۃ المقصود میں ہے :۔

اِنَّ الْجَوْرَبَ یُتَّخَذُ مِنَ الْاَدِیْمِ وَکَذَا مِنَ الصُّوْفِ وَکَذَا مِنَ الْقُطْنِ وَیُقَالُ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰذَا اَنَّهٗ جَوْرَبٌ۔

یعنی جورب چمڑے کی، اُون کی اور سوت کی بھی ہوتی ہے اور ہر ایک کو جورب (جراب) کہا جاتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ جورب پاؤں کے لفافے یا لباس کو کہتے ہیں۔ وہ لباس خواہ چرمی ہو، خواہ سوتی یا اونی وغیرہ۔ ہم اس پر مسح کر سکتے ہیں۔ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ اگر حضورؐ کے پاؤں ننگے ہوتے تو انھیں دھوتے تھے۔ اور اگر چرمی موزے پہنے ہوتے یا پاؤں جرابوں میں ملفوف ہوتے۔ تو آپ ان پر مسح کر دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

EmaanLibrary.com

تیمّم کا بیان

لغت میں تیمّم کے معنی قصد کے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں پانی نہ ملنے کی حالت میں طہارت کی نیت سے پاک مٹی کا قصد کرکے اپنے ہاتھوں اور منہ پر ملنا تیمم کہلاتا ہے۔ پانی نہ ملنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مسافر کو سفر میں ہو سکتا ہے کہ پانی نہ ملے۔ یا پانی کے مقام تک پہنچنے پر نماز کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو۔ یا وضو کرنے سے مریض کو مرض کی زیادتی کا خوف ہو یا پانی حاصل کرنے میں جان کا ڈر ہو، مثلاً گھر میں پانی نہیں اور باہر کرفیو نافذ ہے۔ یا پانی لانے میں کسی دشمن یا درندے سے اندیشۂ جان ہے تو ایسی صورتوں میں ہم تیمّم کر سکتے ہیں۔ خواہ یہ موانع[1] برسوں قائم رہیں۔ تیمّم بھی بدستور روا رہے گا۔ وضو کے نواقض میں سے جس ناقض سے بھی وضو ٹوٹے، پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرکے متوضی کی طرح ہر قسم کی عبادت کر سکتے ہیں۔

---

[1] رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ۔ (ترمذی) یعنی پاک مٹی مسلم کا وضو ہے۔ اگرچہ دس برس پانی نہ پائے دس برس سے کثرت مراد ہے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

جنابت کی حالت میں تیمّم

عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَامَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ

(متفق علیہ)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے پھرے تو اچانک آپ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز بھی نہ پڑھی تھی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ اس نے کہا مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہ مل سکا۔ آپؐ نے فرمایا، تجھ پر مٹی لازم ہے کیونکہ وہ (تیمّم کیلئے) کافی ہے۔

EmaanLibrary.com

احتلام میں تیمّم اور زخموں پر مسح

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِیْ رَأْسِهٖ فَاحْتَلَمَ فَسَأَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّیَمُّمِ؟ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَّا سَئَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْهِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیُعَصِّبَ عَلٰی جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ یَمْسَحُ عَلَیْهَا وَیَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ

(رواہ ابو داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور اس کے سر میں زخم کر ڈالا۔ پھر اس کو احتلام ہوگیا۔ (جس سے اسکو نہانے کی حاجت ہوئی۔) اس نے اپنے رفقاء سے دریافت کیا کہ آپ لوگ میرے لئے شریعت میں تیمّم کی رخصت

EmaanLibrary.com

پلاتے ہیں ؟ انھوں نے کہا۔ ہم تیرے لئے کوئی رخصت نہیں پاتے۔ (کیونکہ) تو پانی پر قادر ہے۔ (یعنی پانی موجود ہے پھر تیمّم کیسا؟) پھر وہ (زخمی) نہایا اور مر گیا۔ پھر جب ہم لوٹ کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو حضورؐ اس امر سے مطلع ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُس کو ان لوگوں نے مار ڈالا، ان کو اللہ مارے۔ جب یہ لوگ خود (مسئلہ) نہیں جانتے تھے، تو کیوں نہیں پوچھ لیا؟ کیونکہ پوچھنا (مرض) نادانی کی شفا ہے۔ بیشک اس (مرنے والے) کیلئے اتنا ہی کافی تھا کہ تیمّم کرتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھتا پھر اس (پٹی) پر مسح کرتا۔ اور اپنا باقی بدن دھو ڈالتا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کمزور یا بیمار آدمی کو احتلام ہو جائے۔ اور غسل کرنا (خاص کر سردیوں میں) اس کے لئے موجبِ مرض یا باعثِ ازدیادِ مرض دکھائی دے، تو اسے تیمم کر کے نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ زخموں اور پھوڑوں وغیرہ کی پٹی پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور محتلم، حائض اور نفاس والی عورتیں بھی بوقت ضرورت تیمّم کر کے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہیں اس لئے کہ تیمم عذر کی صورت میں وضو اور غسل دونوں کے قائم مقام ہے۔

EmaanLibrary.com

تیمّم کا طریقہ

صحیح بخاری میں حضرت عمّار رضؓ سے ایک روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر کی حالت میں جنبی ہو گیا۔ اور (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خاک پر لوٹا اور نماز پڑھی۔ پھر (سفر سے آکر) یہ حال رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا:۔

اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ۔ (بخاری)

تمھارے لئے تو اتنا ہی کافی تھا کہ اس طرح (کرتے۔ یعنی تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے)۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور انھیں پھونکا (تاکہ مٹی دُھول وغیرہ اُڑ جائے) پھر ان سے اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کر کے دکھائے ہوئے طریقۂ تیمم سے معلوم ہوا کہ تیمم کرنے والے کو (طہارت کی نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر) دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے چاہئیں۔ پھر پھونک کر منہ پر ملے، اور

EmaanLibrary.com

پھر دونوں ہاتھوں پر۔ بس تیمم ہو گیا۔ قرآن مجید کے حکم :۔ فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا کی رو سے تیمم پاک مٹی سے کرنا چاہیئے۔ اور کپڑے، پتھر، لکڑی، لوہے، اور کوئلے وغیرہ پر تیمم جائز نہیں ہے۔ ایک تیمم سے وضو کی طرح کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ تیمم کرنے والا پورا پورا متوضی کے حکم میں ہوتا ہے۔

غسل مسنون کا بیان

جمعہ کے دن غسل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کو آئے تو اسے چاہیئے کہ غسل کر کے آوے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا

EmaanLibrary.com

يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان پر حق (مستحب مؤکدہ) ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن (جمعہ کو) غسل کرے اس میں اپنا سر اور اپنا بدن دھوئے ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان پر نہانا واجب ہے ۔

اس حدیث میں واجب کے معنی ثابت اور لائق ترک کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا نہایت ہی اچھا ہے۔ بروئے شرع مستحب تاکیدی اور پسندیدہ ہے۔ لیکن ایسا نہیں کہ اسکا تارک گنہگار ہو۔

غاسلِ میّت غسل کرے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

مَنْ غَسَّلَ مَیِّتاً فَلْیَغْتَسِلْ ۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مردے کو غسل دے، تو اسے چاہیئے کہ آپ بھی غسل کرے۔

نوٹ: غاسلِ میت کیلئے نہانا مستحب ہے۔ تاکہ اگر چھینٹیں وغیرہ پڑی ہوں تو صفائی اور طہارت حاصل ہو جائے۔

نو مسلم غسل کرے

عَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّہٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت قیس بن عاصم رضؓ سے روایت ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کریں۔

نوٹ: بیری کے پتے پانی میں ملا کر غسل کرنے سے خوب طہارت حاصل ہوتی ہے اور جسم کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔

عیدین کے روز غسل

موطا امام مالکؒ میں حضرت نافع رضؓ کی روایت سے عیدین کے روز

EmaanLibrary.com

عیدگاہ جانے سے قبل نہانا سنت ہے۔

احرامِ حج کا غسل

زید بن ثابت کی روایت سے ترمذی میں حج کا احرام باندھتے وقت غسل سنت ہے۔

داخلۂ مکّہ کا غسل

بلوغ المرام کے باب صفتِ حج و دخولِ مکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے مکّہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مشروع ہے۔

نماز کی تاکید کا بیان

اولاد کو نماز سکھاؤ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ

EmaanLibrary.com

فِی الْمَضَاجِعِ ۔ (رواہ ابو داؤد)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے، انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے انکے دادا سے نقل کیا ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اپنی اولاد کو جب وہ سات برس کے ہو جائیں، نماز کا حکم دو۔ اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو نماز چھوڑنے پر انھیں مارو۔ اور (دس برس کے ہو جانے پر) انکا بستر ایک دوسرے سے الگ کر دو۔

اس حدیث شریف میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے والدین سے ارشاد فرما رہے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں ہی نماز کی تعلیم دے کر نماز کا عادی بنانے کی کوشش کریں. اور اگر دس برس کے ہو کر نماز نہ پڑھیں، تو والدین تادیبی کارروائی کریں۔ انھیں سزا دے کر نماز کا پابند بنائیں۔ اور دس برس کی عمر کا زمانہ چونکہ بلوغ کا قرب ہے، اس لئے بہن، بھائیوں وغیرہ کو اکٹھا نہ سونے دیں۔

ترکِ نماز سے کفر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ (مومن) اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اور کفر کے درمیان نماز دیوار کی طرح حائل ہے۔ جب نماز ترک کی، تو نماز جو کفر میں روک تھی، اُٹھ گئی۔ اور مسلمان کفر سے بے حجاب ہو کر ملاقی ہو گیا۔ یا دوسرے لفظوں میں نماز کا ترک مسلمان کو کفر تک پہنچانے والا ہے۔

بے نماز سے متعلق صحابہؓ اور ائمہ دین کا فتویٰ

واضح ہو کہ تارک الصلوٰۃ اصحابِ ظواہر کے نزدیک کافر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، و حضرت عبداللہ بن عباسؓ و حضرت معاذ بن جبلؓ و حضرت جابر بن عبداللہؓ و حضرت ابو درداءؓ و حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور غیر صحابہؓ میں امام احمد بن حنبلؒ و اسحٰق بن راہویہؒ و ایوب السختیانیؒ و ابو داؤد الطیالسیؒ، و ابو بکر بن ابی شیبہؒ کے قول کے مطابق تارک الصلوٰۃ عمداً کافر ہو جاتا ہے۔ اور امام حمادؒ و مکحولؒ

EmaanLibrary.com

وامام شافعی رح وامام مالک رح کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا مگر (ان کا فتوے ہے کہ) قتل[1] کیا جائے۔ اور امام اعظم رح کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہیں کیا جاتا مگر (ان کے فتوے کی رو سے) قید شدید میں رکھنا چاہیئے اور خوب سزا دینی چاہیئے۔ اور اس قدر ماریں کہ بدن سے خون بہنے لگے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے، یا اس حالت میں مرجائے۔ (فتاویٰ اشرفیہ، بحوالہ تفسیر مظہری، نفع المفتی و در مختار)

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ۔ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

حضرت بریدہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ عہد جو ہمارے اور منافقوں کے درمیان ہے، نماز ہے۔ لہذا جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ منافقوں کو جو امن ہے اور وہ قتل نہیں کئے جاتے۔ اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھا

---

[1] سزاؤں، حدوں اور تعزیروں کے نفاذ کا کام حکومت کے فرائض میں سے ہے۔ منہ۔

EmaanLibrary.com

جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کا نماز پڑھنا گویا مسلمانوں کے درمیان ایک عہد ہے۔ جس کے سبب منافقوں کی جان اور ان کا مال مسلمانوں کی تلوار اور یلغار سے مامون ہے۔ اور جس نے نماز ترک کی، تو اس نے اپنے کفر کا اظہار کر دیا۔ مسلمان بھائیو! غور کرو کس قدر خوف کا مقام ہے کہ ترکِ نماز کفر کا اعلان ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ ۔ (رواہ الترمذی)

عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ اعمال میں سے کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ سوائے (ترکِ) نماز کے۔

معلوم ہوا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ترکِ نماز کے سوا کسی اور عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے۔ گویا ان کے نزدیک نماز کا چھوڑنا کفر کے برابر گناہ تھا۔

حضرت ابو درداء رضؓ سے ایک روایت ابن ماجہ میں آئی ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ ۔

EmaanLibrary.com

یعنی جو کوئی نماز کو قصداً چھوڑ دے اس سے ذمّہ ختم ہو گیا۔

مطلب یہ کہ تارکِ نماز سے اسلام کا عہد، جو اس کو قتل اور تعزیر وغیرہ سے امن میں رکھنے کا ضامن تھا، بوجہ ترکِ نماز جاتا رہا۔ اور اب وہ اسلام کی ذمہ داری ختم ہونے کے سبب اسلام کی تلوار سے مامون نہیں۔ مسلمان بھائیو! خدارا غور کرو، نماز کا ترک کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بے نماز سے اسلام بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے اپنا تعلق، واسطہ اور ذمہ داری ختم کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان نماز کی اہمیت کو سمجھیں۔

فرعون کے ساتھ حشر

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (رواہ احمد والدارمی والبیہقی)

جو کوئی نماز پر محافظت نہیں کرتا (یعنی مداومت نہیں کرتا ہمیشہ نہیں پڑھتا۔ نماز کے فرائض، واجبات اور سنّتیں

EmaanLibrary.com

پوری طرح ادا نہیں کرتا۔ تو ایسی غیر مستقل اور بے قاعدہ نماز نہ ہوگی۔ اور اسی وجہ سے) نہ تو اس کے لئے نور ہوگا، اور نہ (ایمان کی) دلیل اور نہ بخشش (کا سامان) اور وہ قیامت کے دن (عذاب[1] میں) قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ یہ حال اس شخص کا ہوگا جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتا۔ یا کبھی پڑھتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ اور نماز کے رکوع وسجود اور قومے، جلسے کو اطمینان اور آرام سے پورا ادا نہیں کرتا۔ نماز پر محافظت نہ کرنے والے ایسے آدمی کے حشر کے تصور سے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو جو بالکل نماز پڑھتا ہی نہیں، اس کا کیا انجام ہوگا۔

پیارے بھائیو اور بہنو! اس آنی فانی اور ہنگامی دنیا میں بیٹھ نہیں رہنا۔ ایک دن خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس لئے تہیہ کر لو، کہ آئندہ کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے۔ اور تمام اولاد کو نماز سکھاؤ،

---

[1] صحاح کی احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ لیکن گنہگار مسلمان بلا توبہ مرے ہوئے سزائے معین کے بعد دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

پڑھاؤ اور اس کا عادی بنادو۔ اپنی جانوں اور سب بچوں پر کڑی نگرانی رکھو کہ کوئی نماز چھوٹنے نہ پائے، کہ یہی مسلمانی کی نشانی ہے۔

عیال و مال کی بربادی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی۔ گویا کہ اس کا اہل اور مال لُٹ گیا۔

جس طرح مال، جان، بیوی، عیال اور گھر بار کی بربادی سے (خدا سب کو محفوظ رکھے) انسان خوف کھاتا ہے۔ نماز عصر کے فوت ہونے سے اس سے کہیں زیادہ ڈرے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو عصر کی ایک نماز کے فوت ہو جانے کو اہل و عیال اور مال و منال کے لُٹ جانے سے تعبیر فرما رہے ہیں۔ لیکن افسوس! کہ ہم نے کبھی اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ گھر کے افراد میں سے آج کس نے نماز عصر چھوڑ دی ہے؟

EmaanLibrary.com

اعمال کی بربادی

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۔ (رواہ البخاری)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اس کے اعمال برباد ہو گئے۔

مطلب یہ ہے کہ عصر کی نماز چھوڑنے سے بندے پر خدا تعالےٰ کی ناراضگی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس کے اس دن کے دوسرے اعمال اور نمازوں وغیرہ کی خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک سے نماز عصر کی اہمیت بے حد اُجاگر ہو گئی ہے۔ نمازوں کی پابندی اور انکے قیام کے استقلال و استحکام کے تقاضوں سے قرآن و حدیث کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ طوالت کے خوف سے تاکیدِ نماز کے بیان کو ہم ان ہی چند سطور پر اکتفا کرتے ہوئے گزارش کرتے ہیں کہ قارئین کرام اس بات کا عزم بالجزم کرلیں کہ وہ خدا کی توفیق سے ایمان کی سفید اور پاک چادر پر ترکِ نماز کا سیاہ دھبّہ نہ لگنے دیں گے۔

EmaanLibrary.com

نماز کے فضائل کا بیان

ترکِ نماز سے متعلق کفر و عذاب کی تہدیدی اور تخویفی احادیث تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب قیامِ نماز کی برکتوں، رحمتوں اور بشارتوں کا عسل مصطفےٰ بھی نوش جان کر لیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اُجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرَ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں، جو کہ ان نمازوں کے درمیان میں ہوئے ہیں. جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا ہو۔

مثلاً فجر کی نماز کے بعد جب ظہر پڑھیں گے تو دونوں نمازوں کے درمیانی زمانے میں جو گناہ، لغزش اور خطائیں ہو چکی ہیں، خدائے غفور بخش دے گا۔ اسی طرح رات اور دن کے تمام گناہ سوائے کبائر کے نماز پنجگانہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح پانچوں نمازوں کی

EmaanLibrary.com

مداومت مسلمانوں کے نامۂ اعمال کو ہر وقت صاف اور سفید رکھتی ہے اور پھر انسان نماز کی برکت سے آہستہ آہستہ صغائر سے باز رہتے ہوئے کبائر کے تصور سے ہی کانپ اُٹھے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے ایک اور حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ جس میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ سے فرمایا۔ بھلا مجھے بتاؤ! اگر تمھارے دروازے کے باہر نہر ہو اور تم ہر روز پانچ بار اس میں نہاؤ، تو کیا میل باقی رہیگا؟ صحابہ رضؓ نے کہا، نہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔ (متفق علیہ)

تو یہی حال ہے ان پانچ نمازوں کا، کہ اللہ تعالےٰ ان کے سبب سے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:۔

اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ۔ تحقیق میں حد کو پہنچا ہوں پس اس کو مجھ پر قائم کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حد کا حال دریافت نہ کیا (یعنی

EmaanLibrary.com

یہ نہ پوچھا کہ کون سا گناہ کیا ہے) اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور اس شخص نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اے خدا کے رسول! تحقیق میں حد کو پہنچا ہوں (یعنی گناہ کیا ہے) پس مجھ پر اللہ کا حکم قائم کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا۔ ہاں پڑھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْحَدَّكَ۔

تحقیق اللہ نے تیرا گناہ بخش دیا، یا تیری حد (معاف کردی۔)

خدائے قدّوس کی رحمت اور بخشش کتنی وسیع ہے کہ نماز پڑھنے کے سبب خدا نے اس کا گناہ، جسے وہ اپنی سمجھ کے مطابق حد کو پہنچنا کہہ رہا تھا۔ معاف کر دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز مکفّرالذّنوب ہے۔

عفوِ بندہ نواز

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَقَالَ اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

EmaanLibrary.com

اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاڑے کے موسم میں (باہر) نکلے اس حال میں کہ پت جھڑ ہو رہی تھی. تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں۔ راوئ حدیث کہتے ہیں. کہ پھر پتے (اور زیادہ) جھڑنے لگے (جیسے ہلانے سے اور زیادہ جھڑنے لگتے ہیں۔) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابوذر! میں نے کہا ! اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں. آپ نے فرمایا (جب) مسلمان بندہ (صرف) اللہ (کی رضا حاصل کرنے) کیلئے نماز پڑھتا ہے۔ تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑنے لگتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔

عبادہ بن صامت رض کی روایت سے نسائی شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالےٰ نے (اپنے بندوں پر) پانچ نمازیں فرض کی ھیں تو جس شخص نے خوب اچھی طرح وضو کر کے ان نمازوں کو

EmaanLibrary.com

(صحیح) وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کیا۔ تو اس سے خدا کا وعدہ ہے کہ خدا اس (کے گناہوں) کو معاف کر دے گا۔ یعنی اخلاص سے، وقت پر، سنت کے مطابق نماز پڑھنے والے سے خدا تعالےٰ نے اس کی بخشش کا عہد کر رکھا ہے۔

عمارہ بن رویبہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپؐ فرما رہے تھے۔ کہ جو شخص آفتاب کے طلوع وغروب سے پہلے (یعنی فجر اور عصر کی) نماز پڑھے گا، وہ ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص عشار کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے (تو اس کے لئے اتنا ثواب ہے) گویا کہ اس نے آدھی رات تک قیام کیا۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لی (تو اس کے لئے اتنا ثواب ہے کہ) گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی۔

(صحیح مسلم)

حضرت جندب کسریٰ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی۔ فَهُوَ

EmaanLibrary.com

فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ۔ پس وہ اللہ کے ذمہ (عہدوامان) میں ہے۔ (صحیح مسلم)

کراماً کاتبین کی شہادت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو اور دن کو تمھارے پاس فرشتے آتے ہیں (یعنی کراماً کاتبین تمھارے اعمال لکھنے اور لے جانے کیلئے) اور (آنے اور جانے والے فرشتے) فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں اور نمازِ عصر میں بھی۔ پھر وہ فرشتے جو رات کو تمھارے پاس رہے تھے (آسمان پر) چڑھتے ہیں، تو ان سے ان کا رب اپنے بندوں کا حال دریافت کرتا ہے کہ تم نے (آتے وقت) میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ حالانکہ وہ (خدا اپنے بندوں کا حال) خوب جانتا ہے۔ تو وہ (فرشتے) کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس اس حال میں پہنچے تھے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(بخاری، مسلم)

حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے صبح اور عصر کی نماز کے وقت تبدیل ہوتے ہیں۔ جو فرشتے رات کو رہتے ہیں وہ صبح کی نماز کے وقت آسمان پر

EmaanLibrary.com

چلے جاتے ہیں۔ اور صبح کے وقت آتے ہیں، وہ عصر کی نماز کے وقت صعود کر جاتے ہیں۔ اسی طرح آنے اور جانے والے فرشتوں کا میل فجر اور عصر کی نمازوں میں ہوتا ہے۔ جب فرشتے خدا کے حضور جاتے ہیں، تو وہ علّام الغیوب (انسان کی بزرگی اور فضیلت کا اظہار فرشتوں کی زبان سے کرانے کے لئے) ان سے بندوں کا حال پوچھتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم کبھی نماز ترک نہ کریں۔ اور ان وقتوں میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کا التزام کریں۔ تاکہ فرشتے خدا کی بارگاہ میں پہنچ کر ہمیں نیکی سے یاد کریں۔

فجر اور عشاء کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہے۔ (حالانکہ) اگر انھیں ان نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو ان (نمازوں) میں سُرین کے بَل چل کر بھی پہنچنے کی کوشش کریں۔

(بخاری، مسلم)

سُرین پر چلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پاؤں میں چلنے کی قوت اور طاقت نہ ہو تو بھی ان نمازوں کے ثواب اور اجر کی کشش انھیں چوتڑوں کے بَل

EmaanLibrary.com

چل کر مسجد میں پہنچنے پر مجبور کر دے۔ یعنی بہر حال ضرور پہنچیں۔ فجر کی نماز کے لئے چونکہ بستر سے اُٹھنا پڑتا ہے۔ اور عشار کی نماز کے وقت کھانے کے بعد نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ اور کسل و کاہلی کے سبب ان دونوں نمازوں کے چھوٹ جانے کا ڈر ہے۔ اس لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کے اجر کی عظمت بیان کر کے ان کے ترک کو نفاق پر محمول فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ عصر کی نماز لوگوں کے انتہائی مصروف وقت میں واقع ہوئی ہے۔ مستورات کو بھی اس وقت گھروں کے مشاغل میں سر کھجلانے کی فرصت نہیں ہوتی۔ ایسے انتہائی مصروف اوقات میں نماز عصر کا بر وقت قیام مردوں اور عورتوں کے ایمان کا امتحان ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز عصر کو جو آفتاب زرد ہو جانے کے وقت پڑھی جائے مشکوٰۃ شریف میں صلوٰۃ المنافق فرمایا ہے۔ تو نماز عصر اتنی فضیلت والی ہے۔ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر پیاری تھی کہ جب خندق کے دن کفار کے حملے اور تیر اندازی کے سبب یہ نماز فوت ہو گئی، تو آپ کو اس درجہ رنج پہنچا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے انتہائی تکلیف پہنچنے پر بھی کبھی بد دعا نہ کی تھی۔ لیکن نماز عصر کی فضیلت کے پیش نظر اس کے فوت ہو جانے پر آپ کی زبان سے

EmaanLibrary.com

یہ الفاظ نکلے :۔

حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَ قُبُوْرَھُمْ نَارًا۔ (بخاری، مسلم)

کافروں نے ہم کو درمیانی نماز (یعنی) نمازِ عصر سے باز رکھا۔ اللہ تعالےٰ ان کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

نمازی اور شہید کا داخلۂ بہشت

نماز کی بزرگی اور فضیلت سے نصوص و اخبار کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ اختصار کے ساتھ ہم کچھ خوبیاں اور بیان کرتے ہیں۔ تاکہ یارانِ تیز گام لیلائے نماز کی طلب میں محمل کو جالیں۔

دربارِ خداوندی کی حاضری، نماز کی بزرگی اور فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے۔ ان میں سے ایک صاحب جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب ایک سال کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ طلحہ رضؓ نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا اس شہید سے (کچھ) پہلے جنت میں داخل ہو گئے۔ انھیں بڑا تعجب ہوا

EmaanLibrary.com

کہ شہید کا رتبہ تو بہت بلند ہے۔ اس لئے جنت میں اسے پہلے داخل ہونا چاہیئے تھا۔ (طلحہ رض کہتے ہیں) میں نے خود ہی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (یعنی اس تقدیم و تاخیر کی وجہ پوچھی)۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کا بعد میں انتقال ہوا، کیا تم اس شخص کی نیکیاں نہیں دیکھتے کہ کس قدر زیادہ ہو گئیں۔ ایک رمضان المبارک کے روزے بھی (شہید سے زیادہ) رکھے گئے۔ اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی بھی ایک سال میں زیادہ بڑھ گئیں

(رواہ احمد و ابن حبان)

ملاحظہ: اگر ایک سال کے تمام مہینوں کو انتیس دن کے حساب سے شمار کریں اور صرف فرض اور وتر کی بیس رکعتیں پانچوں نمازوں کی گنیں۔ تو چھ ہزار نو سو ساٹھ رکعتیں سال کی ہوئیں۔ اور اگر سنن و نوافل بھی شمار کریں۔ تو غور فرمائیں کہ ثواب کہاں تک جا پہنچے گا۔۔ یہی قصہ ذرا تفصیل سے ابن ماجہ میں بھی آیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ کریں کہ کس درجہ ایمان افروز اور نماز کی رغبت دلانے والا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ رض جو خواب دیکھنے والے ہیں خود بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک ہی قبیلہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

EmaanLibrary.com

خدمت میں حاضر ہو کر اکٹھے ہی مسلمان ہوئے۔ ایک صاحب نہایت مستعد اور ہمت والے تھے۔ وہ ایک لڑائی میں شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اور وہ دونوں صاحب بھی وہاں ہیں۔ ایک شخص اندر سے آیا اور ان صاحب کو، جن کا انتقال ایک سال بعد ہوا تھا، بہشت میں جانے کی اجازت مل گئی۔ اور جو صاحب شہید ہوئے تھے وہ وہیں کھڑے رہ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے ایک شخص آیا، اور ان شہید صاحب کو بھی اندر جانے کی اجازت مل گئی۔ اور مجھ (طلحہ رض) سے کہا گیا، کہ تیرا ابھی وقت نہیں آیا، تم واپس چلے جاؤ۔ (طلحہ رض کہتے ہیں) میں نے صبح لوگوں کو اپنا خواب سُنایا۔ سب کو اس بات پر تعجب ہوا۔ کہ شہید کو کیوں بعد میں اجازت ملی۔ حالانکہ ان کو (اجازت) پہلے ملنی چاہیئے تھی۔ بالآخر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ بتاؤ! کیا بعد والے شخص نے ایک سال عبادت (زیادہ) نہیں کی؟ اس نے ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے ایک سال کی نمازوں کے اتنے سجدے زیادہ نہیں کئے؟ سب نے عرض کیا۔ ہاں حضور! تو آپ نے فرمایا۔ پھر ان دونوں شخصوں

EmaanLibrary.com

میں زمین وآسمان کا فرق ہو گیا۔

مسلمان بھائیو! اپنی زندگی کو غنیمت جانو۔ اور خوب ذوق، شوق محبت اور اہتمام کے ساتھ نمازوں کو ادا کرو۔ خبردار، کوئی نماز فوت نہ ہو۔ روزے بھی رکھو اور خوب نیکیاں کرلو، کہ زندگی کی گنگا بہہ رہی ہے۔ حدیث مذکور میں آپ نے غور کیا، کہ ایک شخص شہید ہو گیا۔ اور ایک شخص سال بھر کے بعد فوت ہوا۔ چونکہ سال بھر کے بعد فوت ہونے والا اس شہید سے نمازیں زیادہ پڑھ چکا تھا۔ اور دوسری نیکیاں بھی وافر کر چکا تھا۔ اس لئے شہید سے پہلے اسے بہشت میں داخل ہونے کی اجازت ملی۔ اس سے آپ نمازوں کی برکتوں اور فضیلتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اعمالنامہ دُھلتا ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن (نماز پنجگانہ کے سبب) وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں۔ اور وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہوں، اور وہ گناہ جو اس کی آنکھوں سے صادر ہوئے ہوں، اور وہ گناہ جو اس کے

EmaanLibrary.com

دل میں پیدا ہوئے ہوں، سب معاف کر دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد)

ملاحظہ: آدمی گنہگار ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ اس سے کم از کم صغیرہ گناہ سرزد نہ ہوں۔ خطا و نسیان کے پتلے کی آنکھوں، کانوں، ہاتھوں، پاؤں اور زبان سے ضرور بھول چوک اور لغزش ہوتی رہتی ہے۔ پھر جو شخص سنوار کر وضو کرکے، خلوصِ دل سے، مسنون طریق پر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی روزمرّہ کی خطاؤں کو معاف کرتا رہتا ہے۔ گویا نمازوں سے ہر روز اعمالنامہ دُھلتا رہتا ہے پس خطاکار اور گنہگار انسان کو ہر روز پانچ دفعہ خدا کے حضور سجدہ ریز رہنا چاہیئے۔

نماز کے لامثال محاسن

نماز کی خوبیوں، اچھائیوں، برکتوں اور رحمتوں اور فائدوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ صحاح ستہ سے ہم اختصار کے ساتھ اس کے مزید محاسن بیان کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کا ایمان تازہ ہو، اور نماز پر مداومت کرنے کا شوق بڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

۱۔ اللہ تعالےٰ نے سب چیزوں سے پہلے میری اُمت پر نماز فرض کی

EmaanLibrary.com

اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہو گا۔

۲۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو!! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو !!!

۳۔ آدمی کے اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

۴۔ نماز دین کا ستون ہے۔

۵۔ نماز افضل جہاد ہے۔

۶۔ نماز مومن کا نور ہے۔

۷۔ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

۸۔ جب کوئی آفت آسمان سے اُترتی ہے، تو مسجد کو آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

۹۔ اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالےٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھے۔ کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے۔

۱۱۔ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اور اس نمازی کے درمیان کے پردے دور ہو جاتے ہیں۔ جب تک کہ (نمازی) کھانسی وغیرہ میں

EmaanLibrary.com

مشغول نہ ہو۔

۱۲۔ نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے، کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا رہے، وہ (آخر) کھلتا ہی ہے۔

۱۳۔ نماز جنت کی چابی ہے۔

۱۴۔ نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مرتبہ بدن پر۔

۱۵۔ زمین کے جس حصّہ پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصّہ زمین کے دوسرے حصّوں پر فخر کرتا ہے۔

۱۶۔ جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے، جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے، تو اس کو آتشِ جہنّم سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے۔

۱۷۔ جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہے اور ان کے رکوع، سجدے اور وضو وغیرہ کو اچھی طرح (سنوار کر) ادا کرے، تو جنت اس کیلئے واجب ہو جاتی ہے۔ اور دوزخ اس پر حرام۔

۱۸۔ سب سے افضل عمل اول وقت نماز پڑھنا ہے۔

۱۹۔ صبح کو جو شخص نماز کے لئے جاتا ہے، اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ اور جو شخص (بغیر نماز پڑھے) بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔

EmaanLibrary.com

۲۰۔ نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔

۲۱۔ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہی اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

۲۲۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے، اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں، آخر ایک دن مرنا ہے، اور جس سے چاہیں کتنی ہی محبت کریں، آخر ایک دن جدا ہو جانا ہے۔ اور آپ جیسا بھی عمل کریں اس کا بدلہ ضرور ملنا ہے۔ اور (یاد رکھیں!) اس میں کوئی تردّد نہیں کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز میں ہے، اور مومن کی عزت لوگوں سے استغنا میں ہے۔

۲۳۔ تہجد صالحین کا داب (طریقہ) ہے، اللہ کے قرب کا سبب اور خطاؤں کا کفّارہ ہے۔

۲۴۔ (حدیث قدسی میں) خدا کا ارشاد ہے۔ اے آدم کی اولاد! تو دن کے شروع میں چار رکعتوں (اشراق) سے عاجز نہ بن۔ میں تمام دن تیرے کاموں کیلئے کافی رہوں گا۔

(انتخاب، از کتب صحاح)

۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے

EmaanLibrary.com

پروردگار بابرکت اور بلند قدر کو اچھی صورت میں دیکھا۔ پس اس نے کہا، اے محمّد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کہا، اے میرے رب میں حاضر ہوں ۔ پروردگار نے فرمایا، ملأ اعلیٰ (مقرب فرشتے) کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں؟ میں نے کہا، میں نہیں جانتا۔ اللہ نے تین بار یہی پوچھا۔ اور میں نے ہر بار یہی جواب دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں اللہ تعالےٰ کی انگلیوں کی سردی محسوس کی اپنے سینے کے درمیان ۔ پھر میرے لئے ہر چیز ظاہر ہوئی اور میں نے سب کو پہچان لیا۔ پھر فرمایا، اے محمّد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کہا، اے میرے رب! میں حاضر ہوں۔ پروردگار نے فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں؟ میں نے کہا (اب تیرے بتا دینے سے معلوم ہو گیا ہے) کہ کفّارات کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا۔ (نماز کی) جماعتوں کی طرف قدموں سے چلنا، اور مسجدوں میں نمازوں کی خاطر بیٹھنا۔ اور کراہت (یعنی سردی یا بیماری) کے وقت وضو کا اچھی طرح کرنا۔ اللہ نے فرمایا۔ پھر کس چیز کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں؟ میں نے کہا، درجوں کے بارے میں۔ اللہ نے فرمایا

EmaanLibrary.com

وہ کیا ہیں ؟ میں نے کہا، کھانا کھلانے میں، اور باتوں میں نرمی کرنے میں، اور رات کو جبکہ لوگ سو رہے ہوں، نماز پڑھنے میں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ اپنے لئے جو چاہو، دعا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں نے یہ دعا کی :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ اِذَا اَرَدْتَ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکیوں کے کرنے کا اور بُرائیوں کو چھوڑنے کا اور مسکینوں کی دوستی کا۔ اور اس بات کا (سوال کرتا ہوں) کہ مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر۔ اور جب تو کسی قوم میں فتنہ پیدا کرنے کا ارادہ کر تو مجھے فتنہ میں مبتلا کرنے سے پہلے ہی موت دیدے۔ اور میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور تجھ سے محبت رکھنے والوں کی محبت، اور ایسے عمل کی محبت (مانگتا ہوں) جو مجھے تیری محبت سے قریب کر دے۔

EmaanLibrary.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (میرا) یہ خواب حق ہے۔ پس اسے یاد رکھو۔ اور اسے لوگوں تک پہنچادو۔

(مشکوٰۃ شریف، بحوالہ ترمذی، احمد)

ملاحظہ: نماز کی بزرگی اور فضیلت آپ کو معلوم ہوئی؛ یاد رکھیں کہ نماز خدا تعالےٰ کی رضا کا سبب ہے۔ فرشتوں کی نہایت پیاری چیز ہے۔ تمام انبیاء کی سنت ہے۔ اس سے نور معرفت پیدا ہوتا ہے۔ دعا قبول ہوتی ہے۔ رزق میں برکت ہوتی ہے۔ یہ ایمان کی جڑ ہے، بدن کی راحت ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں زبردست ہتھیار ہے۔ قبر کا چراغ اور اس کی وحشت کو دور کرنے والی ہے۔ نکیرین کے سوال کا جواب یاد دلانے والی ہے۔ قیامت کے دن کی دھوپ اور شدت کی گرمی میں سایہ اور ٹھنڈک ہوگی۔ اندھیرے میں روشنی، جہنم سے آڑ۔ ترازوئے اعمال کا بوجھ، اور پل صراط سے گزارنے والی ہے۔ پھر آپ فریضۂ نماز کی ادائگی میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ خود بھی نماز کی پابندی کریں، اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس کا پابند بنائیں۔ غور کریں کہ خدا تعالیٰ حضرتِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے متعلق قرآن میں یوں حکم دیتے ہیں:۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط (طٰہٰ، ۱۳۲)

EmaanLibrary.com

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو۔ اور اس پر قائم رہو۔

نماز کے اوقات کا بیان

پانچوں نمازوں کا وقت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّھْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَالَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرِّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ یَغِیْبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظہر کا وقت وہ ہے جب آفتاب ڈھل جاوے۔ اور (اس وقت تک رہتا ہے) جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے جبتک کہ عصر کا

EmaanLibrary.com

وقت نہ ہو جائے۔ اور عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے، جب تک کہ آفتاب زرد نہ ہو۔ اور نماز مغرب کا وقت (اس وقت تک رہتا ہے) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو۔ اور نمازِ عشاء کا وقت ٹھیک آدھی رات تک ۔ اور نماز فجر کا وقت ظہور فجر سے طلوعِ آفتاب تک ۔

نماز عصر کا وقت

حضرت بریدہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں :۔

فاقامَ العصرَ والشّمس مرتفعة بيضاء نقيّة۔ (مسلم)

یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ آفتاب بلند اور صاف شفاف تھا۔ (زرد نہ تھا)

عَن انس قال كان رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يصلّى العصر والشّمس مرتفعة حيّة۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جبکہ آفتاب بلند، زندہ ہوتا تھا۔ (یعنی روشن بغیر زردی کے)

منافق کی نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

نے فرمایا:۔

تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا۔ (مسلم)

یہ منافق کی نماز عصر ہے (جو اخیر وقت پڑھی جائے) کہ بیٹھا سورج (کے زرد ہونے) کا انتظار کرتا ہے۔ اور جب سورج زرد، اور شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو اُٹھتا ہے اور چار ٹھونگیں مار لیتا ہے۔ اس میں (بھی) اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتا ہے۔

گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ۔ (متفق علیہ)

جب گرمی سخت ہو تو نماز (ظہر) ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

ملاحظہ: ٹھنڈے وقت کا یہ مطلب نہیں کہ چار بجا دو۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ شدت کی گرمی میں سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو۔ تھوڑی دیر کر لو۔ اور نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

EmaanLibrary.com

وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ یعنی جب سردی ہوتی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھنے میں جلدی کرتے۔

نماز اول وقت پڑھنے کا بیان

فجر اندھیرے میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

(بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (جب) صبح کی نماز پڑھتے تھے، تو عورتیں (آپؐ کے ساتھ نماز پڑھ کر، مسجد سے) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں (اور) اندھیرے کے سبب پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

ملاحظہ: معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں اول وقت

EmaanLibrary.com

نماز پڑھا کرتے تھے۔ اگرچہ نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے لیکن اول وقت پڑھنا افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام زندگی میں وفات تک سب نمازیں ہمیشہ اول وقت ہی پڑھی ہیں۔ سوائے ایک بار کے۔ اور وہ جواز کے لئے۔ کہ اگر اتفاقاً نماز کا اول وقت جاتا رہے اور آخر وقت آجائے تو پڑھ لی جائے، چھوڑی نہ جائے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں :-

مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِھَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (ترمذی)

کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دو بار نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو وفات دی (یعنی ہمیشہ اول وقت ہی پڑھتے رہے اور جواز کے لئے ساری عمر میں ایک بار آخر وقت پڑھی۔)

بھائیو اور بہنو! غور کرو، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ بستر سے صبح ہمیں سورج جگاتا ہے۔ اور ظہر کی نماز ایسے وقت جاکر پڑھتے ہیں کہ عصر کا شبہہ ہونے لگتا ہے۔ اور آفتاب زرد ہونے کے وقت عصر کی مریل اور دُبلی نماز اللہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ نمازوں

EmaanLibrary.com

کی رکھوالی کے ساتھ ان کے اوقات کی محافظت بھی کریں اور پوری کوشش کریں کہ نمازیں اول وقت ادا ہوں ۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوۃُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِھَا۔

(رواہ الترمذی والحاکم وصححاہ واصلہ فی الصحیحین)

افضل عمل نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا ہے ۔

ام فروہ سے ایک اور روایت اسی مضمون کی، احمد، ترمذی اور نسائی میں موجود ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کہ کونسا عمل افضل ہے ؟ تو آپ نے فرمایا :۔ اَلصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِھَا ۔ یعنی نماز اول وقت پڑھنی ۔

اماموں کو نماز اوّل وقت پڑھانی چاہیئے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِھَا؟ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا فَصَلِّ فَاِنَّھَا لَکَ نَافِلَۃٌ ۔ (مسلم)

EmaanLibrary.com

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تیرا کیا حال ہوگا، جب تجھ پر ایسے لوگ امام ہوں گے جو نماز کو مردہ کر کے پڑھیں گے یا اسے اس کے (مختار) وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے؟ میں نے کہا، آپ مجھے (ایسے وقت میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ تو اسے اس کے (اول) وقت میں پڑھ لے۔ پھر اگر اس نماز (جماعت) کو پاوے تو اس کو بھی پڑھ لے۔ کیونکہ یہ تیرے لئے نفل ہو جائیگی۔

ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔ (ترمذی)

اے علی! تین چیزیں (ایسی ہیں) کہ ان میں دیر نہ کیا کرو

(پہلی) نماز، جب اس کا وقت آجائے۔

(دوسری) جنازہ، جب تیار ہو۔

(تیسری) بن خاوند کی عورت، جب اس کیلئے کفو مل جائے۔

EmaanLibrary.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضؓ سے فرمایا۔ تیرا کیا حال ہوگا۔ جب تجھ پر نماز کو دیر سے پڑھانے والے امام مسلّط ہوں گے ؟ ابوذر رضؓ نے کہا، آپ ہی فرمائیں ! تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اگر اوّل وقت سے نماز کو مؤخر کریں، تو تم اپنی نماز اکیلے ہی اول وقت پڑھ لینا۔ بعدازاں اگر تمھیں ان کے ساتھ جماعت کے شمول کا موقع ملے تو ان کے ساتھ نماز پھر سے پڑھ لینا۔ کیونکہ یہ نفل ہو جائے گی۔ معلوم ہوا کہ اول وقت کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ھیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا :۔

اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِىْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّىْ مَعَهُمْ؟ قَالَ نَعَمْ۔ (ابوداؤد)

تحقیق تم پر میرے بعد ایسے امام ہوں گے جنھیں بہت سی چیزیں (خواہشات وامورِ دنیا اول) وقت پر نماز پڑھنے سے باز رکھیں گی۔ یہاں تک کہ نماز کا وقتِ اول جا رہے گا۔ تو تم اپنی نماز (اول) وقت میں پڑھ لینا۔ (اگرچہ تنہا ہی پڑھنی پڑے

EmaanLibrary.com

لیکن ایسی روش سے کہ مسجد میں فتنہ پیدا نہ ہو۔) پھر ایک شخص نے عرض کیا، اے خدا کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھوں؟ فرمایا، ہاں! (تاکہ اجر بھی ملے اور فتنہ بھی نہ اُٹھے۔)

ملاحظہ: ائمہ مساجد کی خدمت میں ہماری درخواست ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ پاک کے مطابق وہ نمازیں اوّل وقت پڑھایا کریں۔ اس سے خدا خوش ہوگا اور سنت کی پیروی کے سبب رحمۃٌ للعالمینؐ حشر میں شفاعت فرمائیں گے۔

نماز کے فوت ہوجانے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا اَنْ یُّصَلِّیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا کَفَّارَۃَ اِلَّا ذٰلِکَ

(بخاری، مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نماز (پڑھنا) بھول گیا۔ یا (بے خبر ہوکر) سو گیا۔ تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اسے نماز کا دھیان آوے (فوراً) پڑھ لے۔

EmaanLibrary.com

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا بدلہ اس (نماز) کے علاوہ کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا، کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے، اور اس کا وقت بھی گزر جائے تو جس وقت یاد آئے۔ وہ اسی وقت پوری نماز پڑھ لے۔ اور اسی طرح اگر کوئی شخص سو جائے، یا صبح ایسے وقت جاگے کہ سورج نکل چکا ہو، اور اس طرح نماز کا وقت بھی گزر گیا ہو۔ تو جاگنے والے کو اسی وقت پوری نماز پڑھ لینی چاہیئے، اور اس پر کسی قسم کی تعزیر یا کفارہ نہیں ہے۔

نیند میں سورج نکل آیا پھر فجر پڑھی

حضرت نافع بن زبیر رضؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں فرمایا، دیکھو آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کے لئے نہ جاگ سکیں۔ بلال رضؓ نے کہا کہ میں خیال رکھوں گا۔ پھر انھوں نے مشرق کی طرف منہ کیا (جدھر سے سورج نکلتا ہے۔ تو فَضُرِبَ عَلٰی اٰذَانِهِمْ۔ پس ان سے کان ٹھیک دیئے گئے۔ یعنی غافل ہو کر سو رہے۔ پھر جب آفتاب گرم ہوا تو جاگے، اور

EmaanLibrary.com

کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کرو۔ پھر بلال رضؓ نے اذان دی۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سب لوگوں نے دو رکعتیں (دو سنتیں) پڑھیں۔ پھر فجر کی نماز پڑھی۔ (نسائی)

سفر میں اذان دے کر نماز پڑھنا

عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تمھارا پروردگار بکریاں چرانے والے اس شخص سے تعجب کرتا ہے۔ جو پہاڑ کی چوٹی پر رہ کر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میری بندے کو دیکھو کہ نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے (کیونکہ) مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اس کو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔

(ابو داؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص سفر میں ہو، تو وہ اذان دیکر اقامت کہہ کر نماز پڑھ سکتا ہے اسکو بڑا اجر اور ثواب ہوگا۔

نمازیں مجبوراً فوت ہو جائیں، تو کیونکر پڑھیں؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

EmaanLibrary.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوۂ احزاب میں) تھے۔ تو ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشار سے روک دیئے گئے (یعنی کافروں نے ہم کو نمازیں پڑھنے کی مہلت نہ دی اور ان نمازوں کا وقت گزر گیا۔) میرے دل پر یہ امر (نماز کا فوت ہو جانا) بہت سخت گزرا۔ لیکن میں نے اپنے جی میں کہا کہ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں۔ پھر (جب فرصت ہوئی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو حکم دیا۔ تو انھوں نے اقامت کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر انھوں نے اقامت کہی اور حضورؐ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر انھوں نے اقامت کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر انھوں نے اقامت کہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عشار کی نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے ہماری طرف منہ کر کے فرمایا۔ (اس وقت) روئے زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کو یاد کرتی ہو۔ سوائے تمھارے۔

(نسائی شریف)

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی سخت مجبوری کے باعث نمازیں فوت ہو جائیں۔ تو ان سب کو بصورت مذکور پڑھ لینا چاہیئے۔ لیکن یاد رکھیں کہ عمداً ایسا نہ کریں۔

EmaanLibrary.com

اذان کا بیان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُوْتِرَ الْاِقَامَۃَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ (صحابہ رضؓ نے اوقاتِ نماز کے اعلام کے لئے) آگ اور ناقوس کا ذکر کیا۔ پھر یہود اور نصاریٰ کا ذکر کیا (کہ یہ اعلام ان کے ساتھ مشابہت ہوگی) پھر حضرت بلال رضؓ کو (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ) حکم ملا کہ اذان (کے کلمات) کو جفت کہیں اور تکبیر (کے کلمات) کو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے علاوہ، طاق کہیں۔

تشریح: پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ میں نزولِ اجلاس فرما کر مسجد بنائی۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوا، کہ اوقاتِ نماز کے اعلام کے لئے کیا انتظام کرنا چاہیے؟

بعضوں نے یہ تجویز پیش کی کہ نماز کے وقت بلند مقام پر آگ

EmaanLibrary.com

روشن کرنی چاہیئے، تاکہ لوگ اسے دیکھ کر مسجد میں نماز کے لئے آجائیں۔ یا ناقوس بجایا جائے، تاکہ اس کی آواز سن کر لوگ جمع ہوجائیں۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ آگ کا جلانا یا ناقوس کا بجانا یہود و نصاریٰ کے کاموں میں سے ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ مشابہت اچھی نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو حکم دیا کہ وہ اذان دیں اور فرمایا کہ اذان کے کلمات جفت کہیں، اور تکبیر کے کلمات طاق۔

اذان کے جفت کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ

رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کے لئے۔ آؤ نماز کے لئے

EmaanLibrary.com

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ تم نجات پانے کے لئے ۔ آؤ تم نجات پانے کے لئے ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔

فجر کی اذان میں

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو بار یہ کلمات زیادہ کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

نماز نیند سے بہتر ہے ۔ نماز نیند سے بہتر ہے ۔ (ابوداؤد)

تکبیر کے طاق کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط قَدْ

قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط (بخاری، مسلم)

EmaanLibrary.com

یہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار، اور تکبیر کے ایک ایک بار (طاق) کہیں۔ اب اسی مضمون کی ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اذان کے کلمات رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو دو بار، اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار تھے۔ سوائے اس کے کہ مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (نماز کھڑی ہوگئی) دو بار کہتا تھا۔

نوٹ: یہ جو فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو بار تھے۔ تو یہ تغلیباً فرمایا۔ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ شروع میں چار بار۔ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر میں ایک بار چھوڑ کر باقی کلمات دو دو بار (جفت) تھے۔ اور اسی طرح کلمات تکبیر بھی قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

EmaanLibrary.com

اور اول اور آخر کے تکرار کو چھوڑ کر طاق تھے۔

ملاحظہ: تکبیر کے کلمات دو دو بار کہنا بھی ترجیع والی اذان کے ساتھ آئے ہیں۔ (ابوداؤد) لیکن غیر ترجیع والی اذان کے ساتھ اقامت اکہری ہے۔ تمام زندگی حضرت بلال رضؓ نے اقامت اکہری کہی ہے حیرت کا مقام ہے کہ بعض لوگ تکبیر میں اکہرے کلمے کہنے سے روکتے ہیں۔ حالانکہ دوپہر کے سورج کی طرح کلماتِ تکبیر کا ایک ایک بار کہنا واضح اور ثابت ہے۔

اذان کا طریقہ اور مسائل

ہر نماز کے وقت اذان دینی چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ۔ (بلوغ المرام)

جب نماز کا وقت آئے تو تمھارے لئے تم میں سے کوئی اذان کہے۔

اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی کہنی چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ سے فرمایا:۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ۔ (بلوغ المرام)

جب تم اذان کہو، تو ٹھہر ٹھہر کر کہو، اور جب اقامت

EmaanLibrary.com

کہو تو جلدی جلدی کہو۔

اذان باوضو کہنی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ ۔ (بلوغ المرام)

باوضو شخص ہی اذان کہے ۔

اذان شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے کر کہنی چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا :۔

اَنْ یَجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ۔ (ابن ماجہ)

کہ اذان کہتے وقت اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دے لیا کریں ۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت داہنی طرف مُڑیں، اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف مڑیں۔ وَلَا یَسْتَدِرْ اور گھومیں نہیں ۔ یعنی داہنی اور بائیں طرف گردن موڑیں۔ گھوم نہیں جانا چاہیئے ۔ (بخاری، مسلم)

اذان میں ترجیع

اذان میں شہادت کے کلموں کو پہلے دھیمی آواز سے کہنا، اور پھر

EmaanLibrary.com

دوبارہ بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے۔ ابو محذورہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں :۔

اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ ھُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ ۔۔۔ الخ (رواہ مسلم)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کہنا بذاتِ خود بغیر واسطے کے سکھایا۔ پس آپ نے فرمایا کہ (اذان اس طرح) کہو

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

پھر دوبارہ کہو :۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

(صحیح مسلم)

EmaanLibrary.com

اذان کے فضائل

اذان سے بہشت

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ثواب کی نیت سے (بغیر اُجرت کے) سات برس تک اذان دے۔ اس کے لئے آگ سے خلاصی لکھی جاتی ہے (یعنی بہشتی ہو جاتا ہے)۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اذان کی گواہی

حضرت ابوسعید خدری رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے تھیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مؤذن کی آواز کی انتہا، کو جو کوئی جن، آدمی، اور ہر چیز سنتے ہیں۔ قیامت میں اس کے لئے گواہی دیں گے۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ جس جس کے کان میں اذان کی بھنک بھی پہنچے گی، وہ سب موذن کے لئے قیامت میں نیکی کی شہادت دیں گے۔ اسلئے مؤذنوں کو چاہئے کہ جتنی بلند آواز سے اذان کہہ سکیں، کہیں۔

EmaanLibrary.com

نمازیوں کے برابر ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی۔ اور موذن کے لیے اس شخص کے برابر ثواب ہے، جس نے (اذان سُنکر) نماز پڑھی۔

(نسائی شریف)

مفہوم یہ ہوا کہ مؤذن کی آواز سُن کر جتنے آدمی مسجد میں آکر نماز پڑھیں گے، ان سب کو اپنی اپنی نماز کا تو پورا پورا ثواب ملے گا، لیکن مؤذن ان نمازوں کے ثواب کے برابر اجر پائے گا۔ کیونکہ اس نے ان کو نماز کی طرف بلایا ہے۔ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔

اذان کی اجابت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت مؤذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو تم میں سے ہر شخص کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر جب مؤذن کہے: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. تو تم میں سے ہر شخص کہے: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ پھر جب مؤذن کہے

EmaanLibrary.com

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ تو تم میں سے ہر شخص کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پھر جب مؤذن کہے: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ تو تم میں سے ہر شخص کہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط پھر جب مؤذن کہے: حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ تو تم میں سے ہر شخص کہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط پھر جب مؤذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط تو تم میں سے ہر شخص کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط پھر جب مؤذن کہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط تو تم میں سے ہر شخص اپنے صدقِ دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔ بہشت میں داخل ہوگا۔

(رواہ مسلم)

اذان کے جواب پر بہشت

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اذان کو سننا چاہیئے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ پاک کے مطابق اذان کا جواب دینا چاہیئے۔ خدا کی کس قدر رحمت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صدقِ دل سے اذان کا جواب دینے والا بہشت میں جائے گا۔ بھائیو! جب اذان کی آواز سنو تو گھر کے تمام افراد کو خاموش کرادو، عورتیں اور مرد، بچے اور بوڑھے، سب اذان کا جواب دیں۔ محدِث جنبی، حائض اور مستحاضہ بھی جواب دیں۔

EmaanLibrary.com

ملاحظہ: فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط کے جواب میں بھی یہی کلمہ کہنا چاہیے۔ یعنی اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔

تکبیر کا جواب

روایت ہے کہ حضرت بلال رضؓ نے تکبیر کہنی شروع کی۔ جب انھوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) فرمایا اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا ۔ اور باقی تکبیر میں (وہی) فرمایا جس طرح اذان (کے جواب دینے) میں حدیثِ عمر رضؓ کے اندر ہے۔

(ابو داؤد)

مطلب یہ ہے کہ جس طرح اذان کا جواب دینا ہے، بالکل اسی طرح تکبیر کا جواب دینا بھی ہے۔ صرف تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں یہ کہنا ہے:۔

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا

قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ رکھے اس کو

اذان کے بعد کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مؤذن کی آواز کو سنو، تو

EmaanLibrary.com

تم بھی وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔ (یعنی مؤذن کو جواب دو اور جب اذان ختم ہو جائے) پھر مجھ پر درود بھیجو۔ کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، خدا اس پر اس کے بدلے دس بار رحمت نازل کرتا ہے۔

(رواہ مسلم)

پس سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو چاہیے کہ جب موذن اذان ختم کرے تو یہ درود شریف ایک بار پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

یا الٰہی ! رحمت بھیج محمد پر ، اور آلِ محمد

مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

پر ۔ جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

اور آلِ ابراہیمؑ پر ۔ بے شک تو

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

تعریف کے لائق ، بزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

یا الٰہی ! برکت بھیج محمد پر ، اور

EmaanLibrary.com

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

آلِ محمد پر ۔ جیسے برکت بھیجی تو نے

اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

ابراہیم پر اور آلِ ابراہیم پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

بیشک تو تعریف کے لائق ۔بزرگ۔ہے ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اذان سنے (جواب دے) اور پھر اذان ختم ہونے پر یہ دعا پڑھے ۔ اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے ۔ (رواہ البخاری) دعا یہ ہے :۔

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

اے پروردگار! اس پوری پکار (اذان) کے پروردگار

وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ

اور (قیامت تک) قائم رہنے والی نماز کے (پروردگار!) عطا کر محمد کو

EmaanLibrary.com

اِلْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ

وسیلہ (بہشت کا بلند درجہ) اور بزرگی ۔ اور پہنچا اس کو

مَقَامًا مَّحْمُوْدَ اِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط

مقامِ محمود میں ۔ جس کا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے۔

دعوتِ تامّہ

اس حدیث میں اذان کو دعوتِ تامہ اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز اور خدا کے ذکر کی طرف بلاتی ہے۔ اور جو اس دعوتِ اذان کو قبول کرلے گا، ضرور ہے کہ وہ مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھے گا۔ اور یہ نماز اس کو بہشت میں لے جائے گی۔ پس ثابت ہوا کہ اذان دراصل بہشت کی دعوت ہے۔ اور بہشت کی دعوت یقیناً دعوتِ تامّہ ہے۔

صلوٰۃ قائمہ

نماز کو صلوٰۃ قائمہ اس لئے فرمایا کہ نماز قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔

لہ بیہقی کی روایت میں وَعَدْتَّہٗ کے بعد اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ بھی ہے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

وسیلہ کی تشریح

وسیلہ کے متعلق خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَئَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (رواہ مسلم)

تو وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے۔ جو خدا کے بندوں میں سے ایک ہی بندے کے لئے ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ تو جس نے (خدا سے) میرے لئے وسیلہ مانگا (بذریعہ دعائے اذان) اس کے لئے (میری) شفاعت واجب ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ بہشت کے ایک بلند و بالا درجے کا نام وسیلہ ہے۔ اور وہ صرف ایک ہی بندے کو ملتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت سے فرماتے ہیں :۔

سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ۔ (مسلم شریف)

کہ تم اللہ سے میرے لئے وسیلہ کی درخواست کرو۔

اس کے مانگنے کی یہ صورت ہے کہ اوپر والی دعائے اذان، اذان کے بعد

EmaanLibrary.com

پڑھا کریں۔ اس دعا کے اندر پڑھتے وقت خدا سے التجا کی جاتی ہے کہ خداوندا ! ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ، یعنی بہشت کا مخصوص بلند درجہ عطا فرما۔ اور لامثال فضیلت اور بزرگی سے نواز، اور آپؐ کو (قیامت میں) مقام محمود پر کھڑا کر۔

مقامِ محمود

مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے اِذن سے اس مقام پر کھڑے ہوں گے، تو تمام نبیوں، رسولوں اور خلق کی زبان پر حضور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ستایش ہو گی۔ اسی لئے اس مقام کو مقام محمود کہا جاتا ہے۔ پس آپ کی اُمت میں سے جو شخص دعائے اذان (مذکور) ہر اذان کے بعد پڑھے گا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق شفاعت کا مستحق ہو گا۔ اس لئے میرے سب بہنوں اور بھائیوں کو چاہیے، کہ جب مؤذن اذان ختم کرے تو درود شریف مذکور پڑھ کر ساتھ ہی دعائے اذان بھی پڑھیں :۔

دعائے اذان میں اضافہ

مسنون دعائے اذان میں چند الفاظ لوگوں نے بڑھا رکھے ہیں اور وہ الفاظ مروّج کتبِ نماز میں موجود ہیں۔ دعائے مسنون کے جملہ

EmaanLibrary.com

وَالْفَضِيْلَةَ کے بعد وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ کی زیادتی کرتے ہیں۔ اور آگے وَعَدْتَّهٗ کے خالص دودھ میں وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کا پانی ملا رکھا ہے اور پھر اخیر میں دعائے پاک عسلِ مصفیٰ میں اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ کی آمیزش کی ہے۔ افسوس! کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعا میں یہ خامی رہ گئی تھی، جو بعد کے لوگوں نے اپنے اضافے سے پوری کی ہے؟ مسلمانوں کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پاک میں کمی یا بیشی کرنے کے تصور سے کانپ اٹھنا چاہیے۔

بخاری شریف کے باب الوضوء میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو باوضو پڑھ کر سونے کے لئے ایک دعا بتائی۔ براء بن عازبؓ نے پڑھ کر سنائی تو نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ کی جگہ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ پڑھ دیا۔ یعنی نبی کی جگہ رسول کہا۔ قَالَ لَا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بتائے ہوئے لفظ نبی کو رسول سے مت بدلو۔ بَلْ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، بلکہ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ہی کہو۔

قارئین کرام! دیکھ لیا آپ نے کہ ایک صحابی رضؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعا میں نبی کی جگہ رسول کہنے کی اجازت نہ ملی

EmaanLibrary.com

بلکہ آپ نے ڈانٹ کر کہا کہ وہی کہو جو میں نے کہا ہے۔ اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعائے اذان میں اپنی طرف سے چند کلمات کا اضافہ کرتا ہے، اسے خدا کے حضور بہت جلد تائب ہو جانا چاہیئے۔ اور تمام مسلمانوں کو صرف پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل دُعا بغیر اضافوں کے پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ حضورؐ ہم کو کامل دین دے گئے ہیں۔

اذان کی تیسری دُعا

سعد بن ابی وقاص رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مؤذن (کی اذان) کو سُن کر (یہ دعا) پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (رواہ مسلم)

دعا یہ ہے:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہ ہوں اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ

وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور تحقیق

EmaanLibrary.com

مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَضِیْتُ

محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ راضی ہوں میں

بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّ

اللہ کے رب ہونے پر اور محمدؐ کے رسول ہونے پر، اور

بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ط (رواہ مسلم)

اسلام کے دین ہونے پر۔

ناظرین! اذان کے بعد درود شریف کا پڑھنا آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد جس میں وسیلے کا ذکر ہے، وہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں، اور یہ تیسری دعا بھی آپ کے سامنے ہے۔ اگر اذان کے بعد تینوں ہی آپ پڑھ لیا کریں۔ تو سبحان اللہ! کیا ہی اچھی بات ہے خدا کی مغفرت اور رحمت کا اتھاہ سمندر جوش میں آجائے گا۔ اور اگر آپ تینوں نہ پڑھ سکیں تو جو ایک یا دو چاہیں پڑھ لیا کریں۔

اذان کے مسائل

مؤذن اجیر نہ ہو

عثمان بن ابی العاص رضؓ کی ایک روایت احمد، ابو داؤد اور نسائی

EmaanLibrary.com

میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی قوم کا امام مقرر کیا۔ اور فرمایا۔ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا یعنی ایسے شخص کو مؤذن بناؤ، جو اذان (دینے) پر مزدوری نہ لے۔

سفر میں اذان

انسان کو چاہیے، کہ وہ سفر میں بھی اذان اور تکبیر کہہ کر نماز پڑھے۔ (بخاری)

قبولِ دعا

اذان اور تکبیر کے درمیان خدائے قدوس دعا قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی شریف)

مؤذن بلند آواز

مؤذن وہ مقرر کرنا چاہیے جو بلند آواز والا ہو۔ اور اذان بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کہنی چاہیے۔ (ابو داؤد)

تکبیر کا حق

جو شخص اذان دے، تکبیر کا استحقاق بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ (بلوغ المرام)

مانگ! دیا جائے گا

عبداللہ بن عمرو رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خداؐ نے

EmaanLibrary.com

ایک آدمی سے کہا، جیسے مؤذن کہتے ہیں، تو بھی کہہ (یعنی جواب دے)
پھر جب تو جواب سے فارغ ہو جائے۔ پس مانگ! دیا جائے گا۔

(ابوداؤد)

سحری کی اذان

ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا۔
تحقیق بلالؓ اذان دیتے ہیں رات کو۔ پس تم کھاؤ اور پیو!
یعنی بلالؓ کی اذان سن کر سحری کھانا نہ چھوڑا کرو۔ کیونکہ وہ اذان رات کو سحری کے لئے دیتے ہیں۔ (متفق علیہ)

وبا میں اذان نہیں

بیماریوں اور وبا کے موقع پر لوگ، گھر گھر اذانیں دیتے ہیں، یہ سنت سے ثابت نہیں۔

نوٹ: اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔ فجر کی اذان کے سوا کسی اور اذان میں نہیں کہنا چاہیے۔

EmaanLibrary.com

مساجد کا بیان

تعمیر مسجد کا ثواب

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

(متفق علیہ)

جو شخص خدا کی رضا کے لئے مسجد بناتے ہیں۔ اللہ اس کے واسطے بہشت میں گھر بناتا ہے۔

مسجدیں اللہ کو بڑی پیاری ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا ۔ (صحیح مسلم)

مکانوں، شہروں میں سب سے زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں

EmaanLibrary.com

اور مکانوں و شہروں میں سب سے بُری جگہ، بازار ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ مسجدیں دنیا کی تمام جگہوں سے زیادہ خدا کو محبوب اور پیاری ہیں۔ کیونکہ ان میں خدا کی عبادت ہوتی ہے۔ اور بازار تمام جگہوں سے خدا کے نزدیک نہایت مبغوض ہیں۔ کیونکہ وہاں حرص، طمع، مکر اور لین دین میں فریب وغیرہ کا دور دورہ ہوتا ہے یاد رہے۔ کہ بازار میں کبھی بغیر ضرورت نہ جائیں۔ اور مسجدوں سے بہت محبت کریں۔

بہشت کی مہمانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ نُزُلَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ کُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ۔ (متفق علیہ)

جو کوئی اول روز مسجد کی طرف جائے، یا آخر روز، اس کے لئے اللہ تعالےٰ بہشت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔ جب وہ اول روز یا آخر روز جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مسجد خدا کا گھر ہے۔ اور جو مسجد میں جاتا ہے وہ خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اور خدا اس کی ضیافت اور مہمانی

EmaanLibrary.com

بہشت میں تیار کرتا رہتا ہے۔

تحیّۃ المسجد

حضرت ابو قتادہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ۔ (متفق علیہ)

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نفل تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

مساجد میں نمازوں کا حساب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آدمی کی نماز اس کے گھر میں (ثواب میں) ایک نماز کے برابر ہے۔ اور محلہ کی مسجد میں اس کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور جامع مسجد میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں (بھی) پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد حرام (مکہ) میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(مشکوٰۃ، بحوالہ ابن ماجہ)

EmaanLibrary.com

پیاز، لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ

معاویہ بن قرہ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیاز اور لہسن کے درختوں سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی ان دونوں کو کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے (مراد مسلمانوں کی مسجد ہے) اور فرمایا کہ اگر تم کو انھیں کھانا ہی ہے تو ان (کی بو) کو پکا کر مار لو (تب کھاؤ۔ پیاز اور لہسن کی بو سے فرشتوں کو ایذا پہنچتی ہے۔ اس لئے اس سے منع فرمایا۔)

(ابو داؤد)

مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی شخص کو دیکھو، کہ مسجد میں کچھ خرید یا بیچ رہا ہے، تو تم کہو کہ اللہ تیری سوداگری میں نفع نہ دے۔ اور جب تم کسی شخص کو دیکھو، کہ کوئی گم شدہ چیز مسجد میں بلند آواز سے (اعلان کرکے) ڈھونڈ رہا ہے۔ تو تم کہو، کہ خدا کرے تیری کھوئی ہوئی چیز واپس نہ ملے۔

(رواہ الترمذی والدارمی)

EmaanLibrary.com

مساجد بہشت کے باغ ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمھارا گزر بہشت کے باغوں سے ہو، تو میوے کھاؤ! دریافت کیا گیا، اے خدا کے رسول! بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ مسجدیں! دریافت کیا گیا کہ اے خدا کے رسول! میوے کھانا کیا ہے؟ فرمایا، (میوے یہ ہیں:۔) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

(رواہ الترمذی)

مسجدوں کو باغِ بہشت اس لئے فرمایا کہ ان میں عبادت کرنا بہشت کے باغوں میں پہنچاتا ہے اور پھل دار درختوں والے باغوں میں جا کر میوے نہ کھانا اچھا نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ مسجد میں جا کر تسبیحات وغیرہ بکثرت پڑھو۔ یہی تسبیحیں آگے چل کر بہشت کے میوے بن جائیں گے۔

مسجد میں باوضو جانا حج کو جانا ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ ۔ (رواہ ابو داؤد)

ابو امامہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے گھر سے پاک (باوضو) ہو کر فرض نماز کی خاطر نکلا، تو اس کا ثواب، احرام باندھ کر حج کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے۔

گھر سے وضو کر کے مسجد کو جانا فرض نماز کے لئے، احرام کے مشابہ ہے۔ اور نماز فرض کا ادا کرنا حج کی مانند ہے۔ جس طرح حاجی حج کو جاتا ہے اور واپس گھر آنے تک ثواب میں رہتا ہے۔ اسی طرح نمازی باوضو جب گھر سے چلتا ہے تو واپس آنے تک ثواب میں رہتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باوضو مسجد کو جانے والا محرم حاجی کی مانند ثواب پاتا ہے۔

مسلمان بھائیو! مسجدوں کی قدر کرو، اور گھر سے باوضو ہو کر فرائض کی ادائیگی کی نیت سے مسجدوں کی طرف قصد کیا کرو۔ ذرا غور تو کرو، ایسا کرنے میں ثواب کس قدر ہے۔

تنبیہ: جن پر بیت اللہ کا حج فرض ہو چکا ہے، جب تک وہ وہاں جا کر حج نہ کریں گے، ان سے فرضیت ساقط نہ ہو گی۔ خواہ

EmaanLibrary.com

وہ ساری عمر باوضو ہو کر پانچوں نمازیں مسجد میں جاکر پڑھتے رہیں۔ اس لئے خدا کی بخشش اور اجر و ثواب کی فراوانی سے کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔

مسجد کا نمازی خدا کے سایہ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ، اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا یُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات شخص ہیں

EmaanLibrary.com

جنھیں اللہ تعالےٰ اس دن (حشر میں) اپنے سایہ میں رکھے گا ، جس دن سوائے اس کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (پہلا) انصاف کرنے والا حاکم ، (دوسرا) وہ جوان جو اللہ کی عبادت میں جوانی گزارے۔ (تیسرا) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے جس وقت (نماز پڑھ کر مسجد سے) نکلتا ہے (دوبارہ) مسجد میں داخل ہونے تک۔ (چوتھا) وہ دو شخص جو (صرف) اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں (جب) ملتے ہیں تو اسی کی محبت میں ، اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کی محبت میں ۔ (پانچواں) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور (فرطِ محبت یا خشیت سے) اس کی آنکھیں بہہ اُٹھتی ہیں۔ (چھٹا) وہ شخص جسے کسی صاحبِ حسب صاحبِ جمال عورت نے (بدی کے لئے) بلایا اور اس شخص نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (ساتواں) وہ شخص جس نے (خدا کے نام پر) کچھ دیا ، پھر اس کو اس طرح چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر تک نہ ہوئی کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا (یہ کنایہ ہے خیرات کو کمال مخفی رکھنے سے)۔

EmaanLibrary.com

مساجد میں خوشبو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ محلّوں میں مسجدیں بناؤ (یعنی جہاں نیا محلّہ آباد ہو، وہاں مسجد بھی بناؤ) اور انھیں پاک صاف رکھو، اور خوشبو لگاؤ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

مسجد کے نمازیوں کو خوشخبری

حضرت بریدہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اندھیروں میں (نماز کے لئے) مسجد کی طرف چلنے والوں کو، قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری دو (ترمذی)

مسجد کی خبر گیری کرنے والوں کو ایمان کا سرٹیفکٹ

حضرت ابو سعید خدری رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی شخص کو دیکھو، کہ مسجد کی خبر گیری کرتا ہے۔ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ یعنی

EmaanLibrary.com

اس کے لئے ایمان کی گواہی دو۔ (ترمذی)

مسلمان بھائیو، بہنو! مسجدوں کی خبرگیری کیا کرو، انھیں صاف ستھرا رکھا کرو، روشنی پانی کا انتظام کرو، مرمّت کا خیال رکھو، اور سب سے بڑی خبرگیری اور مسجد کی آبادی یہ ہے کہ وہاں جاکر پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھو۔ مساجد میں قرآن و حدیث کے درس کا بندوبست کرو۔ مسنون نماز پڑھانے والے ائمہ کا تقرر اور پانچوں وقت اذان دینے کے لئے غیر اجیر مؤذن کا انتظام کرو۔

قبرستان اور حمّام میں نماز کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃَ وَالْحَمَّامَ۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی، والدارمی)

حضرت ابوسعید رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام روئے زمین مسجد ہے (یعنی سب جگہ نماز جائز ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے۔

ملاحظہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قبرستان میں نماز پڑھنا

EmaanLibrary.com

جائز نہیں فرماتے۔ تو قبرستان میں پھر مسجدوں کا بنانا بھی جائز نہ ہوا مسجد کے معنی ہیں سجدے کی جگہ۔ جب قبرستان میں سجدہ اور نماز منع ہوئی، تو نماز اور سجدہ کے لئے مسجد (سجدہ کی جگہ) بھی منع ہوئی۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

حضرت ابو اسید رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو، تو (یہ) پڑھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

یا الٰہی! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (مسلم)

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

حضرت ابو اسید رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو (یہ) پڑھے۔ (رواہ مسلم) :-

EmaanLibrary.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

یا الٰہی ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں !

نماز کے اوصاف اور قواعد کا بیان

بارگاہِ لم یزل میں حاضری

نماز بارگاہِ لم یزل کی حاضری کا نام ہے۔ ابن ماجہ کے اندر حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی روایت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کو رب کے ساتھ سرگوشی کرنا فرمایا ہے۔ تو گویا نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنا ہے۔ مردوں اور عورتوں کا قیام نماز، ان کا رکوع و سجود، قومہ و جلسہ اور قعدہ وغیرہ اپنے رب کے ساتھ مکالمے کے مختلف موضوع ہیں۔ کبھی سینے پر ہاتھ باندھ کر سینے کی صفائی سے اظہار مدّعا ہوتا ہے۔ کبھی عبودیت جُھک کر اقرارِ عجز کرتی ہے پھر انسانیت سر وقد ہو کر ربوبیت کی حمد و ستائش کا کلمہ پڑھتی ہے اس کے بعد پیشانی خاک و دھول پر سجدہ ریز ہو کر ربِ اعلیٰ کا قرب چاہنے لگتی ہے۔ پھر سر اُٹھتے ہی دستِ حوائج بابِ اجابت کو

EmaanLibrary.com

دستک دینے لگتا ہے۔ اور پھر فرطِ محبت اور ذوقِ تماشا ایک بار پھر بندے کو ربّ الارباب کے حضور سربسجود کر دیتے ہیں۔ سر اُٹھا کر پھر غلام اپنے مالک کے سامنے دوزانو بیٹھ کر تحیاتِ سرمدی کی پاکیزہ التجاؤں سے اس کی رضا و رغبت کی تمنا کرتا ہے کہ شان کریمی اپنے ملاقی کو فضل و رحمت کے عطایا، ہدایا کے ساتھ رخصت کرے۔

آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ کوئی شخص جب اپنے سے بڑے صاحبِ اوصاف انسان کی ملاقات کو جاتا ہے تو تہذیب و شائستگی اور ادب و احترام کو ضرور ملحوظ رکھتا ہے۔ اگر کسی حاکم کے ہاں جانا ہو تو پیشی کے آداب و قواعد کی پابندی کا التزام کیا جاتا ہے۔ کمرۂ عدالت میں پہنچ کر بے ضابطہ کارروائی کرنا توہینِ عدالت کے مترادف ہے۔ جب تمام امور دنیا کی حسین و صحیح انجام پذیرائی ان کے مقررہ قواعد و ضوابط کی پابندی پر منحصر ہے تو کیا احکم الحاکمین کے دربار کی حاضری کے لئے نمازی کے واسطے کچھ اصول و قواعد نہیں ہیں؟ کیوں نہیں۔ ضرور ہیں۔ اور ان کا التزام قبولِ نماز کے لئے شرط ہے۔

دربارِ الٰہی کی حاضری کے لئے صفائی ستھرائی اور طہارت کے مسائل تو آپ پڑھ چکے ہیں اور وضو کی تکمیل بھی ہو چکی ہے۔ اب بارگاہِ ایزدی

EmaanLibrary.com

کی حضوری کے اصول و قواعد اور مکالمے، مخاطبے کے آداب و شرائط خدا کے سچّے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھنے چاہئیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ۔ (بخاری)

نماز (اس طرح) پڑھو جس طرح تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

پس ثابت ہوا کہ نماز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور نمونے کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہم جس قدر نماز کو زیادہ سنوار کر، بڑے اطمینان اور آرام سے خاص محبت اور پیار سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سنتوں سے مزین اور آراستہ کر کے پڑھیں گے، اتنی ہی زیادہ مقبول و منظور ہوگی۔ اور خدا کو اتنا ہی زیادہ خوش کرے گی خود خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے :۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۔ (الحشر - ۷)

(اور تمھارے عمل کے لئے) جو (طریقہ) تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتاویں، اسی کو اختیار کرو۔

اب ہم آپ کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاتے ہیں۔ اور تمام بھائیوں، بہنوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں، کہ وہ اپنے پیارے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

EmaanLibrary.com

نماز کے طریقے کے مطابق نمازیں پڑھا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

نیّت : بخاری، مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ (بخاری، مسلم)

عملوں کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے تمام اعمال میں پہلے خلوص بھری نیت کر لیا کریں۔ کیونکہ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی پھل ملیگا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کی ایک روایت صحیح مسلم میں ہے، کہ ایک شہید خدا کے سامنے قیامت میں لایا جائے گا۔ خدا اس سے پوچھے گا کہ تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں تیری راہ میں لڑ کر شہید ہوا۔ خدا فرمائے گا :۔

کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ۔

کہ تو جھوٹا ہے۔ بلکہ تو اس لئے لڑا کہ تجھے بہادر کہا جائے۔ (یعنی بہادری کی شہرت کی نیت سے لڑا) تو تجھے بہادر

EmaanLibrary.com

کہا جا چکا (یعنی تیری نیت لوگوں میں پوری ہوئی، اب مجھ سے کیا چاہتا ہے؟) پھر (اللہ کی طرف سے) حکم ہوگا۔ اور اس کو منہ کے بل کھینچ کر آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔ اسی طرح پھر ایک عالم جس نے علم کو شہرت کی نیت سے پڑھا اور پڑھایا تھا، خدا کے حضور پیش ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر ایک شہرت کی غرض سے سخاوت کرنے والے مالدار کا بھی یہی حشر ہوگا۔

بھائیو اور بہنو! یاد رکھو! جو کام بھی آپ کریں، خالص خدا کی خوشی اور صرف اس کی اطاعت کی نیت ہی سے کریں۔ خلوصِ نیت کے بعد اگر کسی کی شہرت بھی ہو جائے تو یہ شہرت اس کے لئے مبارک ہوگی۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تلوار زنی کی شہرت بھی تو قیامت تک رہے گی۔ لیکن خالد رض نے تلوار صرف اعلاء کلمۃ الحق کی نیت سے اُٹھائی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر کارِ خیر میں ہماری نیت میں اخلاص ہو، اور خدا ہی کی رضا صرف مقصود ہو، اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھیں، کہ کوئی عمل بغیر نیت کے نہ کریں۔ یعنی ہر عمل کے ساتھ نیت ضرور ہو۔ اس لئے کہ نیت بنیاد ہے تعمیرِ عمل کی۔

اسی طرح وضو کرتے وقت بھی دل میں یہ نیت کریں کہ خدا کے حضور

EmaanLibrary.com

(نماز میں) حاضر ہونے کے لئے طہارت (وضو) کرنے لگا ہوں اور پھر جب نماز پڑھنے لگیں، تو دل میں یہ قصد اور نیت کریں، کہ صرف اپنے اللہ کی خوشی کے لئے اس کا حکم بجالاتا ہوں۔ اور نیت چونکہ دل سے تعلق رکھتی ہے، اس لئے زبان سے ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور نیت کو زبان سے ادا کرنا نہ تو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے، اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے۔

نمازِ رسول ﷺ کے اِس طریقے پر گیارہ صحابیوں کی شہادت

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ عَشَرَۃٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ وَلَا

EmaanLibrary.com

يُصَبِّيْ رَاسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاسَهٗ فَيَقُوْلُ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى
يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ
يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ
ثُمَّ يَرْفَعُ رَاسَهٗ وَيُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ
عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى
مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا
ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ
ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ
عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ
بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ
فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ
مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا

EmaanLibrary.com

صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ ۔

(رواہ ابوداؤد، والدارمی وردی الترمذی وابن ماجہ معناہ

وقال الترمذی، ہٰذا حدیث حسن صحیح)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہؓ (کی جماعت) میں کہا کہ میں تم (سب) سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کو جانتا ہوں۔ صحابہؓ نے کہا کہ پھر (ہمارے روبرو نمازِ رسولؐ کو) بیان کرو۔ ابوحمیدؓ نے کہا کہ (سنو!) جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ (تو) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے پھر تکبیر کہتے، پھر قرآن پڑھتے، پھر تکبیر کہتے (رکوع کیلئے) اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے، یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے، پھر کمر سیدھی کرتے۔ تو اپنا سر نہ جھکاتے اور نہ بلند کرتے (یعنی بیٹھ اور سر ہموار رکھتے۔) پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے

EmaanLibrary.com

پھر (قومہ میں) سیدھے کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جاتے اور (سجدے کی حالت میں) اپنے دونوں ہاتھ پہلوؤں سے جدا رکھتے، اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے۔ (اس طرح کہ انگلیوں کے سر قبلہ رُخ ہوتے) پھر اپنا سر سجدے سے اُٹھاتے اور بایاں پاؤں موڑ کر (یعنی بچھا کر) اس پر بیٹھتے اور پورے اطمینان کے ساتھ (جلسہ میں) بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنے جگہ پر آجاتی۔ پھر اَللّٰہُ اَکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاتے۔ پھر (دوسرے سجدے سے) اٹھتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑ کر (جلسۂ استراحت کے لئے) بیٹھتے، اور خوب اطمینان سے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آجاتی۔ پھر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوتے۔ اور اسی طرح دوسری رکعت میں کرتے۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کر (تشہد کے بعد) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے بالکل اسی طرح جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت (تکبیر اولیٰ میں) کرتے تھے۔ پھر باقی نماز میں اسی طرح کرتے۔ یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے بعد سلام ہے (یعنی آخری رکعت کا

EmaanLibrary.com

دوسرا سجدہ جس کے بعد بیٹھ کر تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں) تو اپنا بایاں پاؤں باہر نکال لیتے اور بائیں کولھے پر بیٹھتے۔ پھر سلام پھیرتے۔ (یہ سن کر) ان دس صحابہ رضؓ نے کہا (اے ابوحمید!) تم نے سچ کہا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد، دارمی)۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کے معنی روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۔

اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ابوحمید کی حدیث میں یہ بھی ہے:۔

وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ۔

اور (آخری رکعت کے قعدہ میں) اپنا داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا۔ اور اپنی اُنگلی یعنی سبابہ سے اشارہ کیا۔

قابلِ غور باتیں

اس حدیث کو ابوحمید ساعدی رضؓ نے روایت کر کے رسولِ خدا

EmaanLibrary.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی ہیئت بیان کی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ رضؓ نے اس کی تصدیق اور تائید کی۔ گویا نمازِ رسولؐ کی یہ شکل و صورت گیارہ صحابہ رضؓ کی مصدقہ ہوئی۔ اس صورت و ہیئت سے موٹی موٹی چند باتیں ثابت ہوئیں :۔

۱۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں رفع یدین فرمایا۔ یعنی دونوں ہاتھ مبارک اُٹھائے۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں[1] کے برابر اُٹھایا۔

۳۔ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے وقت پھر رفعِ یدین فرمایا۔

۴۔ رکوع میں نہ سر جھکاتے اور نہ اونچا کرتے۔ پیٹھ سیدھی رکھتے اور رکوع اطمینان سے کرتے۔

۵۔ رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے وقت رفعِ یدین فرماتے اور قومہ میں پہنچ جاتے۔

۶۔ قومہ میں سیدھے کھڑے ہو جاتے اور پورا اطمینان حاصل کرکے سجدے میں آتے۔

---

[1] مالک بن حویرث کی روایت میں صحیحین کے اندر حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ یعنی ہاتھوں کا کانوں کے برابر اُٹھانا بھی آیا ہے۔ ۱۲

EmaanLibrary.com

۷۔ سجدہ کرنے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بڑے اطمینان اور دلجمعی سے بیٹھتے، کہ ہر ہڈی اپنے اپنے مقام اور موضع پر آجاتی یہاں بیٹھنا جلسہ کہلاتا ہے۔

۸۔ دوسرا سجدہ کر کے پھر اُٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر پہنچتی۔ یہ جلسۂ استراحت ہے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

۹۔ جب آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کر کے اُٹھتے تو قعدہ میں اس طرح بیٹھتے کہ بایاں پاؤں ایک طرف نکال دیتے اور بائیں جانب کولھے پر بیٹھ کر پھر سلام پھیرتے۔

۱۰۔ آخری رکعت کے قعدہ میں تشہّد کے وقت انگشتِ شہادت اُٹھاتے۔

۱۱۔ اور چوتھی بار رفع الیدین دوسری رکعت میں تشہد پڑھ کر اُٹھتے وقت کرتے۔

مسنون نماز کی مفصل ترکیب

تکبیر اولےٰ

۱۔ نیت کے ساتھ باوضو قبلہ کی جانب منہ کر کے اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے

EmaanLibrary.com

۱۔ رفع الیدین کریں، یعنی دونوں ہاتھوں کو اُٹھائیں ۔ (بخاری)

۲۔ ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں ۔ (مجمع الزوائد)

۳۔ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ اور کھلی رکھیں ۔ (ترمذی)

۴۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھائیں، یا کانوں تک۔ (بخاری، مسلم)

۵۔ پھر بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ رکھ کر سینے پر باندھ لیں ۔

(بلوغ المرام بحوالہ ابن خزیمہ)

سینے پر ہاتھ

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہٖ ۔ (صحیح ابن خزیمہ)

حضرت وائل بن حجر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھا۔

عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی ثُمَّ یَشُدُّ بَیْنَھُمَا عَلٰی صَدْرِہٖ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ ۔ (مراسیل ابوداؤد)

EmaanLibrary.com

حضرت طاؤس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ نماز میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھا کرتے تھے۔ گویا یہ حدیث مرسل ہے۔ لیکن دوسری مستند احادیث سے مل کر قوی ہو گئی ہے۔

عَنْ هُلْبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ۔ (مسند احمد)

ہلب صحابی رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔

طبرانی کی حدیث میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں:۔

ثُمَّ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔

ابن ابی حاتم اور بیہقی میں حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں:۔

ضَعْ يَدَكَ الْيُمْنٰى عَلَى الشِّمَالِ عِنْدَ النَّحْرِ۔

یعنی اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھکر سینے پر باندھ۔

EmaanLibrary.com

ملاحظہ: ہم نے سینے پر ہاتھ باندھنے کے متعلق یہ احادیث اس لئے تحریر کی ہیں کہ جو بھائی سینے پر ہاتھ باندھنے والوں کو روکتے ٹوکتے ہیں، وہ آئندہ روکیں ٹوکیں نہیں، اور اس فعل کو بُرا نہ مانیں اور غور کریں، کہ وہ ایسا کرنے میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حضورؐ کے فعل پر معترض ہوتے ہیں۔ بلکہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والوں کو چاہیے کہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھنے والوں کو محبت بھری نظر سے دیکھیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ صحیح حدیث اور سنت رسولؐ پر تو مسلمان کو جان چھڑکنی چاہیئے، کہ یہی محبتِ رسولؐ کی سند ہے۔ آپ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ذات آپ سب کو یکساں محبوب اور واجب الاطاعت ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سند سے ثابت شدہ حدیثیں سب کو سر آنکھوں پر رکھنی چاہئیں۔ تعصب اور ضد کی بناء پر جھگڑے پیدا کر کے قوم میں تفریق اور پھوٹ ڈالنا بہت بُری بات ہے۔ آپس میں محبت کرو۔ سنت کی فضا میں شیر و شکر ہو کر رہو۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جان سے زیادہ عزیز رکھو۔ اور سنت کی اتباع میں سب سینے پر ہاتھ باندھو۔

دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیثوں کی

EmaanLibrary.com

تائیدمیں فرماتے ہیں:۔

وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّۃِ ۔

(میرے مریدو!) داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے اوپر (سینے پر) باندھو! (غنیۃ الطالبین)

خلوص نیت سے آپ نے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر یعنی رفع الیدین کر کے پھر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ان کو سینے کے اوپر باندھ لیا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے:۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ نَاسٌ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ ۔ (بخاری شریف)

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔

عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں

صحیح بخاری کی مشہور حدیث ہے:۔

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ۔ (بخاری)

EmaanLibrary.com

(اے میری اُمت! اسی طرح) نماز پڑھو، جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

یعنی ہو بہو میرے طریقے کے مطابق سب عورتیں اور سب مرد نماز پڑھیں۔ پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف، اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں، اور مرد کوئی اور۔ یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں! کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے اَلسّلام علیکم ورحمۃُ اللہ، کہنے تک عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے۔ سب کا قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسۂ استراحت قعدہ اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکور و اناث کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا۔

عورت کی امامت

عورت عورتوں کی امامت کر سکتی ہے، صف کے وسط میں کھڑی ہو کر۔

عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ اَمَرَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امّ ورقہ کو حکم دیا، کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کریں۔ (ابو داؤد)

EmaanLibrary.com

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا تَؤُمُّ النِّسَاءَ وَتَقُوْمُ وَسْطَهُنَّ۔

(مستدرک حاکم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کرتی تھیں، اور صف کے بیچ میں کھڑی ہوتی تھیں۔

سینے پر ہاتھ باندھ کر یہ دُعا پڑھیں

حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر (اولیٰ) اور قرارت کے درمیان تھوڑا سا چپ رہتے۔ تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قرارت کے درمیان چُپ رہ کر کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا، میں یہ پڑھتا ہوں:۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ

یا الٰہی! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے

كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ

جیسے دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان

الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ

رکھی ہے۔ یا الٰہی! مجھ کو گناہوں سے ایسا

EmaanLibrary.com

اَلْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ

پاک کر دے، جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک

مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ

کیا جاتا ہے۔ یا الٰہی! میرے گناہ

خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَ

(اپنی بخشش کے) پانی اور برف اور

الْبَرَدِ ط (بخاری، مسلم)

اولوں سے دھو دے!

یا یہ دعا پڑھیں

سُبْحٰنَكَ[1] اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ

پاک ہے تو یا الٰہی! اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کیساتھ

تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی۔

---

[1] اس دعا کی سند منقطع ہے۔ اس لئے بہ نسبت اس دعا کے اوپر والی صحیحین کی دعا اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ الخ افضل ہے۔

EmaanLibrary.com

وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ط پھر یہ پڑھیں:-

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسلم، بسند منقطع)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ[1] مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

اسکے بعد بِسْمِ اللّٰهِ[2] الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

[1] رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اَعُوْذُ اس طرح بھی پڑھا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ (بلوغ المرام) پناہ مانگتا ہوں سننے، جاننے والے خدا کی، شیطان مردود سے اسکے جنون سے اسکے پھونکنے سے اور اس کے وسوسے سے۔

[2] نسائی اور ابن خزیمہ کی روایت بلوغ المرام میں ہے کہ نعیم مجمر نے حضرت ابوہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط پڑھی، پھر سورۃ فاتحہ پڑھی (یعنی جہر سے)۔ پس اگر جہری نمازوں میں کوئی امام بسم اللہ پکار کر پڑھے، تو انکار نہ کریں۔ اور نہ ہی اس چیز کو بحث کا موضوع بنائیں۔ بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی بھی کئی صحیح حدیثیں ہیں۔ تو دونوں طرح جائز ہوا، آہستہ بھی اور پکار کر بھی۔

(محمد صادق)

EmaanLibrary.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے ،

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

بخشش کرنے والا ، مہربان ہے ، روزِ جزا کا مالک ہے ،

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

ہم کو سیدھا راستہ دکھا !

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ

(اور) ان لوگوں کا راستہ نہ (دکھا) جن پر تیرا غضب ہوا ، اور

لَا الضَّآلِّيْنَ ۝

نہ گمراہوں کا راستہ ۔ (مسلم)

پھر اٰمِيْن کہیں !

قبول کر ! (بخاری)

EmaanLibrary.com

آمین کا مسئلہ

جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں، تو آمین آہستہ کہیں۔ جب ظہر اور عصر امام کے پیچھے پڑھیں، تو پھر بھی آہستہ ہی کہنی چاہیئے۔ لیکن جب آپ جہری نمازیں امام کے پیچھے ہوں، تو جس وقت امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو آپ کو اونچی آواز سے آمین کہنی چاہیئے۔ بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آمین پکار کر کہے۔

رسول اللہ ﷺ نے آمین پکار کر کہی

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ فَقَالَ اٰمِيْنَ۔ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔

(ترمذی، ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)

وائل بن حجر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے سنا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا۔ اور آمین کہا اور اسمیں اپنی آواز دراز کی۔

صفِ اول نے آمین سنی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

اِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ، حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے تو آپ کہتے آمین (اس قدر اونچی آواز سے) کہ پہلی صف کے آپ کے ارد گرد کے لوگ سُن لیتے۔

حضرت علی کا آمین سننا

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ اِذَا قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ

(مستدرک حاکم، اعلام الموقعین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر آمین کہنا میں نے سنا۔

عورتوں کی صف میں آمین کی آواز

عَنِ ابْنِ اُمِّ الْحُصَيْنِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا صَلَّتْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ وَهِيَ فِيْ صَفِّ النِّسَاءِ۔

EmaanLibrary.com

حضرت امّ حصین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ولاالضالین پڑھا تو آمین کہا، جسے مائی صاحبہ (امّ حصین) نے سنا حالانکہ مائی صاحبہ رض عورتوں کی صف میں تھیں۔

یہ حدیث امام زیلعی رح اپنی تخریج میں لائے ہیں اور اسناد پر کوئی جرح نہیں کی۔ اور حافظ ابن حجر رح کے نزدیک بھی غیر مجروح ہے اور طبرانی کبیر میں بھی مروی ہے۔ جب آمین بالجہر کا مسئلہ دوپہر کے دن کی طرح ثابت اور روشن ہے۔ افسوس! پھر بھی اونچی آمین سے نفرت کی جاتی ہے۔ بھائیو! غور کرو، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک سے نفرت!

آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھی

صحیح بخاری میں ہے اَمَّنَ ابْنُ زُبَیْرٍ وَمَنْ وَرَاءَہٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّۃً۔ یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر اور ان کے مقتدی اتنی بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔

نوٹ: اس روز سے لے کر آج تک مسجد نبوی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے۔ حاجیوں سے پوچھ لیں۔ جب مسجد نبوی پونے چودہ سو سال سے اونچی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے، تو برادرانِ احناف کی

EmaanLibrary.com

مساجد کیوں خاموش ہیں؟ بھائیو! زندہ کرو اس سنت کو۔

امام اعظمؒ کے استاد کی شہادت

دوسو صحابہ رضؓ کا اونچی آواز سے آمین کہنا، امام اعظم رح اپنے استاد گرامی کے متعلق فرماتے ہیں: مَارَأَیْتُ مِثْلَہٗ۔ (میزان ذہبی)

یعنی میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

حضرت عطاء بن رباح تابعی رح فرماتے ہیں:۔

اَدْرَکْتُ مِأَتَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ الْحَرَامِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّیْنَ رَفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِاٰمِیْنَ

(بیہقی، ابن حبان)

میں نے دوسو صحابہ کرام رضؓ کو پایا کہ وہ اس مسجد حرام (یعنی بیت اللہ) میں جب امام ولا الضالین کہتا تو سب بلند آواز سے آمین کہتے۔

بھائیو! غور تو کرو، کہ دوسو صحابہ کرام کی اونچی آمین سے حرم پاک تو گونجے۔ لیکن ہم نے اپنی مسجدوں میں اس سنت کو ختم کر دیا۔ خدا ہمیں اپنے پیارے رسولؐ کی محبوب سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے۔

یاد رہے کہ آج بھی بیت اللہ آمین کی آواز سے گونجتا ہے۔

EmaanLibrary.com

مولانا عبدالحیؒ کا فتوے

مولانا عبدالحی رح حنفی فرماتے ہیں: وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْجَهْرَ قَوِیٌّ مِنْ حَیْثُ الدَّلِیْلِ خدا لگتی یہ ہے کہ اونچی آواز سے آمین کہنے کا ثبوت بہت پختہ ہے۔ حنفی بھائیو! آپ بھی اونچی آمین کہا کرو کہ سنت ہے۔

یہودیوں کا آمین سے چڑنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاحَسَدَتْکُمُ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَاحَسَدَتْکُمْ عَلٰی اٰمِیْنَ فَاَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ اٰمِیْنَ۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود جس قدر (اونچی) آمین سے چڑتے ہیں۔ اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے۔ تو تم بہت آمین کہنا۔

ملاحظہ: اگر کوئی اونچی آمین کہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پاک سے ہرگز نہ چڑنا اور نہ نفرت کرنا۔ کیونکہ اونچی آمین سے یہودیوں کو چڑ تھی، اور وہ نفرت کرتے تھے۔ اور ہمیں یہود کی مخالفت کرنی چاہیے۔

EmaanLibrary.com

پیران پیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رح کا فتویٰ

حضرت پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے عالم اور ولی اللہ ہوئے ہیں، اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں فرماتے ہیں۔ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَ اٰمِيْنَ ۔ (مغرب، عشار، فجر کی نمازیں) اونچی آواز سے قرارت کرنا اور اونچی آواز سے آمین کہنا چاہیئے۔

(غنیۃ الطالبین)

نوٹ: ہم نے اس مسئلہ آمین بالجہر کو اس لئے یہاں مدلل بیان کیا ہے کہ بعض لوگ جو اونچی آمین کہنے والوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں، وہ سمجھ لیں کہ یہ کام رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور پیر جیلانی رح بھی اونچی آمین کہا کرتے تھے۔ اور وہ آمین سے نفرت نہ کریں، بلکہ شافعِ روزِ جزا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عامل بنیں۔

EmaanLibrary.com

سُورۂ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

سورۂ فاتحہ چونکہ نماز کا رُکن ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس لئے اس مسئلہ کو بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ بخاری، مسلم اور قریباً تمام کتب احادیث میں یہ حدیث بہ اختلاف الفاظ مروی ہے:۔

لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

(متفق علیہ)

یعنی الحمد شریف پڑھے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔ خواہ وہ نماز فرض ہو، نفل ہو۔ نمازی امام ہو، مقتدی ہو یا منفرد اور اس حدیث کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔

مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کا حکم

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِکُمْ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

EmaanLibrary.com

قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا۔ (رواہ ابو داؤد والترمذی، والنسائی معناہ)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِیْ یُنَازِعُنِی الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

عبادہ بن صامت رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نماز فجر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ پس حضورؐ نے قرآن پڑھا تو آپ پر بھاری ہوا۔ پھر جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے، تو فرمایا کہ شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہو؟ ہم نے کہا، ہاں اے خدا کے رسول! آپؐ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کیا کرو سوائے سورۂ فاتحہ کے۔ (یعنی سورۂ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھا کرو) کیونکہ جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اور ابو داؤد کی ایک روایت میں (یہ بھی) ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب نماز میں قرارت مجھ پر بھاری ہوئی، تو میں دل میں) کہتا تھا، کیا وجہ ہے کہ قرآن مجھ سے نزاع کرتا ہے (یعنی مجھ پر اس کا پڑھنا دشوار ہوتا ہے

EmaanLibrary.com

پھر میں نے جان لیا کہ تمھارے پڑھنے کے سبب سے دشوار ہوا) تو جب میں پکار کر (جہر سے قرآن) پڑھوں، تو تم سورۂ فاتحہ کے علاوہ قرآن سے اور کچھ نہ پڑھا کرو۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ رضؓ نے سورۂ فاتحہ کے سوا قرآن کا اور حصّہ پڑھا۔ یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر، جب دوسری سورتوں سے قرارت شروع فرمائی، تو صحابہ رضؓ نے وہ سورتیں بھی پیچھے پڑھ دیں۔ تو نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے حکم دیا، کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو۔ بلکہ سنو اور سورۂ فاتحہ کے متعلق سخت تاکید فرمائی، کہ یہ ضرور پڑھنا۔ کیونکہ اس کے پڑھے بغیر تمھاری نماز نہیں ہوگی۔ اس لئے سب بھائیوں کو چاہئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی ارشاد پاک کے مطابق امام کے پیچھے ضرور آہستہ الحمد شریف پڑھا کریں۔

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ

EmaanLibrary.com

اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اِقْرَءْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے نماز پڑھی، اور اس میں الحمد شریف نہ پڑھی، تو وہ (نماز) ناقص ہے۔ اس کو تین بار کہا کہ (بغیر فاتحہ کے) وہ نماز پوری نہیں ہوتی ــــ حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے کہا گیا کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں (جب بھی نماز پڑھتے ہیں) تو ابو ہریرہ رضؓ نے کہا (ایسی حالت میں) اسے آہستہ پڑھو۔

بھائیو! غور کیا آپ نے، کہ الحمد شریف پڑھنے کی کس قدر تاکید ہے۔ جب کہ اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پہلی حدیث کی رو سے بالکل ہوتی ہی نہیں۔ تو اس کا امام کے پیچھے پڑھنا ہمارے لئے لازمی ہوا۔ سب بھائیوں کو چاہئے کہ آہستہ آہستہ ضرور پڑھ لیا کریں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِہٖ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ اَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِیْ صَلٰوتِکُمْ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ؟ فَسَکَتُوْا

EmaanLibrary.com

فَقَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَالُوْا نَحْنُ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَءْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ۔ (جزء القراءۃ للبخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔ کیا تم اپنی نماز میں امام کی قرارت کے دوران پڑھتے ہو؟ سب خاموش رہے۔ تین بار آپ نے پوچھا۔ پھر جواب دیا۔ ہاں حضور! ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ صرف سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھ لیا کرے۔ یعنی سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کرو، اور پھر خاموشی سے قرارت سنا کرو۔

اس حدیث کو امام بخاری کے علاوہ ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ طبرانی اور ابو یعلیٰ میں بھی موجود ہے۔ اور اس کی صحت کے متعلق مجمع الزوائد میں امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں:۔ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ یعنی اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ اس سورج کی طرح روشن حدیث سے ثابت ہوا کہ مقتدیوں کو امام کے پیچھے

EmaanLibrary.com

الحمد شریف ضرور پڑھنی چاہیئے۔

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْیَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، پس چاہیئے کہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔

اس حدیث کے متعلق بھی مجمع الزوائد میں "رجالہ ثقات" یعنی "اس کے سب راوی ثقہ ہیں"۔ مذکور ہے۔

طوالت مضمون کے ڈر سے ہم اتنے ہی دلائل قارئین کرام کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک حکم ہی جو صحیح سند سے ثابت ہو، امت کے لئے واجب العمل ہو جاتا ہے۔ اور آپ تو متعدد صحیح الاسناد احادیث قرارت فاتحہ خلف الامام کے وجوب کے متعلق ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

شاہ ولی اللہؒ کی تائید

اب آپ کی مزید تسلی و تشفی کے لئے ہم نے جو دلائل پیش کئے ہیں بفضلہ تعالےٰ مہر نیم روز کی طرح روشن اور صحیح ہیں۔ ایک جلیل القدر

EmaanLibrary.com

شخصیت کی تائید پیش کرتے ہیں۔ اور وہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدّث دہلوی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

فَاِنْ جَهَرَ الْاِمَامُ لَمْ يَقْرَءْ اِلَّا عِنْدَ الْاِسْكَاتَةِ وَ اِنْ خَافَتَ فَلَهُ الْخِيَرَةُ ۔ (حجۃ اللہ البالغہ، جلد دوم)

اگر امام بلند آواز سے قرارت پڑھتا ہے، تو مقتدی امام کے سکتہ[1] کے وقت پیچھے پیچھے الحمد شریف پڑھتا جائے۔ اور اگر وہ پوشیدہ پڑھتا ہے تو مقتدی کو اختیار ہے۔ (جس طرح چاہے پڑھ لے۔)

ھدایہ کی تائید

ہدایہ حنفیوں کی بہت مقبول اور بلند پایہ کتاب ہے۔ اس کی پہلی جلد، فصل فی القرارت، میں فاتحہ خلف الامام کے متعلق یہ فتویٰ ہے:۔

وَيُسْتَحْسَنُ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِحْتِيَاطِ ۔ یعنی احتیاطاً سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھ لینا ہی بہتر ہے ۔ (ہدایہ)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا ایمان افروز ارشاد

امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کے متعلق آپکی زبان محبتِ رسول ص کی

---

[1] سورۃ پڑھتے وقت امام جہاں جہاں ٹھہرتا ہے، اس کو سکتہ کہتے ہیں۔ منہ۔

EmaanLibrary.com

یوں ترجمانی کرتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

فَاِنَّ قِرَاءَتَهَا فَرِيْضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا ۔ (غنیۃ الطالبین)

سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے اور یہ (سورہ) نماز کا رکن ہے اس کے نہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

بھائیو! بتاؤ، اس سے بڑھ کر مزید اطمینان کی صورت آپ کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت پیرانِ پیر نے (خدا کی آپ پر لاکھوں رحمتیں ہوں) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تصدیق و تائید میں کیسا دو ٹوک فیصلہ کیا ہے۔ اور صاف کہہ دیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔

اب نماز کی قرارت شروع ہوتی ہے

پیارے بھائیو، اور بہنو! آپ نیت کے ساتھ، باوضو ہو کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے، اللہ اکبر کہہ کر، ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف کر کے، مونڈھوں تک رفع الیدین کرتے ہوئے، بائیں پر داہنا ہاتھ رکھ کر، دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھ کر، دعا، اعوذ، بسم اللہ، اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہہ چکے ہیں۔

EmaanLibrary.com

ملاحظہ:۔ "پیش رس" میں چونکہ ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ کتاب اِنشاءاللہ مکمل اور مدلّل ہوگی۔ اس لئے آمین بالجہر اور قرأت فاتحہ خلف الامام کے ضروری مسائل اور دلائل، نماز کا طریقہ بیان کرنے کے درمیان میں آگئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے اب آمین سے آگے چلئے۔

آمین کہہ کر تھوڑی سی دیر ٹھہریں۔ (ترمذی)

پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ یاد ہو اس میں سے کچھ پڑھیں (بخاری)

ملاحظہ: جن لوگوں کو صرف قُلْ شریف ہی آتا ہو، وہ قل شریف سے ہی نماز پڑھ لیا کریں۔ اللہ کے نزدیک بلاشبہہ مقبول ہے۔

نماز کی مسنون قرأت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَامِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ (رواہ مالک)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے۔ انھوں نے اپنے باپ سے

EmaanLibrary.com

انھوں نے ان کے دادا سے نقل کی۔ کہا کہ مفصّل[1] کی کوئی چھوٹی یا بڑی سورہ ایسی نہیں ہے میں نے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کی امامت کرتے ہوئے نہ سنا ہو۔ آپ فرض نماز میں اسے پڑھتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ نے نماز میں ہر سورہ پڑھی۔ تاکہ لوگوں کو نماز میں قرآن کے ہر جگہ سے پڑھ لینے کا جواز معلوم ہو جائے۔ پس امام اور منفرد نمازوں میں جہاں سے چاہیں قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ امام کو نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کے احوال و کوائف کے پیش نظر ضرور اختصار سے کام لینا چاہیئے۔ امامت کے فرائض میں ہم اس کو

---

[1] مفصل سے قرآن مجید کی اخیر سورتیں مراد ہیں۔ حجرات سے سورۃ الناس تک۔ مفصل فصل سے مشتق ہے اور فصل کے معنی جدا ہونا ہے۔ چونکہ اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی سورتیں شروع ہوتی ہیں، جو درمیان میں بسم اللہ آنے کے سبب ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس لئے مفصل کہلاتی ہیں۔ مفصل کی تین قسمیں ہیں۔ طوال مفصل، اوساط مفصل، قصار مفصل۔ حجرات سے لے کر بروج تک طوال مفصل ہیں۔ بروج سے لیکر سورۃ بینہ تک اوساط مفصل ہیں اور بینہ سے لے کر اخیر تک قصار مفصل۔ کل تعداد مفصل سورتوں کی ۶۶ ہیں۔ جن میں طوال ۷ ۔ اوساط ۱۳ ۔ اور قصار ۱۶ ہیں۔ (محمد صادق) ۱۲

EmaanLibrary.com

ذرا تشریح سے بیان کریں گے۔

نماز میں اگرچہ ہم جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن یہاں ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ آپؐ کون کون سی سورہ کس کس نماز میں پڑھتے تھے۔ تاکہ ہم بھی محبتِ رسولؐ میں اور پیروئ سنت پاک کے جذبے کے ماتحت مسنون قرارت پڑھ کر اپنی نمازوں کو زیادہ سے زیادہ حسین اور مقبول بنا سکیں۔ نمازوں کے اندر پڑھنے کے لئے اوقات و ایام اور احوال و ظروف کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کے بعض حصّوں اور سورتوں کا منتخب کرنا موتیوں اور ہیروں کی مینا کاری ہے۔

جمعہ کے دن نماز فجر میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں الٓمٓ تنزیل اور دوسری رکعت میں ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ، پڑھتے تھے۔

EmaanLibrary.com

نماز جمعہ اور عیدین میں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔ (رواہ مسلم)

نعمان بن بشیر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ (کی نمازوں) میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ہَلْ اَتَاکَ حدیثُ الْغَاشِیَہ پڑھتے تھے۔ نعمان بن بشیر نے کہا۔ اور جب کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتی تو بھی آپؐ دونوں نمازوں میں ان ہی دونوں (سورتوں) کو پڑھتے۔

معلوم ہوا کہ ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں پڑھنا مستحب مؤکد ہے۔ اگرچہ جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں عبید اللہ بن ابی رافع سے ایک روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضؓ کو مدینے کا خلیفہ مقرر کیا اور خود مکہ کیطرف

EmaanLibrary.com

گیا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھی۔ اور کہا کہ ان سورتوں کو جمعہ میں پڑھتے ہوئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا۔ (مسلم)

معلوم ہوا کہ ان سورتوں کا نماز جمعہ میں پڑھنا بھی مستحب ہے۔

عیدین میں

عبیداللہ کی ایک روایت کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:۔

كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رواہ مسلم)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید قرباں اور عید فطر میں قٓ والقرآنِ المجید اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَة پڑھتے تھے۔ (مسلم)

معلوم ہوا کہ عیدین میں یہ سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جمعرات کی نماز مغرب میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

جابر بن سمرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

جمعہ کی رات مغرب کی نماز میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ پڑھتے تھے۔

نوٹ: یہ حدیث ابن حبان میں بھی ہے۔ ابن حبان میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحد کے آگے یہ الفاظ ہیں:۔

وَفِی الْعِشَاءِ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ وَالْمُنَافِقُوْنَ ۔

یعنی جمعرات کو عشار کی نماز میں سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھتے تھے۔

نماز مغرب میں

جبیر بن مطعم روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے تھے

(بخاری، مسلم)

حارث کی بیٹی ام الفضل رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے، کہتی ہیں کہ میں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں والمرسلٰت عرفاً پڑھتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورۃ اعراف پڑھی۔ اور اس سورہ کو دونوں رکعتوں میں متفرق پڑھا۔ (رواہ نسائی)

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ

EmaanLibrary.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ حٰمٓ دخان پڑھی
(نسائی)

حضرت ابن عمرؓ سے ابن ماجہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قل یا ایّہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد، پڑھتے تھے۔

نماز فجر میں

حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر میں سورۂ قٓ وَالقرآنِ المجید اور اسی جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن سائب روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے بعد) مکہ میں ہم کو فجر کی نماز پڑھائی تو سورۂ (قد افلح) المومنون شروع فرمائی۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا، یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی۔ لہذا آپؐ رکوع میں چلے گئے۔ (رواہ مسلم)

مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور ہارون وغیرہ کے ذکر سے روئے اور کھانسی نے غلبہ کیا اس لئے سورہ کو تمام نہ کر سکے اور رکوع کر لیا۔

EmaanLibrary.com

حضرت عمرو بن حریث روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں وَاللّیل اذا عسعس (یعنی اذا الشّمس کُوّرت) پڑھتے تھے۔ (رواہ مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھینچتا تھا۔ آپ (سفر میں) نماز صبح کے لئے اُترے۔ تو آپؐ نے صبح کی نماز میں قُل اعوذ بِرَبّ الفلق اور قُل اعوذ بِربّ الناس پڑھی۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

معاذ بن عبداللہ جہنی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی دونوں رکعتوں میں اذا زُلزلت پڑھی۔

(ابوداؤد)

نماز عشاء میں

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَمَاسَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْہُ۔ (متفق علیہ)

حضرت براء رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء میں والتّین والزّیتون پڑھتے تھے۔ اور میں نے آپؐ سے زیادہ خوش آواز کسی کو نہیں سنا۔

EmaanLibrary.com

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عشار کی نماز میں سورۂ بقرہ پڑھی ۔ مقتدیوں میں سے ایک کھیتی باڑی کا کام کرنے والے دن کے تھکے ماندے نے لمبی قراءت کی تاب نہ لاکر سلام پھیر دیا۔ پھر اس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور! ہم لوگ اونٹ والے ہیں۔ دن بھر محنت مشقت کرتے ہیں۔ معاذ نے نماز عشار میں سورۂ بقرہ شروع کر دی (مجھ دن کے تھکے ہوئے کو لمبی قرارت سے ملال ہوا۔) ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ یَامَعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ۔

اے معاذ! کیا تم، لوگوں کو فتنے میں ڈال دو گے؟ (یعنی لوگوں کو نفرت دلاؤ گے اور فتنہ کھڑا کرو گے۔؟)

اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا، وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۔ (متفق علیہ)

(عشار میں) والشمس وضحٰها، والضحٰی واللیل اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا کرو۔

ملاحظہ: اس حدیث سے عشار کی نماز کی قرارت بھی معلوم ہوئی۔ اور ساتھ ہی اس حدیث نے نماز کے اماموں کو بھی متنبہ کر دیا ہے کہ نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کا خاص طور پر خیال رکھیں اور خوب

EmaanLibrary.com

سمجھیں کہ نماز میں مقتدیوں کے حالات کے پیش نظر تخفیف کرنی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

عصر وظہر کی نماز میں

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی پڑھتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے۔ اور عصر میں بھی اسی طرح کی سورتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

جابر بن سمرہ رضؓ کی ایک روایت ابو داؤد میں بھی ہے، جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر اور عصر میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ پڑھنا آیا ہے۔

ان آیات کے جواب دینے چاہئیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَءَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ (ابو داؤد)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی

EmaanLibrary.com

(یعنی اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کرو) پڑھتے، تو (تعمیلِ حکم کرتے ہوئے) فرماتے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ (میں اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَهٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ۔ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَانْتَهٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی فَلْیَقُلْ بَلٰی۔ وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص والتین والزیتون پڑھے۔ پس جب اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پر پہنچے (یعنی کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟) تو چاہئے کہ یہ کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ (کیوں نہیں! اور میں اس پر گواہ ہوں۔)۔ اور جو شخص

EmaanLibrary.com

لا اُقسِمُ بِیَوْمِ القیامۃِ ، پڑھے ۔ پس جب اس آیت پر پہنچے :۔ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی (یعنی ، کیا خدا اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دے ؟) تو اسے چاہیئے کہ یہ کہے :۔ بَلٰی ۔ (کیوں نہیں ؟ ضرور قادر ہے) ۔ اور جو کوئی وَالْمُرْسَلَاتِ پڑھے ۔ پس جب اس آیت پر پہنچے :۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ۔ (یعنی یہ لوگ اس قرآن کے بعد اب کس بات پر ایمان لائیں گے ؟) تو چاہیئے کہ یہ کہے :۔ آمَنَّا بِاللّٰہِ ۔ (ہم اللہ پر ایمان لائے ۔)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کے سامنے پوری سورۃ الرحمٰن پڑھی اور صحابہ رضؓ خاموش رہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورہ میں نے جنوں پر پڑھی فَکَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْکُمْ تو وہ جواب دینے میں تم سے اچھے تھے ۔ ہر بار جب میں اس آیت پر پہنچتا تھا ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ ط (سو اے جن وانس ! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟) تو وہ جواب میں کہتے :۔ لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ ۔ (اے ہمارے رب ! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو

EmaanLibrary.com

نہیں جھٹلاتے۔ پس سب تعریف تیرے ہی واسطے ہے۔) (ترمذی)

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو توجہ دلائی، کہ وہ بھی اس آیت کو سُن کر جواب دیا کریں۔۔ سورۂ غاشیہ میں حِسَابَہُمْ کے بعد کہیں۔ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَسِیْراً۔ مشکوٰۃ باب الحساب میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض نمازوں میں اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَسِیْراً۔ کہتے تھے۔

رکوع کا شروع

اب آپ قراءت سے فارغ ہو کر رکوع کریں۔ اور پورا مسنون رکوع یہ ہے کہ:۔

۱۔ رکوع میں آتے وقت اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ مونڈھوں (یا کانوں) تک اٹھائیں۔ (مشکوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ)

۲۔ رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں اور سر کو پیٹھ کے برابر۔ سر نہ تو اونچا ہو اور نہ نیچا۔ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ رکھیں۔ (حاکم)

۴۔ دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر رکھیں۔ ذرا خم نہ ہو۔ ہاتھوں کو کروٹوں سے

EmaanLibrary.com

الگ رکھیں۔ اور گھٹنوں کو مضبوط تھامیں۔ (ابوداؤد)

رکوع کی دُعائیں

ذیل کی دعاؤں میں سے کوئی ایک دس مرتبہ تک پڑھیں۔ (نسائی)
لیکن تین بار سے کم ہرگز نہ پڑھیں۔ (ترمذی)

پہلی دعا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ط (اپنے بڑے رب کے نام کی پاکی بیان کرو) اتری۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس آیت (حکم) کی تعمیل اپنے رکوع میں کرو۔ یعنی رکوع میں یہ دعا پڑھو۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے میرا بڑا رب۔

EmaanLibrary.com

دوسری دعا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں ، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدوں میں یہ دعا پڑھتے تھے :۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تو ، یا الٰہی ! اے ہمارے پروردگار اور ہم تیری بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ۔ یا الٰہی ! مجھ کو بخشدے !

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ۔ (بخاری ، مسلم)

تیسری دعا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ ۔

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں (یہ) کہتے تھے دعا یہ ہے :۔

EmaanLibrary.com

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ

بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے پروردگار فرشتوں کا۔

وَالرُّوحِ۔ (صحیح مسلم)

اور روح (جبرئیلؑ) کا

چوتھی دعا

حضرت عوف بن مالک رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں (یہ) کہتے تھے:۔

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ

قہر اور بادشاہی اور بڑائی اور بزرگی کا

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (بخاری، مسلم)

صاحب پاک ہے۔

پانچویں دعا

رَكَعَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَيَالِیْ وَ

جھک گیا تیرے آگے میرا ظاہر اور میرا باطن اور

اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ

میرا دل تجھ پر ایمان لے آیا۔ میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں،

EmaanLibrary.com

عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَایَ وَمَاجَنَيْتُ

جو مجھ پر ہیں۔ یہ ہیں (تیرے حضور) میرے دونوں ہاتھ۔ اور وہ گناہ جو میں نے

عَلٰی نَفْسِیْ۔ (حصن حصین)

اپنی جان پر کئے ہیں۔

چھٹی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ

یا الٰہی! میں تیرے آگے جھک گیا ہوں۔ اور تجھ پر ایمان لے آیا ہوں۔

وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ

اور تیرا فرماں بردار ہوا ہوں۔ عاجز ہوگیا تیرے آگے میرا کان

وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ

اور میری آنکھ اور میرا مغز اور میری ہڈی اور میرے پٹھے۔

(مسلم)

ملاحظہ: ان دعاؤں میں سے جو چاہیں رکوع میں مزے لے لے کر پڑھیں۔ فرطِ محبت سے اپنے پیارے اللہ کے ساتھ باتیں کریں۔ یہ دعائیں خدائے قدوس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔ چھ مختلف رنگ، مہک کے پھول ہیں۔ جن کی عنبر فشانی فردوسِ ایمان کی بہار ہے۔ جو پھول چاہیں چن لیں۔

EmaanLibrary.com

رکوع سے متعلق ضروری ہدایات

حضرت ابو مسعود انصاری رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

نہیں کفایت کرتی (یعنی نہیں قبول ہوتی) کسی شخص کی نماز جب تک کہ رکوع اور سجدوں میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

بھائیو اور بہنو! توجّہ سے سنو! رکوع میں اتنا ٹھہرنا کہ تمام اعضاء اور جوڑ اپنے مواضع اور ٹھکانوں پر آجائیں، فرض ہے۔ پیٹھ بالکل سیدھی کردو۔ سر نہ اونچا ہو، نہ نیچے ہو۔ بلکہ سر اور پیٹھ دونوں برابر ہوں۔ بڑے اطمینان سے تسبیحیں پڑھو، جس طرح قومے جلسے اور سجدے میں طمانینت فرض ہے اسی طرح رکوع میں بھی فرض ہے۔ اور فرض کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے ارکانِ نماز کو بڑی توجہ اور اطمینان سے پورا کرنا چاہیے۔

مزید تاکید

مزید تاکید کے لئے ایک اور حدیث سنیں۔ حضرت نعمان بن مرّہ کی روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ سے پوچھا

EmaanLibrary.com

کہ شرابی، زانی اور چور کے متعلق تمھارا کیا گمان ہے؟ (یعنی ان کا گناہ کتنا ہے؟) صحابہ رضؓ نے کہا کہ خدا بہتر جانتا ہے اور (خدا کے بتانے سے) اس کا رسولؐ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گناہ کبیرہ ہیں اور ان میں سزا بہت ہے۔ اور (کان کھول کر) سن لو! بہت بُری چوری اس آدمی کی چوری ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ رضؓ نے کہا کس طرح؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا کہ وہ نماز کے رکوع اور سجدوں کو پوری طرح ادا نہیں کرتا۔

(مالک، دارمی)

ناظرین کرام! ہوش کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ غور فرمائیں کہ اللہ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ نماز کا رکوع اور سجدہ اطمینان اور آرام سے پورا نہ کرنا شراب نوشی، زنا اور چوری سے بدتر ہے۔

اللہ اکبر! کس قدر خوف کا مقام ہے۔ آہ! ہماری نمازوں غیر مسنون نمازوں کا کیا حشر ہوگا؟

پیارے بھائیو اور بہنو! نماز کو تکبیر اولیٰ سے لے کر سلام پھیرنے تک سلیقے سے پڑھا کرنا۔ مسنون طریقے سے ادا کرنا۔

EmaanLibrary.com

قومے کا عروج

آپ رکوع کے مقامِ عظیم میں پہنچ کر ملکوتی تسبیحوں کے پھول بارگاہِ لم یزل کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ اب قومے کا عروج حاصل کریں۔ اس طرح کہ رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (بخاری، مسلم)

اگر آپ امام ہیں تو رکوع سے قومہ میں جاتے وقت یہ پڑھیں:۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔

جس نے اللہ کی تعریف کی، اس کی اللہ نے سن لی۔ (بخاری)

مقتدی یہ کہیں:۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا

اے ہمارے رب! تیرے ہی لئے تمام بے شمار تعریفیں ہیں۔ جو

طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ (بخاری)

(شرک وریا سے) پاک اور برکت والی ہیں۔

بشارت

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ نے

EmaanLibrary.com

رکوع سے سر اُٹھایا۔ تو فرمایا۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ پس ایک شخص جو آپؐ کے پیچھے (مقتدی) تھا۔ اس نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ ط پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ ابھی بولنے والا کون تھا؟ (یعنی کس نے یہ کلمے پڑھے ہیں؟) (مقتدیوں میں سے) ایک شخص نے کہا حضور! میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں نے چند اوپر تیس فرشتے دیکھے، جو جلدی کر رہے تھے کہ ان کلموں کا ثواب کون پہلے لکھے۔

(بخاری)

پیارے بھائیو اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے اگرچہ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے صحیح بخاری میں یہ بھی ہے کہ جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو مقتدی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط کہیں۔ لیکن اگر آپ اس کے ساتھ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ بھی پڑھ لیں۔ اور آپ کے یہ کلمات پڑھنے پر کچھ اوپر تیس فرشتے ثواب لکھنے کو دوڑیں۔ بتائیے، آپ کو اور کیا چاہیئے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے؟

EmaanLibrary.com

قومے کی دوسری دعا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پیٹھ اُٹھاتے تو (یہ) فرماتے۔ یعنی قومہ میں یہ دعا پڑھتے:۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط اَللّٰهُمَّ

اللہ نے اس کی سن لی، جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے اللہ!

لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ

تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ آسمانوں بھر، اور

مِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ

زمین بھر اور اس چیز بھر جو تو اس کے

شَیْءٍ بَعْدُ۔ (رواہ مسلم)

بعد چاہے۔

ملاحظہ: اگر آپ امام ہوں، تو اس دعا کے الفاظ کے ساتھ قومے میں خدائے ذوالجلال کی تعریف کریں۔ اور اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں۔ فرض، سنن، نوافل (تہجد) کی نیت سے قدوس لازوال کے حضور حاضر ہوں، تو رقتِ قلب، تر آنکھوں اور فرطِ محبت سے

EmaanLibrary.com

قومے کی منزل میں اس دعا سے اپنے مالک کو راضی کریں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلے ہوئے الفاظ سے اپنی زبان کو شرف مکالمہ بخشیں۔

قومے کی تیسری مبارک دُعا

خدا کی بارگاہ کی حاضری کے مدارج ہیں۔ ان میں سے قومہ بھی ایک درجہ ہے، منزل ہے۔ اس منزل پر پہنچ کر ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خدا کے ساتھ مکالمہ کرنے کے لئے موزوں جملے، خوبصورت الفاظ اور اعلیٰ معانی بتائے ہیں، تاکہ ہم اپنی فرصت، خدا کی الفت اور دیگر حالات کے پیش نظر جو جملہ یا دعا چاہیں قومے کی منزل میں حاضر ہو کر اللہ کے حضور پیش کریں۔ اسی سلسلے میں قومہ کے اندر کھڑے ہو کر خدا کو بہت بہت راضی کرنے کے لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نہایت حسین اور پیاری دعا سکھائی ہے۔ اور قومے میں آپؐ خود بھی اس دعا سے اللہ کو راضی کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے تھے، تو (یہ) کہتے۔ (یعنی یہ دعا قومے میں پڑھتے):۔

EmaanLibrary.com

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ

اے ہمارے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں بھر

وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ

اور زمین بھر - اور اس چیز بھر جو تو اس کے

مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

بعد چاہے - اے تعریف اور بندگی کے لائق!

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ

جو بندے نے کہا اس سے بھی لائق تر! اور ہم سب تیرے ہی

عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ

بندے ہیں۔ یا الٰہی! (جسے) جو چیز تو دے اسے کوئی روک نہیں

وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ

سکتا۔ اور (جسے) تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور دولت مند کو

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (رواہ مسلم)

اسکی دولت تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔

خدا کی توفیق سے جس عورت یا مرد کو یہ دعا قومہ میں پڑھنی نصیب ہو، وہ خدا کا جتنا بھی شکر کرے تھوڑا ہے۔ زہے نصیب جسے خدا قومے کی طمانینت میں اپنے رسولِ پاکؐ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ

EmaanLibrary.com

کے ساتھ مناجات کی توفیق دے ۔

تنبیہ: بہت سے لوگوں کو قومے کا پتہ نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھے کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو کر بڑے اطمینان سے قومے کی دعا پڑھتے تھے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت مسلم شریف میں ہے،

اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْھَمَ ثُمَّ یَسْجُدُ ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے (تو پھر قومہ میں) کھڑے رہتے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ وہ رکعت چھوڑ دی ۔ پھر سجدہ کرتے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قومہ میں خوب اطمینان فرماتے تھے ۔ لیکن وہ لوگ جو رکوع سے سر اُٹھاتے ہی جھٹ سجدے میں چلے جاتے ہیں ان کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ وہ قومہ کے تارک ہیں۔ اور چونکہ قومہ فرض ہے اس لئے قومے کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔ آپ اس کتاب کے "پیش رس" میں حدیث پڑھ چکے ہیں کہ ایک شخص نے تین یا چار بار نماز پڑھی، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

EmaanLibrary.com

ہر بار اس سے فرمایا کہ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ۔ (بخاری مسلم)
پھر سے جاکر نماز پڑھ۔ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس پر اس شخص نے عرض کیا کہ حضور! مجھے نماز (پڑھنا) سکھا دیجئے! پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی نماز کے وہ بڑے اغلاط بتائے جن کے سبب اس کی نماز ہوتی ہی نہیں تھی۔ یعنی رکوع اور سجدہ، قومہ اور جلسہ پورے اطمینان اور چین سے بجالانے کا حکم فرمایا معلوم ہوا کہ وہ نمازی اپنی نماز میں ان ارکان اربعہ کو طمانینت سے ادا نہیں کرتا تھا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز کو باطل قرار دیا۔

رسول اللہ کی نماز کے ارکان اربعہ

عَنِ الْبَرَاءِ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَاخَلَا الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ

(متفق علیہ)

حضرت براء رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ، اور آپؐ کا دونوں سجدوں کے درمیان

EmaanLibrary.com

بیٹھنا (یعنی جلسہ) اور رکوع کے بعد اُٹھنا (یعنی قومہ) کھڑے رہنے اور بیٹھنے کو چھوڑ کر (یہ چاروں چیزیں، یعنی رکوع، سجدہ، جلسہ، قومہ) تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

حضرات! آپ نے غور فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جتنی دیر رکوع اور سجدے میں ٹھہرتے تھے، قریباً اتنا ہی وقت قومہ اور جلسہ میں گزارتے۔ لیکن افسوس! رکوع اور سجدے کے سوا قومے اور جلسے کا عام نمازیوں کو پتہ ہی نہیں ہے۔ حالانکہ جس قدر رکوع اور سجدہ نماز کے لئے لازمی ہیں، اسی قدر قومہ اور جلسہ بھی ضروری ہیں۔ اسلئے ہم اپنے پیارے ناظرین کی خدمت میں تاکیداً عرض کرتے ہیں، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور سنت کے مطابق رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر اطمینان سے قومے کی دعا پڑھ کر پھر سجدے میں آیا کریں۔ چونکہ نمازیوں کی اکثریت قومے سے غافل ہے، اس لئے ہم ایک بار پھر اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں مزید تاکید کرتے ہیں کہ وہ نماز میں قومے کو پھر سنیں۔ قومے کو جو نماز میں فرض ہے۔ ہرگز نہ بھولیں، پھر نہ بھولیں۔

EmaanLibrary.com

مسئلہ رفع الیدین

اس سے پہلے آپ ابو حمید ساعدی رضؓ کی حدیث پڑھ چکے ہیں ، کہ انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں کے سامنے حضور انورؐ کی نماز بیان کی اور نماز بیان کرتے ہوئے ابو حمید ساعدی رضؓ نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں تکبیر (اولیٰ) کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ پھر رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کر تشہد کے بعد کھڑے ہوتے، تو اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ (ابو داؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ)

جب ابو حمید ساعدی رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کر چکے۔ تو دس صحابہ رضؓ نے کہا۔

صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ۔ تم نے سچ کہا۔ واقعی اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ لہٰذا صحابہ رضؓ کی ایک جماعت اس حدیث کی رو سے اس بات پر گواہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم چار بار رفع الیدین کرتے تھے۔ تکبیر اولیٰ کے وقت۔ رکوع جاتے ہوئے

EmaanLibrary.com

رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے، اور تشہد پڑھ کر اُٹھتے وقت۔ معلوم ہوا کہ رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت برحق ہے۔

رفع الیدین سے چڑ

بعض لوگ جو خود تو اس سنت پر عامل نہیں ہیں، لیکن وہ رفعِ یدین کے فعلِ رسولؐ کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم انکی خدمت میں بڑے اخلاص سے گزارش کرتے ہیں کہ جس طرح ہر مسلمان کے نزدیک حضور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم جان، مال، اولاد اور دنیا و مافیہا سے زیادہ پیارے ہیں، اسی طرح آپ کا ہر قول اور فعل بھی ہر مسلمان کو آپؐ کی ذات کی طرح محبوب اور پیارا ہونا چاہئے۔ شروع میں تو ہر شخص رفع یدین کرتا ہی ہے۔ لیکن یہی فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جان کر باقی تین جگہوں میں کرنے پر نفرت یا چڑ کیوں؟

رفع الیدین رسولِ خداؐ کی سنت ہے

رفع الیدین سے جو محروم ہیں، وہ ہیں ہی۔ لیکن جو لوگ اپنی نماز کو رفع الیدین کی سنت کے زیور سے زیادہ خوبصورت، زیادہ حسین اور زیادہ پیاری بنانا چاہتے ہیں، رفعِ یدین نہ کرنے والے انھیں کیوں روکتے ہیں۔ رفع یدین کے متعلق ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پاک اور بزرگانِ دین کی تائید یہاں بیان کرتے ہیں، تاکہ مسلمان بھائی

EmaanLibrary.com

اور بہنیں اس سنت پاک پر شوق سے عمل کریں۔ اور تنا فر برتنے والے اصحاب آئندہ اس سنتِ رسولؐ کو محبت بھری نظر سے دیکھا کریں. کیونکہ فعلِ رسولؐ سے محبت کرنا خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہے۔ اب آپ احادیث پاک ملاحظہ فرمائیں!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے، اس وقت جب نماز شروع فرماتے، اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ (ان تینوں جگہوں پر) اسی طرح ہاتھ اٹھاتے تھے۔

وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا

EmaanLibrary.com

قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ البخاری)

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پوری کرکے اُٹھتے، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور اس (فعل) کو ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ (یعنی یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز میں چاروں جگہ رفع یدین کرکے اس فعل کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا یعنی کہا کہ حضور پر نورؐ نے بھی چاروں جگہ رفع یدین کیا تھا۔

ابو داؤد، باب رفع الیدین میں حضرت وائل بن حجر رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا کہ آپ کس طرح پڑھتے ہیں۔ آپؐ قبلہ رُخ کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اُٹھائے۔ پھر آپ نے رکوع کا ارادہ کرتے وقت بھی

EmaanLibrary.com

دونوں ہاتھ اُٹھائے ، جب آپ نے رکوع سے سر مبارک اُٹھایا، تو اسی طرح دونوں ہاتھ اُٹھائے ۔ (ابوداؤد)

رسُول اللہؐ وفات تک رفع الیدین کرتے رہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی ۔

(تلخیص الجبیر للعسقلانی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے، اور جب رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے (تو بھی رفع یدین کرتے) اور سجدوں میں رفع یدین نہ کرتے (اور آپؐ کا یہی معمول) اللہ تعالیٰ سے ملتے دم رہا۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے رہے۔)

EmaanLibrary.com

شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا فتویٰ

فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ اَوْ اُذُنَیْهِ وَکَذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَالَّذِیْ یَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّنْ لَّا یَرْفَعُ فَاِنَّ اَحَادِیْثَ الرَّفْعِ اَکْثَرُ وَاَثْبَتُ۔

(حجۃ اللہ البالغہ، جلد ۲)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرے، تو رفع یدین کرے اور جب رکوع سے سر اُٹھائے، اس وقت بھی رفع یدین کرے۔ میں رفع یدین کرنے والوں کو رفع یدین نہ کرنے والوں سے اچھا سمجھتا ہوں۔ کیونکہ رفع یدین کرنے کی حدیثیں بہت زیادہ ہیں اور بہت صحیح ہیں۔

مولانا عبدالحیؒ حنفی کا فتویٰ

اِنَّ ثُبُوْتَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ وَاَرْجَحُ وَاَمَّا دَعْوٰی نَسْخِهٖ فَلَیْسَتْ بِمُبَرْهَنٍ

EmaanLibrary.com

عَلَيْهَا بِمَا يُشْفِى الْعَلِيْلَ وَيَرْوِى الْغَلِيْلَ۔

(تعلیق الممجد)

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کرنے کا بہت کافی اور نہایت عمدہ ثبوت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ ان کا قول بے دلیل ہے۔

درمختار کا فتوے

فَلَا تَفْسُدُ بِرَفْعِ يَدَيْهِ فِيْ تَكْبِيْرَاتِ الزَّوَائِدِ عَلَى الْمَذْهَبِ وَمَا رُوِيَ عَنِ الْفَسَادِ فَشَاذٌّ۔

(درمختار، جلد اوّل)

حنفی مذہب کی نہایت معتبر کتاب درمختار میں ہے، کہ جس نے کہا کہ رفع یدین سے نماز میں نقصان آتا ہے اس کا قول مردود ہے اور رکوع میں جانے سے اور رکوع سے اُٹھنے کے وقت رفع یدین کرنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔

ذخیرہ میں ہے

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لَا تُفْسِدُ الصَّلٰوةَ۔ یعنی رفع یدین سے

EmaanLibrary.com

نماز میں کچھ فساد نہیں پڑتا۔

امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ تینوں کے نزدیک رفع یدین کرنا سنت ہے۔ گویا مذاہب اربعہ میں سے تین مذہب رفع یدین کے حامی ہیں۔

رفع یدین کے متعلق چار سو روایتیں

علامہ مجدالدین فیروزآبادی مصنف قاموس سفرالسعادۃ میں لکھتے ہیں:۔

کثرت ایں معنی بہ تواتر ماندہ است وچہار صد اثر وخبر دریں باب صحیح شدہ، وعشرۂ مبشرہ روایت کردہ اند۔ لایزال بریں کیفیت بود تا ازیں جہاں رحلت کردہ، غیر ازیں چیزے ثابت نشدہ۔ (سفرالسعادۃ)

ترجمہ: کثرت روایات کی وجہ سے (تین مواقع پر ثابت شدہ رفع یدین) متواتر حدیث کے مشابہ ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو حدیثیں اور آثار آئے ہیں۔ عشرۂ مبشرہ صحابہ (جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں جنتی کہا تھا) نے ان کو روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز

EmaanLibrary.com

پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اس کے سوا کچھ ثابت نہیں۔

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتوے

رَفْعُ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّکُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ

(غنیۃ الطالبین)

(حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کرنا چاہیئے۔

ملاحظہ: مسئلہ رفع یدین دوپہر کے دن کی طرح واضح اور روشن ہو چکا ہے کہ یہ اللہ کے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت ہے اور اس سنت پر حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ بھی عمل کرتے رہے ہیں اور اپنے مریدوں کو عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہم نے اس مسئلہ کو اتنی وضاحت سے اس لئے بیان کیا ہے کہ میرے پیارے مسلمان بھائی اور بہنیں اپنی نماز کے حسین چہرے کو سنت رفع الیدین کے غازے سے زیادہ خوبصورت، زیادہ پیارا اور زیادہ دلکش بنالیں۔ اور جو پھر بھی محروم رہیں وہ رفع الیدین کو اپنے پیارے

EmaanLibrary.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جانتے ہوئے اسے حقارت اور نفرت کی نظر سے نہ دیکھیں، اور رفع یدین کرنے والوں پر اعتراض نہ کریں، بلکہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ارشاد اَحَبُّ اِلَیَّ (رفع یدین کرنیوالا مجھے محبوب ہے) کے مطابق ان سے محبت کریں۔ اور خود بھی رفع یدین شروع کردیں، کہ سنت مؤکدہ ہے۔

لڑو جھگڑو نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاكُ لَهَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ (بیہقی)

اس نماز کی فضیلت جس کے واسطے (وضو میں) مسواک کی گئی ہے اس نماز کے اوپر جس کے واسطے (وضو میں) مسواک نہیں کی گئی ہے ستّر درجے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مسواک والی نماز غیر مسواک والی نماز سے ستّر گنا زیادہ فضیلت اور ثواب رکھتی ہے۔ اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر ایک شخص اپنی نماز کو ستّر درجے فضیلت والی بنانے کے لئے وضو میں مسواک بھی کرتا ہے۔ تو کیا آپ اس کو مسواک کرنے سے منع کرینگے؟

EmaanLibrary.com

لڑیں جھگڑیں گے ؟ کہ یہ شخص اپنی نماز کو فضیلت اور درجے والی کیوں بناتا ہے ؟ آپ یقیناً اس کے مسواک کرنے پر معترض نہیں ہوں گے اسی طرح یہ بات بھی خوب سمجھ لیں کہ جو شخص نماز میں رفعِ یدین کرتا ہے، اس کی نماز کی فضیلت اور ثواب بڑھ جاتا ہے۔ اگر آپ فعل مسواک پر (جو فضیلتِ نماز پر دال ہے) اعتراض نہیں کرتے، تو رفعِ یدین پر (جو سنّتِ رسولؐ ہونے کے سبب فضیلتِ نماز کا موجب ہے) کیوں معترض ہوتے ہیں ؟ ۔

دیکھئے ! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میری سنت (پر عمل کرکے اس) کو دوست رکھا، اس نے مجھ کو دوست رکھا۔ اور جس نے مجھ کو دوست رکھا، وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(ترمذی)

ہر مسلمان رفعِ یدین کے ساتھ نماز پڑھے

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ۔ یعنی رسولؐ تم کو جو بھی دیں، اسے لے لو۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ، پر

EmaanLibrary.com

عمل کر کے نماز کی صورت اور ہیئت ہم کو بتادی، اور فرمایا :۔

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ۔ اس طرح نماز پڑھو، جیسے تم مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ شروع سے آخر تک، یعنی تکبیر اولیٰ سے سلام پھیرنے تک پوری کی پوری نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پڑھنی چاہیئے، ہر ہر حرکتِ پاک اپنانی اور عمل میں لانی چاہیئے۔ اُمت میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح سند سے ثابت شدہ طریقے میں سے کچھ لے لے، اور کچھ دانستہ چھوڑ دے، یا ان پر قدغن لگا دے۔ ایسا کرنے کے خیال سے بھی لرز جانا چاہیئے۔

کسی سول ہسپتال کا چیف میڈیکل آفیسر مرض کی تشخیص کر کے مریض کے لئے نسخہ تجویز کرے۔ اور نسخہ بنواتے وقت اگر مریض کمپونڈر سے کہے کہ نسخے میں آخر کی تین دوائیں نہ ڈالو، باقی دواؤں سے نسخہ تیار کر دو۔ ظاہر ہے کہ اس نسخے کے استعمال سے مریض اصولاً شفا کی توقع نہیں رکھ سکتا۔ اور جب نسخہ تجویز کرنیوالے ڈاکٹر کو مریض کی اس حرکت کا علم ہوگا، تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا اور اس کے معالجہ سے دست کش ہو جائے گا۔

EmaanLibrary.com

حضرت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ط وہ اللہ کی وحی سے بولتے ہیں اپنی خواہش سے نہیں۔ پھر آپ جو نسخہ اپنی مریض اُمت کے لئے تجویز کرتے ہیں وہ وحی سے ہی کرتے ہیں۔ اُمت میں سے اگر کوئی شخص آپؐ کے مرکب نسخہ میں سے کچھ حصہ کاٹ دے اور باقی کا استعمال کرلے تو وہ ایمان کی شفا کہاں تک پائے گا؟ اور اس کی یہ جسارت کیا کہلائے گی؟

دیکھئے! یہ ہے ہمارے سامنے حدیث کی چوٹی کی کتاب صحیح مسلم شریف اس کے اندر۔

پہلی حدیث: ترجمہ۔ زہری حضرت سالم سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے۔ (صحیح مسلم)

دوسری حدیث:۔ ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جماعت کے لئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔ جب رکوع کا ارادہ

EmaanLibrary.com

کرتے تو ایسا ہی کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور سجدے سے سر اُٹھاتے وقت ایسا نہ کرتے۔ (صحیح مسلم)

تیسری حدیث:۔ ترجمہ۔ ابو قلابہ رضؓ سے روایت ہے، انھوں نے مالک بن حویرث رضؓ کو دیکھا کہ انھوں نے نماز پڑھی تو تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

چوتھی حدیث بہ ترجمہ۔ مالک بن حویرث رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے، تو ایسا ہی کرتے۔ یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ (صحیح مسلم)

یہ چاروں حدیثیں دوپہر کے سورج کی طرح روشن ہیں۔ بڑی صحیح ہیں۔ کسی پر کوئی حرف نہیں آیا۔ کوئی جرح نہیں ہوئی۔

ان میں سے دو حدیثیں بروایت عبداللہ بن عمر رضؓ اور ابو قلابہ رضؓ لفظ بہ لفظ صحیح بخاری میں بھی ہیں۔ اور صحیح بخاری کے متعلق ساری اُمت کا فیصلہ ہے کہ اس کی صحت بعد قرآن مجید مسلم ہے۔ تو رفع یدین کے

EmaanLibrary.com

مسئلہ کی صحت بھی بعد کلام اللہ مسلّم ہوئی ع

دمِ اعجاز سے ویرانے بھی آباد ہوئے

پانچویں حدیث :۔ ابو حمید ساعدی رض کی مشہور حدیث جس میں اُنھوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دس صحابہ رض کے روبرو بیان کی اور بتایا کہ حضورؐ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ پھر (چار رکعت والی نمازیں) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ ابو حمید ساعدی رض جب نماز رسولؐ بیان کر چکے تو دس صحابہ رض نے کہا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔ تم نے سچ کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ میں ہے اور صحیح ہے۔

اس حدیث سے بھی روز روشن کی طرح رفع یدین کا کرنا ثابت ہو گیا۔ اور كَانَ يُصَلِّيْ استمرار کے لیے آتا ہے جس کے معنی ہیں کہ حضورؐ ہمیشہ کرتے تھے۔ كَانَ يَرْفَعُ کے الفاظ میں بھی استمرار یعنی ہمیشگی پائی جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری عمر رفع یدین کرتے رہے ہیں

زاد المعاد اور تلخیص میں ہے :۔

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔

EmaanLibrary.com

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تا وفات رفع یدین کرتے رہے۔

الحاصل اور بہت سے دلائل اثبات رفع یدین کے متعلق موجود ہیں۔

پھر اس بات پر کس قدر افسوس ہے کہ صرف پہلی بار کا رفع یدین مذکورہ احادیث سے لے لیا گیا ہے اور باقی تین جگہوں کا چھوڑ دیا گیا ہے کیا یہ بے انصافی نہیں ہے؟ دین میں دخل نہیں ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے "مرکّب نسخہ" سے ایک جزء لے لیا اور تین اجزاء ترک کر دیئے۔ اور پھر یہ مرکب نسخہ (چار جگہوں پر رفع یدین کرنا) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے جس کے تجویز کرنے والے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کی خدائی سند رکھتے ہیں۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى سے متکلم زا ہیں۔ اس ہستیٔ پاک سیّد ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ میں کاٹ چھانٹ، آب حیات کے چار جرعوں میں سے ایک نوش کرنا اور باقی تینوں کا جواز محلِ نظر ٹھہرانا دنیائے ضمیر میں اس روش کا کیا مقام ہے؟

ہم رفع یدین سے محروم بھائیوں کی خدمت میں بڑے خلوص اور محبت سے عرض کرتے ہیں کہ وہ جناب رحمتِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیاری سنت کو ضرور اپنا لیں، عمل میں لائیں۔ اور کسی کے کہے کہلائے اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔ یاد رہے کہ جتنی عظمت اور عزت

EmaanLibrary.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی ہے بالکل اتنی ہی آپؐ کی سنت کی ہونی چاہیے۔

سرتاج احناف حضرت امام محمدؒ کا نعرۂ حق

رفع الیدین برحق

حضرت امام محمدؒ جو احناف کے مسلّمہ امام ہیں سارا ذخیرہ حنفی مذہب کا ان ہی کی محنت شاقہ اور مساعی کا نتیجہ ہے۔ آپ امام ابو حنیفہ رح کے قابل فخر شاگرد ہیں۔ آپ اپنی مشہور کتاب موطأ امام محمد میں رفع یدین کی صحیح حدیث لائے ہیں۔ باب افتتاح الصلوٰۃ ملاحظہ ہو:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ

(موطا امام محمدؒ)

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے، تو رفع یدین کرتے۔ اور

EmaanLibrary.com

جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو رفع یدین کر کے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہتے۔

دیکھا آپ نے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رح کے مایۂ ناز شاگرد حضرت امام محمد رح نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث اپنی کتاب مؤطا میں لاکر تسلیم کر لیا کہ رفع یدین ان کے نزدیک سنت صحیحہ ثابتہ ہے۔ اب تو برادران احناف کو بھی یہ سنت اپنا لینی چاہیے۔

آخر میں متذکرۃ الصدر دلائل کے زور سے ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہر مسلمان رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھے۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز کا یقیناً نقصان ہے۔

سجدے کی معراج

جب آپ قومے میں اطمینان سے دعا پڑھ چکے تو پھر ربّ الارباب کے حضور اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گریں۔ گرنے کی صورت یہ ہے:۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَاِذَا

EmaanLibrary.com

نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (ابوداؤد، نائی)

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ جب آپ سجدہ کرتے، تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے۔ اور جب سجدے سے اُٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے۔

معلوم ہوا کہ قومہ سے سجدہ میں گرتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے چاہئیں۔ پھر ہاتھ۔ جمہور ائمہ حنفی، شافعی اور احمد کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ صحیح ابن خزیمہ میں بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنوں سے ابتدا کرتے۔

ایک حدیث اس طرح بھی آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (ابوداؤد)

جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

اس حدیث میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کی ممانعت ہے اور اونٹ بیٹھتے وقت پہلے ہاتھ رکھتا ہے۔ اور اس حدیث میں پہلے ہاتھ رکھنے

EmaanLibrary.com

کا حکم ہے۔ آخر حدیث اول کے مخالف ہوئی۔ اور اس حدیث کو بیکار بھی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اسی لئے امام مالکؒ اور اوزاعیؒ اور ایک جماعت علماء کی اس حدیث پر عامل ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اس حدیث پر عمل کی صورت اس طرح بتائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ حدیث کا مقصود تخصیص اور استثناء ہے۔ کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں۔ (۱) دونوں ہاتھوں کا پہلے رکھنا۔ (۲) دونوں ہاتھوں پر زور دینا۔ (۳) دونوں پاؤں کھڑے رکھنا۔ تو ممانعت ان سب اوصاف سے ہے باستثناء امر اوّل کے۔ اور وہ بھی اس طرح کہ جب زمین کے قریب ہو جائیں اور گھٹنے مڑ جائیں تو ہاتھ پہلے رکھ لیں۔ پھر گھٹنے۔

الحاصل ترجیح پہلی حدیث کو ہے۔ ابو سلیمان خطابی نے فرمایا ہے کہ وائل بن حجر کی حدیث اس حدیث سے زیادہ ثابت ہے۔

پس اکثر عمل حدیثِ وائلؓ پر چاہیئے۔ اور اگر کوئی حضرت شاہ ولی اللہؒ کے طریقہ کے مطابق زمین سے قریب ہو کر گھٹنے موڑ کر ہاتھ پہلے اور گھٹنے پیچھے رکھ لے، تو درست ہے ہم قدغن نہیں لگا سکتے حضرت مولانا محمد جونا گڈھی رحمۃ اللہ علیہ نے "صلوٰۃ محمدی" میں دونوں طریقوں کو درست لکھا ہے۔

(۱) سجدے میں پیشانی اور ناک زمین پر ٹکائیں۔ (بخاری)

EmaanLibrary.com

(۲) سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھیں۔ (ترمذی)

(۳) سجدے میں دونوں ہاتھوں کا کندھوں کے برابر رکھنا بھی آیا ہے۔ (مسلم)

(۴) سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری سے ملا کر رکھیں۔ (حاکم)

(۵) سجدے میں دونوں ہتھیلیاں اور گھٹنے خوب زمین پر ٹکائیں۔

(۶) پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف مڑے ہوئے رکھیں اور قدم بھی دونوں کھڑے رہیں۔ (بخاری شریف)

(۷) بیہقی میں ایڑیوں کا ملانا بھی آیا ہے۔

(۸) سجدے میں سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں۔ پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں اور دونوں رانیں بھی ایک دوسری سے الگ الگ رکھیں۔ (ابو داؤد)

(۹) سجدے میں کہنیوں کو نہ تو زمین پر ٹکائیں، نہ کروٹوں سے ملائیں بلکہ زمین سے اونچی کروٹوں سے الگ کشادہ رکھیں۔ (بخاری)

انتباہ

سجدہ کرتے وقت تمام عورتوں اور مردوں کو ہدایات مذکورہ کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ تاکہ سجدہ مسنون ہو۔

سجدہ سات اعضاء پر

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

EmaanLibrary.com

اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔ (متفق علیہ)

مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے پنجوں پر۔

ہر بہن بھائی کو ضروری ہے کہ وہ سجدے میں ان سات اعضاء کو خوب زمین پر ٹکا کر رکھیں اور اطمینان سے سجدے کو پورا کریں۔

عورتیں بازو نہ بچھائیں

بہت سی عورتیں سجدہ میں بازو بچھا لیتی ہیں اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں۔ اور دونوں قدموں کو بھی زمین پر کھڑا نہیں کرتیں۔ واضح ہو کہ یہ طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور سنت پاک کے خلاف ہے۔ سنئے! حضرت انس رضؓ کی روایت سے بخاری، مسلم میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔ (بخاری، مسلم)

یعنی تم میں سے کوئی (مرد ہو یا عورت) اپنے بازوؤں کو (سجدے میں) کتے کی طرح نہ بچھاوے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے صاف صاف عیاں ہے، کہ

EmaanLibrary.com

نمازی کو (خواہ مرد ہو یا عورت) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر دونوں کہنیاں یعنی بازو زمین سے اٹھا کر رکھنے چاہئیں اور پیٹ بھی رانوں سے جدا رہے اور سینہ زمین سے اونچا ہو۔

میری معزز مسلمان بہنو! توجہ سے سنو! اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز پڑھو۔ ایک روایت اسی مضمون کی صحیح مسلم میں ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اور مسلمان مردوں عورتوں کو یکساں سناتے ہیں:۔

فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ۔ (مسلم)

یعنی سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھو، اور اپنی کہنیاں بلند کرو۔

امید ہے کہ فرمانِ رسولؐ سن کر آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی۔ اس لئے میری بہنوں کو چاہیے کہ وہ سجدے میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر اپنے بازوؤں کو اونچا رکھا کریں، اور انھیں پہلوؤں سے بھی جدا رکھیں۔ پیٹ بھی رانوں سے علیٰحدہ رہے۔ سجدے میں پاؤں بھی زمین پر کھڑے ہوں۔ اور اُنگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف مڑے ہوئے ہوں۔

EmaanLibrary.com

نہایت درجہ قربِ خدا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دراصل بندہ اپنے رب سے بہت نزدیک اس حال میں ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے پس (سجدے میں) بہت دعا کرو۔

ملاحظہ: اللہ تعالےٰ تو بندے سے ہر حال میں نزدیک ہوتا ہے لیکن سجدے میں سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ سجدے میں خدا کا انتہائی قرب حاصل ہوتا ہے۔ خدائے قدوس کی خوشی اور رضامندی کا دریا موجیں مارتا ہے۔ قبولیت دعا کی منتظر ہوتی ہے۔ خاک آلودہ پیشانی کو خدا کی رحمت سجدے میں چومتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں کثرتِ دعا کا حکم دیا۔ پس سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ سجدے میں بڑی عاجزی اور اخلاص سے نہایت خضوع اور خشوع سے بڑے شوق اور حضور سے تسبیحیں پڑھیں کہ سجدے کی معراج ہی مومن کو مدارجِ اعلیٰ تک پہنچاتی ہے۔

EmaanLibrary.com

مومن کو سجدے میں دیکھ کر شیطان روتا ہے

سجدے میں بہشت

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی ایک روایت صحیح مسلم میں ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب آدم کا بیٹا (مومن) سجدے کی آیت پڑھتا ہے۔ پھر (پڑھنے اور سننے والا) سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہو کر کہتا ہے۔ اے مصیبت مجھے! آدم کا بیٹا سجدے کا حکم کیا گیا اس نے سجدہ کیا، پس اس کے لئے بہشت ہے۔ اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا میں نے نافرمانی کی، پس میرے لئے آگ ہے۔ (مسلم)

ملاحظہ: شیطان خدا کے حکمِ سجدہ سے نافرمان ہو کر جہنمی ہوا۔ ہمیں بھی پانچوں نمازوں میں سجدے کا حکم ہے۔ اس سجدے کے حکم کی بجاآوری سے ہم اس وقت عہدہ برآ ہوں گے جب ہم باقاعدہ پانچوں نمازیں وقت پر پڑھیں گے۔ اگر ہم نے کوئی نماز ترک کی تو سجدے کے نافرمان ہوں گے۔

بہشت میں رسولِ خداؐ کا ساتھ

ربیعہ بن کعب رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گزارتا تھا۔ آپؐ کے لئے وضو کا

EmaanLibrary.com

پانی اور آپؐ کی (دیگر) ضرورت (مسواک وغیرہ) لاتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (ایک رات خوش ہوکر) فرمایا۔ (کچھ دین و دنیا کی بھلائی سے) مانگو! (تاکہ خدا کی جناب میں تمھارے لئے عرض کروں) میں نے کہا۔ آپ سے آپ کی رفاقت بہشت میں چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ اس کے سوا؟ میں نے کہا، بس وہی! پھر حضورؐ نے فرمایا۔

فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ۔ (مسلم)

پس اپنے لئے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔

جس طرح معالج مریض سے کہے کہ حصولِ شفا کے لئے میں تیرے لئے کوشش کرتا ہوں، اور تو میری ہدایات، کے مطابق دوا کے استعمال اور پرہیز کے ساتھ میری مدد کر۔ اسی طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیعہ رضؓ سے فرمایا کہ میں تیرے حصولِ مدّعا کے لئے دعا سے کوشش کرتا ہوں، اور تو سجدوں کی کثرت سے میری کوشش میں میری مدد کر اس طرح تجھے بہشت میں میری رفاقت حاصل ہوگی۔

معزز ناظرین! اگر ہم چاہتے ہیں کہ آخرت میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہو۔ تو ہمیں پوری پانچوں نمازیں ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیں سجدوں کی کثرت حاصل ہو۔ بلکہ تحیۃ الوضوء

EmaanLibrary.com

تہجد اور نماز تسبیح کے پڑھنے سے سجدوں کی کثرت میں اضافہ کرنا چاہیئے اور ہر نماز کے ہر سجدے میں خلوص، حضور اور اطمینان کو سجدے کی جان سمجھیں۔

سجدوں سے درجات کی بلندی

حضرت ثوبان رضؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہشت میں لے جانے والا عمل پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا:۔

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ سَجْدَةً لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً۔ (رواہ مسلم)

اپنے اوپر (خالص) اللہ کے لئے سجدوں کی کثرت کو لازم کرلو کیونکہ جب بھی تم (خالص) اللہ کے لئے سجدہ کروگے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہارے درجے کو بلند کرے گا۔ اور اس کے ذریعہ تمہارے گناہوں کو مٹادے گا۔

ملاحظہ: جو شخص پانچوں نمازوں کے سجدوں کو بڑے خلوص، اطمینان اور آرام سے پورا کرتا ہے، وہ کثرت سجود کا عامل بن جاتا ہے اور نماز تسبیح تہجد، اشراق، شکر الوضوء کے سجدے فرض نمازوں کے سجدوں کے ساتھ مل کر لیلائے مقاصد کے حسن وجمال کو دوبالا کردیتے ہیں۔ خوش نصیب

EmaanLibrary.com

ہیں وہ عورتیں اور نیک بخت ہیں وہ مرد جنھیں دنیا میں یہ دولتِ عمل حاصل ہے۔

سجدے کی دُعائیں

مندرجہ ذیل دعائیں نبیؐ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ بھی انھیں یاد کرلیں۔ اور اپنے اوقات و احوال اور قلب کی واردات کے پیشِ نظر جو چاہیں پڑھ لیا کریں۔ کم از کم تین بار پڑھیں جو ادنیٰ درجہ ہے۔ دس بار تک بھی پڑھ سکتے ہیں۔

پہلی دُعا

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو یہ دعا تین بار پڑھے۔ اور یہ (تین بار پڑھنا) سب سے کم درجہ ہے۔ (ترمذی)

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاک ہے میرا بلند پروردگار

دُوسری دُعا

حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے:۔

EmaanLibrary.com

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تو یا الٰہی! اے ہمارے پروردگار! اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری تعریف کے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری، مسلم)

ساتھ۔ یا الٰہی! بخش دے مجھ کو!

تیسری دُعا

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ) کہتے تھے:۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ

بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے فرشتوں کا پروردگار،

طہ اس دعا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے ایک حکم کی تعمیل کی ہے۔ خدا نے فرمایا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (پس پاکی بیان کریں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور اس سے بخشش مانگیں!)۔ آپؐ نے خدا کے اس حکم کو نماز میں جھک کر (رکوع اور سجدے میں) بجالائے۔ اللہ کے امر کے مطابق آپؐ نے اس دعا میں اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بھی کی ہے اور بخشش بھی مانگی ہے۔ ہماری جانیں اور ماں باپ آپ پر قربان۔ خدا کے اسرار و اوامر کو سمجھنے اور عمل کرنے میں آپؐ کا مقام کس قدر اعلیٰ و ارفع ہے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

وَالرُّوْحِ (مسلم)

اور روح کا (جبرئیلؑ کا پروردگار)

چوتھی دُعا

حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدے میں (یہ) کہتے تھے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ

یا الٰہی ! میرے سب گناہ بخش دے ۔ چھوٹے

وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ

اور بڑے ، اگلے اور پچھلے ، ظاھر

وَسِرَّہٗ (مسلم)

اور پوشیدہ ۔

انتباہ : رکوع اور قومے کی طرح سجدے کی طمانینت بھی فرض ہے بڑے اطمینان ، چین ، خضوع اور حضور سے مزے مزے تسبیحیں پڑھیں۔ سجدے میں سر رکھتے ہی کتر کتر کر تسبیحیں پڑھ کر اٹھنے کی کوشش کرنا طمانینت سے ناآشنائی ہے۔

EmaanLibrary.com

پانچویں دُعا اَللّٰھُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ

یا الٰہی! تیرے لئے سجدہ کیا میرے ظاہر نے

وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ

اور میرے باطن نے اور میرا دل تجھ پر ایمان لے آیا۔

اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَھٰذَا مَا

میں تیری نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں اقرار کرتا ہوں اور یہ (تیرے آگے) میرے

جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ

وہ گناہ ہیں جو میں نے اپنی ذات پر کئے ہیں۔ اے عظمت والے!

یَا عَظِیْمُ اِغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ

اے سب سے بڑے! تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ بڑے گناہوں کو

الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ

بڑے پروردگار کے سوا کوئی نہیں

الْعَظِیْمُ ط ۔ (حصن حصین)

بخش سکتا۔

چھٹی دُعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

اے اللہ! تو میرے دل میں (اپنا) نور بھر دے

EmaanLibrary.com

وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ

اور میرے کان میں روشنی کر ۔ اور میری

فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ اَمَامِیْ

آنکھ میں روشنی کر اور میرے سامنے (بھی)

نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ

روشنی کر اور میرے پیچھے (بھی) روشنی کر اور میرے اوپر

مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ؕ

روشنی کر ۔ اور میرے نیچے اور میری (ہدایت) روشنی کو بڑھادے (حصن حصین)

ساتویں دُعا

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ

پاک ہے اللہ (شرک سے) جو ظاہر اور پوشیدہ

الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ

چیزوں کا بادشاہ ہے ۔ بڑی عزت اور قدرت

وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ

والا ہے ۔ پاک ہے (شرک سے) وہ زندہ

الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ

معبود جو کبھی نہیں مرے گا ۔ (اللہ!) میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کے ذریعے

EmaanLibrary.com

مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ

تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے

سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ

تیری ناراضگی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے تجھ سے۔

وَجْهُكَ ط (حصن حصین)

برتر ہے تیری ذات

آٹھویں دُعا | رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا

اے میرے رب! میری جان کو اسکی پرہیزگاری عطا کر

وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ

اور اس کو پاک کر! تو بہتر پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی

وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ

اس کا مالک اور مولیٰ ہے۔ الٰہی! میرے پوشیدہ اور

مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ط (حصن حصین)

ظاہر (تمام) گناہوں کو بخش دے۔

نوویں دُعا | اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ

اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضامندی کے ذریعے

EmaanLibrary.com

مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ

تیرے غصّے سے اور تیری عافیت کے ذریعے تیری

عُقُوبَتِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْكَ

سزا سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے

لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا

میں تیری تعریف گن نہیں سکتا ۔ تو ویسا ہی ہے جیسی

اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ط (مسلم)

تو نے اپنی تعریف (خود) فرمائی ہے ۔

دسویں دُعا | اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا

وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ

اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرمانبردار ہوا ۔

سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَ

میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا

صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَ

اور اسکی صورت بنائی تو کیا ہی اچھی صورت بنائی ۔ اور

EmaanLibrary.com

وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ

اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔ اللہ بہت برکت والا

اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ط (مسلم)

احسن الخالقین ہے۔

رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی کرنے کا حکم

رکوع میں بندہ اپنے مالک کے آگے جھکتا ہے۔ کمر دوہری کر کے اپنی عبودیت اور غلامی کی شہادت دیتا ہے۔ اسی طرح سجدے میں اپنی پیشانی خاک پر رکھ کر معبود برحق کے حضور اپنی عاجزی، ناتوانی اور بندگی کا اظہار کرتا ہے۔ رکوع اور سجدہ نماز کی روح رواں ہونے کے سبب بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے انھیں پورے قاعدے، ضابطے سے پایۂ تکمیل کو پہنچانا چاہیئے۔ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ کے آگے رکوع اور سجدہ میں کمر کو بالکل سیدھی کریں۔ تاکہ عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے زیادہ ہونے کے سبب غلامی کے حسن کو چار چاند لگیں۔ بندے کو مالک کے آگے انتہائی عاجز بنانے کے لئے رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں تاکیدی حکم دیا ہے:۔

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ

EmaanLibrary.com

فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ - (ابن ماجہ)

اے مسلمانو! (سنو!) جو رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھی نہیں کرتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تاکیدی حکم کے پیش نظر ہر مسلمان بھائی اور بہن کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ وہ رکوع اور سجدے کی حالت میں اپنی کمر کو پوری طرح سیدھی کرے۔ اتنی سیدھی کہ اس سے زیادہ سیدھی نہ ہو سکے۔ اپنے مالک کو دکھا دے کہ اس کا غلام انتہائی عاجزی سے بخشش مانگ رہا ہے۔ یاد رہے کہ جو دانستہ ان مقامات میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا، وہ لاصلوٰۃ کے فرمان نبوی ؐ کی رو سے اپنی نماز ضائع کرنے والا ہے۔

جلسے کا مقام

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:۔

ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیُثْنِیْ رِجْلَہَ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا

ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ

ثُمَّ یَسْجُدُ - (ابوداؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سجدے سے) اپنا سر اُٹھاتے

EmaanLibrary.com

اور اپنے بائیں پاؤں کو موڑ کر (یعنی بچھا کر) اس پر بیٹھتے - پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے کی طرف پھر آتی اور برابر ہو جاتی - (پہلے سجدے سے سر اُٹھا کر نہایت آرام و اطمینان سے بیٹھ کر، اور دعا جو آگے آتی ہے پڑھ کر) پھر (دوسرا) سجدہ کرتے -

غور فرمایا آپ نے ؟ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر اٹھا کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر آرام سے بیٹھتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر پہنچتی - اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں - یہ جلسہ بھی رکوع، قومے اور سجدے کی طرح فرض ہے - ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھی، اور اس نے جلسے کی رعایت ملحوظ نہ رکھی پورے آرام اور اطمینان سے نہ بیٹھا - تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ - (متفق علیہ)

پھر سے جا کر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی -

اس نے تین یا چار بار پڑھی - اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار اس سے یہی فرمایا کہ پھر سے جا کر نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی - آخر اس نے کہا کہ حضور ! مجھے سکھا دیجئے ! پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اس کے رکوع، قومے اور سجدے کو بغیر طمانینت کے

EmaanLibrary.com

ظاہر کیا، اسی طرح جلسے کے متعلق فرمایا:۔

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ (متفق علیہ)

پھر سجدے سے اپنا سر اس قدر اٹھا کہ اطمینانِ خاطر سے بیٹھ جاوے۔ پھر (دوسرا) سجدہ کر۔

جلسے کی تاکید شدید

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود بڑے اطمینان سے جلسہ میں بیٹھے اور نہ بیٹھنے والے کی نماز کی نفی فرمائی۔ لیکن افسوس! کہ عام لوگوں کا جلسے کا پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ ازبسکہ جلسہ نماز میں فرض ہے اور اس میں طمانینت بھی فرض ہے اور نماز کے لئے دوسرے ارکان ثلثہ کی طرح ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتا ہے۔ اس لئے ہم معزز بھائیوں اور بہنوں کو سخت تاکید کرتے ہیں کہ وہ قومے کی طرح جلسے کا بھی خاص طور پر دھیان رکھیں۔ خبردار! جلسہ ترک نہ ہونے پائے، بلکہ پورے اطمینان سے بیٹھ کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق دعائے ذیل مزے مزے پڑھیں۔

جلسہ میں پڑھنے کی مسنون دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان (یہ) کہتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ

اے اللہ! مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور

اهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ط (ابوداؤد، ترمذی)

مجھ کو ہدایت دے اور مجھ کو عافیت کے ساتھ رکھ اور مجھ کو روزی عطا فرما۔

حضرت حذیفہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان (یہ) کہتے تھے:۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ (نسائی، دارمی)

اے پروردگار! مجھ کو بخش دے۔

ابن ماجہ کی روایت میں رَبِّ اغْفِرْلِیْ جلسہ میں تین مرتبہ کہنا آیا ہے اور حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی بغدادی رحؒ کی غنیۃ الطالبین میں اس کلمہ کو جلسے میں تین بار پڑھنا آیا ہے۔

ملاحظہ: جس کو جلسے کی پہلی دعا یاد نہ ہو۔ تو وہ جلسے میں تین مرتبہ

EmaanLibrary.com

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ہی پورے اطمینان سے پڑھ لیا کرے۔

دوسرا سجدہ

جب آپ پورے اطمینان سے جلسے کے فرائض سے فارغ ہوں تو پھر دوسرا سجدہ کریں اور پہلے سجدے کی طرح اسمیں بھی بڑے خضوع و خشوع اور کامل اطمینان سے دعا پڑھیں، اور پھر اُٹھیں۔

جلسۂ استراحت

دوسرا سجدہ کر چکنے کے بعد ایک رکعت پوری ہو چکی ہے اب دوسری رکعت کے لئے آپ کو اُٹھنا ہے، لیکن اٹھنے سے پہلے اور دوسرے سجدے کے بعد جلسۂ استراحت میں ذرا بیٹھ کر اٹھیں۔ اسکی صورت یہ ہے:۔

ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیُثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَنْھَضُ۔ (ابوداؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہتے ہوئے (دوسرے سجدے سے) اُٹھتے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھتے۔ پھر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوتے۔

نوٹ: جلسۂ استراحت سے اُٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھیں۔

(بخاری شریف)

EmaanLibrary.com

دوسری رکعت

اب آپ کو دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر دعائے افتتاح (سُبحانکَ اللّٰھمّ وغیرہ) نہیں پڑھنی ہے۔ سورۂ فاتحہ اور قرآن سے کچھ پڑھ کر بدستور رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کر کے پھر اُٹھ کر اپنا بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جائیں اور داہنا پاؤں کھڑا رکھیں۔

تشہّد میں بیٹھنا

اس کو قعدۂ نماز بھی کہتے ہیں۔ دوسرا سجدہ کر کے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور داہنا پاؤں کھڑا رکھیں۔ اور داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے گھٹنے پر رکھیں اور بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر رکھیں (بلوغ المرام) اور عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت کے اندر صحیح مسلم میں ہے کہ داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر رکھے اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھے۔ معلوم ہوا کہ نمازی کو رخصت ہے چاہے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، چاہے رانوں پر۔ اب آپ قعدۂ نماز میں تشہد پڑھیں۔ شہادت کے معنی ہیں صحیح اور سچّی خبر کو ظاہر کرنا، جس میں دل زبان کی تصدیق کرنیوالا ہو اور تشہد گواہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چونکہ التحیّات کی خوبیوں بھری دعا کے اخیر میں کلمۂ شہادتین بھی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے معبود برحق ہونے اور

EmaanLibrary.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے پر دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کے ساتھ گواہ ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے التحیات کو تشہد کہتے ہیں۔ اور قعدہ کے معنی بیٹھنا۔ قعدۂ تشہد کے معنی ہوئے نماز کے اندر توحید و رسالت پر دل کی سچائی اور خلوص کے ساتھ گواہی دینے کے لئے بیٹھنا۔

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلْ۔ تم میں سے کوئی جب (قعدہ) نماز میں بیٹھے تو اسے چاہیے کہ (یہ) کہے:۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَ

زبان کی عبادت، بدن کی عبادت، اور مال کی عبادت

الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا

صرف اللہ ہی کیلئے ہے۔ اے نبی! تم پر سلامتی ہو،

النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں،

EmaanLibrary.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک

الصّٰلِحِيْنَ ۞ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں ہے کوئی

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط (متفق علیہ)

اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

مسئلہ رفع سبابہ

قعدۂ تشہد میں بیٹھ کر جب آپ التحیات پڑھتے ہوئے کلمۂ شہادت پر پہنچیں، تو انگشتِ شہادت سے اشارہ کریں۔ نماز میں انگلی کا اٹھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بابرکت اور عظمت والی سنت ہے تشہد میں اللہ کے حضور دو زانو بیٹھ کر کلمۂ شہادت پڑھنا خدا کی وحدانیت کا قولی اقرار ہے، اور قولی اقرار کے ساتھ ہی انگلی کا اٹھانا توحیدِ الٰہی کا فعلی اقرار ہے۔ سنتِ رفعِ سبابہ کی عظمت اور جلالتِ شان کا آپ اس امر سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

فرماتے ہیں :۔

هِیَ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ یَعْنِی السَّبَّابَةَ۔

(تشہد میں) شہادت کی انگلی کا اٹھانا شیطان پر لوہے (کے نیزہ مارنے) سے زیادہ سخت ہے۔ (احمد)

اب اس کا ثبوت سنتِ رسولؐ سے ملاحظہ فرمائیں :۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا۔ (ابوداؤد، نسائی)

عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد پڑھتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُمْنٰی الَّتِیْ تَلِی الْاِبْہَامَ یَدْعُوْ بِہَا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں قعدہ کے لئے بیٹھتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی

EmaanLibrary.com

داہنی انگلی جو انگوٹھے کے قریب ہے، اٹھاتے، اس سے دعا مانگتے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ وَوَضَعَ اِبْہَامَہُ عَلٰی اِصْبَعِہِ الْوُسْطٰی۔ (مسلم)

عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے. اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی اُنگلی کے بیچ میں رکھتے۔

حضرت وائل بن حجرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

ثُمَّ جَلَسَ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَہٗ۔ (ابوداؤد)

پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (سجدے کے بعد التحیات پڑھنے کے لئے) بیٹھے اور (انگوٹھے کو بیچ کی انگلی کے وسط میں

EmaanLibrary.com

رکھ کر) حلقہ بنایا پھر اپنی (شہادت کی) انگلی اٹھائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت رفع سبابہ کو ناظرین اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ آپؐ نے تشہد میں شہادت کی انگلی اٹھائی ہے اس لئے میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو ضرور چاہیئے کہ اپنے پیارے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے التحیات میں انگلی اٹھائیں۔ اس طرح کہ جب کلمہ شہادت پر پہنچیں تو اپنے انگوٹھے کو درمیانی انگلی کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنا کر انگشت شہادت کو اَشْہَدُ کہتے ہی اٹھائیں (کہ زبان کے ساتھ انگلی بھی توحید کی شہادت دینے لگے) اور اِلاَّ اللّٰہُ ختم کر کے گرادیں۔ گویا بارگاہِ ربّ الارباب میں غلام دوزانو بیٹھ کر اپنے قول و فعل سے اس کی وحدانیت کی صدق دل سے گواہی دے، تاکہ دل کی تصدیق سے زبان کی شہادت علّام الغیوب کی رضا کا موجب ہو۔ اور شہادت کی نیت سے انگلی کی تلوار بے نیام (یعنی کھڑی) ہو کر شیطان کو مجروح و مایوس کر دے۔

اُنگلی اُٹھانے کی کیفیّت

تشہد میں اُنگلی کا اُٹھانا تو یقیناً ثابت ہوا۔ اب اس بات کی

EmaanLibrary.com

مزید تحقیق کرتے ہیں کہ انگلی اٹھانے کی صورت اور کیفیت کیا ہے ۔ گزارش ہے کہ تشہد کے معنی ہیں، گواہ ہونا اور التحیات میں دو گواہیاں دی جاتی ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اس لئے التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے امام شافعی رح کے نزدیک اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا آیا ہے، کہ زبان جب توحید کی گواہی دے تو انگلی فعلی گواہی دے کہ اللہ ایک ہے۔ ایسے ہی حنفیہ کے نزدیک بھی تہلیل کے وقت انگلیاں بند کر کے اشارہ کرے۔

لیکن جب ہم احادیث صحیحہ پر غور کرتے ہیں، تو کسی حدیث سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے وقت اشارہ کرنا ثابت نہیں ہوتا۔ ایسے پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو انگشت شہادت سے اشارہ کئے ہوتے۔ یعنی شروع التحیات سے آخر تک اشارہ کئے رہتے۔

صحیح مسلم میں ہے:۔

كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے، تو دونوں ہاتھ دونوں

EmaanLibrary.com

گھٹنوں پر رکھتے۔ اور داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی کو اٹھاتے۔ اس سے دعا کرتے۔

یہ عبارت بتا رہی ہے کہ آپؐ نماز میں بیٹھ کر دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے، اور اس وقت ہی انگلی کا اشارہ بھی شروع کر دیتے فَدَعَا بِہا۔ دعا کرتے انگلی کے ساتھ۔ یعنی جب تک انگلی کھڑی رکھتے دعا پڑھتے رہتے۔ اور ساری التحیات دعا ہی ہے۔ تو بہتر طریق انگلی اٹھانے کا یہ ہوا کہ التحیات میں بیٹھتے ہی انگوٹھے کو درمیان کی انگلی کی جڑ میں رکھ کر باقی انگلیاں بند کر کے انگشتِ شہادت کو کھڑی کر دیں، اس طرح کہ ذرا خم رہے۔ کہ ابوداؤد میں قد حنا ھا شیئا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انگلی کو تھوڑا سا جھکائے ہوئے تھے۔ لا یجاوز بصرہ اشارۃ۔ اپنی نگاہ اشارہ کے مقام پر رکھتے۔ تو خمیدہ انگشت کے اشارے سے ساری التحیات پڑھیں۔ جب التحیات ختم کر لیں تو پھر انگلی رکھ دیں۔

اسی طرح وائل بن حجرؓ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التحیات میں بیٹھنا اور انگلی سے اشارہ کرنا بیان کیا گیا ہے۔

حضرت وائلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسرے سجدہ سے اٹھ کر) بیٹھتے اور (چھنگلیا اور اس کے پاس والی

EmaanLibrary.com

دو انگلیوں کو بند کرتے اور (انگوٹھے اور بیچ والی انگلی سے) حلقہ بناتے اور کلمے والی انگلی سے اشارہ کرتے۔ (ابوداؤد)

اس حدیث سے بھی اور جتنی حدیثیں اشارہ کے متعلق آئی ہیں سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ التحیات میں بیٹھتے ہی آپ حلقہ بنا لیتے اور انگلی سے اشارہ کرنے لگتے۔ اور التحیات پڑھتے جاتے، جو دعا، ذکر اور تشہد پر مشتمل ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ابوداؤد اور دارمی کے حوالے سے حضرت وائل بن حجر رضؓ کی حدیث میں یُحَرِّکُہَا بھی آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی اٹھائی، اور اس کو ہلاتے تھے۔ اور اس حدیث کے آگے ہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ کی روایت میں ہے کہ تشہد پڑھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم انگلی سے اشارہ کرتے۔ وَلَا یُحَرِّکُہَا۔ اور اسے ہلاتے نہ تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ انگلی کو رفع کے دوران ہلانا بھی درست ہے اور نہ ہلانا بھی درست ہے۔ جس نے انگلی کبھی نہیں ہلائی اس کو کبھی ہلانی بھی چاہیے۔ تاکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی ہلانے کی سنتِ پاک پر بھی عمل ہوتا رہے۔ اور سنت زندہ رہے۔

انگلی کے ہلانے کا فلسفہ یہ ہے کہ جب انگلی کو کھڑا کیا، تو اس نے

EmaanLibrary.com

توحید کی گواہی دی کہ اللہ ایک ہے۔ وَحْدَہٗ ۔ پھر جب انگلی کو بار بار ہلانا شروع کیا۔ تو اس نے بار بار ایک۔ ایک۔ ایک ہونے کا اعلان کیا۔ مثلاً دوران تشہد اگر انگلی کو سات یا آٹھ بار ہلایا۔ تو اتنی مرتبہ ہی انگلی نے توحید کا اعلان کیا۔ گویا انگلی کھڑی ہوئی، اور بول بول کر ایک اللہ، ایک اللہ، کہتی رہی۔ اور نمازی کے کیف کا یہ عالم ہو کہ نظر انگلی کے رفع اور حرکت پر رکھے۔ دماغ وحدانیت کی آبشار دل پر گرائے، اور قلب عطشاں یہ آب حیات پیتا جائے۔

رفعِ سبابہ مختلف فیہ نہیں

رفعِ سبابہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ تمام محدثین اور فقہاء تشہد میں انگلی اٹھانے پر متفق ہیں۔ فقہ کی کتابوں جیسے ہدایہ، شرح وقایہ اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں بھی انگلی کا اُٹھانا لکھا ہوا ہے۔ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنبلیہ، سب کا رفعِ سبابہ کی سنت پر پورا پورا اتفاق ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکر آج تک امتِ رسولؐ میں سے کوئی امام یا فقیہ رفعِ سبابہ کا مخالف نہیں ہوا۔ بلکہ سب نے اس سنتِ پاک پر عمل کیا ہے۔ لیکن افسوس! نہایت افسوس! ان مولویوں پر جو مسلمانوں کو انگلی کے ساتھ توحید کی شہادت دینے کے فعلِ رسولؐ سے روکتے ہیں۔ بلکہ انگلی اٹھانے والوں کو حقارت

EmaanLibrary.com

کی نظر سے دیکھتے ہیں اور عوام کو ان سے نفرت دلاتے ہیں اور ان کے مخالف سنت پروپیگنڈا سے رفعِ سبابہ کرنے پر مسجدوں میں لڑائیاں تک ہو چکی ہیں۔ سنتِ رسولؐ کو مٹانے والو! شافعِ روزِ جزا کو کل کونسا منہ دکھاؤ گے؟

ناظرین! خدا آپ کو علماءِ ربانی کے مواعظ سے مستفید اور مشائخِ حقانی کے نصائح سے مستفیض فرمائے۔ عقل کی روشنی اور نورِ بصیرت عام کرے۔ اور آپ کو التحیات میں انگلی اٹھانے کی سنت پاک پر تازیست عمل کی توفیق دے۔ کہ اس عمل سے آپ کی نماز کے حسن کو چار چاند لگیں گے۔ اللہ بہت راضی ہو گا۔ اور سنت کی محبت کے سبب قیامت میں نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہو گی۔ امید ہے کہ ہر نماز کے تشہد میں آپ رفعِ سبابہ کو مدِ نظر رکھیں گے!

اب قعدۂ تشہد سے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں، تو اَللّٰہُ اَکبَر کہتے ہوئے اٹھیں اور رفعِ یدین کریں۔ ابو حمید ساعدیؓ کی روایت میں ہے:-

اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ۔ (ابوداؤد)

یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر (تشہد کے

EmaanLibrary.com

بعد) کھڑے ہوتے، تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔
اب آپ تیسری اور چوتھی رکعت بدستور پڑھ کر بیٹھ جائیں۔ اس آخری قعدہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یوں بیٹھتے تھے:۔

اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (ابوداؤد وغیرہ)

(بروایت ابوحمید ساعدی رض) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ سجدہ ہوتا، کہ اس کے بعد سلام ہے (یعنی جب آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کرکے فارغ ہوتے اور تشہد وغیرہ کیلئے بیٹھتے) تو اپنا بایاں پاؤں (داہنی طرف) نکالتے اور اپنی بائیں جانب کولھے پر بیٹھتے۔ پھر (تشہد، درود اور دعا پڑھ کر) سلام پھیرتے۔

نوٹ: بائیں جانب کولھے پر بیٹھنا تورّک کہلاتا ہے، یہ سنت ہے ہر مسلمان کو آخری قعدہ میں ضرور تورّک کرنا چاہیے۔

آخری قعدہ

آخری رکعت کے قعدے میں بیٹھنے کا مسنون طریق بھی آپ کو معلوم ہو گیا۔ جب آپ اس قعدے میں بیٹھیں، تو پہلے التحیات

EmaanLibrary.com

پڑھیں، جس طرح دوسری رکعت پڑھ کر آپ نے قعدہ میں پڑھا تھا۔ اور رفعِ سبابہ بھی بدستور کریں۔ التحیات ختم کر کے درود شریف ذیل پڑھیں۔ یہ درود شریف صحابہ رضؓ کے پوچھنے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بتایا تھا۔ جو عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ کی روایت سے صحیح بخاری میں موجود ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

یا الٰہی! رحمت بھیج محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر

لہ ابوطلحہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ ایک روز رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضؓ میں تشریف لائے، اور آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ پھر آپ نے فرمایا، کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے کہا کہ آپؐ کا پروردگار فرماتا ہے کہ اے محمدؐ! کیا یہ بات تمھیں خوش نہیں کرتی کہ تمھاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک بار درود بھیجتا ہے (یعنی تمھارے لئے مجھ سے ایک بار رحمت طلب کرتا ہے) تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں۔ اور تمھاری اُمت میں سے جو شخص تم پر ایک بار سلام بھیجتا ہے، (یعنی تمھارے لئے مجھ سے ایک بار سلامتی طلب کرتا ہے) تو میں اس پر دس بار سلام بھیجتا ہوں۔ (نسائیؒ، دارمی) ۔ ناظرین! غور کریں، کہ جب وہ آخری قعدہ میں نہایت خشوع اور حضورِ قلب سے درود شریف پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں. (باقی صفحہ آئندہ پر)

EmaanLibrary.com

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر ، اور

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

آلِ ابراہیم پر ۔ بیشک تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

یا الٰہی ! برکت بھیج محمدؐ پر اور

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

آلِ محمدؐ پر جیسے برکت بھیجی تو نے

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

ابراہیم پر اور آلِ ابراہیم پر۔

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط (بخاری شریف)

بے شک تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اپنی دس گنا رحمتوں اور سلامتیوں سے نوازتے ہوئے اور گناہوں کی گٹھری کا بوجھ دور کر کے ان کے سر پہ مغفرت کا تاج رکھ کر اپنے دربار (نماز) سے رخصت کرتا ہے۔ اور نماز میں ان کی دعاؤں کو قبول فرما کر دین و دنیا کی فلاح و بہبود عطا فرماتا ہے۔ پس مبارک ہو نمازیوں کو مسنون نماز۔

(محمد صادق)

EmaanLibrary.com

درود شریف کے بعد یہ پڑھیں

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلْ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں (التحیات اور درود کے بعد) پڑھا کروں۔ تو آپؐ نے فرمایا (یہ) پڑھا کرو:۔

پہلی دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ

یا الٰہی! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم

ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

کیا ہے۔ اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں

اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً

بخشتا۔ پس تو اپنی جناب سے مجھ کو

مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ

بخش دے اور مجھ پر رحم کر دے۔ بے شک

EmaanLibrary.com

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط (بخاری، مسلم)

تو ہی بخشنے والا ، مہربان ہے۔

دوسری دعا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آخری قعدہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد) دعا مانگتے ہوئے یہ فرماتے :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

یا اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری

عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ

پناہ مانگتا ہوں اور کانے دجال کے

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

اور زندگی کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

EmaanLibrary.com

وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اور موت کے فتنے سے - یا اللہ ! بے شک میں

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ

گناہوں سے اور قرض سے تیری پناہ

مِنَ الْمَغْرَمِ ط (بخاری، مسلم)

مانگتا ہوں -

ملاحظہ: دونوں دعاؤں میں سے آپ جو چاہیں پڑھ لیا کریں اور اگر دونوں ہی پڑھا کریں، تو سبحان اللہ! دین و دنیا کی فلاح و خیر اور مقاصد و مطالب حاصل ہوں -

دعا کی تشریح

عذاب قبر نماز کے قعدے میں جیسے قبولیت دعا کے مقام میں عذاب قبر سے بچنے کی دعا کی گئی ہے معلوم ہوا کہ قبر میں کوئی اہم امر درپیش آنے والا ہے - یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہر شخص کو قبر میں جانا ہے - اور فرمودۂ رسولؐ کے مطابق خدا کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو اس کی زندگی کے تمام اعمال کا جائزہ لینا ہے سوال ہوگا - تیرا رب کون ہے؟ - تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ - جو کوئی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکیگا اس کیلئے

EmaanLibrary.com

قبر بڑے جیل (دوزخ) میں جانے سے پہلے حوالات کی صورت میں چھوٹا سا عذاب گھر بنا دیا جائے گا۔ اور قیامت میں پھر اس کا مقدمہ آخری فیصلے کے لئے خدا کے حضور پیش ہو گا۔

فرمایئے! عذاب قبر کس قدر خوفناک چیز ہے۔ اس لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قعدے میں عذابِ قبر سے خدا کی پناہ مانگی ہے اور اُمت کو تعلیم دی ہے۔ خدا ہم سب کو عذابِ قبر سے بچائے۔ آمین۔

ملاحظہ: قبر میں سوالوں کا جواب یہ ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مندرجہ ذیل حدیث کے الفاظ مجموعی طور پر بڑا موزوں جواب ہے۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔ (دارمی شریف)

ہم اللہ سے رب ہونے پر راضی ہیں، اور اسلام سے دین ہونے پر (راضی ہیں) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی ہونے پر (راضی ہیں)۔

نوٹ: اذان کے جواب میں تیسری دعا کے اندر مندرجہ بالا الفاظ پیچھے اذان کے باب میں آپ پڑھ آئے ہیں۔ اذان کے بعد وہ دعا

EmaanLibrary.com

بھی پڑھا کریں۔ تاکہ خدا قبر میں جواب آسان کر دے۔

مسیح دجّال

قعدے کی دعا میں مسیح[1] دجّال کے فتنے سے بھی خدا کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ دجّال، قیامت کے قریب زمانے میں پیدا ہو گا۔ خدائی کا دعوے کرتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ وہ اپنے دجل و فریب کے کمالات سے خدا کے بڑے بڑے نیک بندوں کے ایمان کو

---

[1] دجّال کے معنی ہیں، جھوٹا فریبی۔ یہ ایک بڑے فتنہ انگیز یہودی کا لقب ہے۔ جو اپنے کمالِ دجل سے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ چونکہ وہ گمراہی اور بے دینی کا ایک زبردست فتنہ کھڑا کرے گا۔ اس لئے اس کے فتنے سے بھی پناہ مانگی ہے۔ اس کو مسیح دجال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ایک آنکھ ملی ہوئی ہو گی۔ یعنی کانا ہو گا۔ مسیح کے معنی یہاں کانا کے ہیں۔ اور صرف اسی صورت میں اس کے معنی کانا کے ہوں گے۔ جبکہ یہ لفظ (مسیح) دجال کے ساتھ مقید ہو۔ یعنی مسیح دجال کہیں۔ اور جب یہ لفظ (مسیح) اکیلا بولا جائے۔ تو پھر اس کے معنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہوں گے۔ مسیح کے معنی سیر کرنے والا۔ اور آپؑ نے تبلیغ دین کی خاطر بہت سفر کئے ہیں۔ اس لئے مسیح ہوئے۔ اور مسیح مسیحا سے بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں مبارک۔ اور مسیح مسح سے بھی ہے۔ مسح کے معنی ہاتھ پھیرنا۔ اور آپؑ مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں پر ہاتھ پھیرتے تھے تو وہ خدا کے حکم سے تندرست ہو جاتے تھے۔ اس لئے بھی آپ کا لقب مسیح ہوا۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

مبتلائے فتنہ کردے گا۔ اس لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ملعون کے فتنے سے بچنے کے لئے بھی خدائے قدوس کی پناہ مانگی ہے۔ کیونکہ اسکی پناہ کے بغیر فتنوں سے کہیں بچاؤ نہیں ہے۔

جو لوگ اپنی زندگی میں دجال نہیں پائیں گے، تو ان کے لئے اس دعا کو مانگنے کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ خدائے تعالےٰ اس دعا کی برکت سے انکو دجال صفت لوگوں کے شر اور فتنے سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ ہر زمانے میں دَجال صفت لوگ ضرور ہوتے ہیں۔ نہ صرف دجال صفت ہی، بلکہ دجال کے کان کتر لینے والے۔

فتنۂ زندگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو فتنۂ زندگی سے بھی اللہ کی پناہ مانگنے کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے۔ معلوم ہوا کہ فتنۂ زندگی بھی کوئی بُری بلا ہے۔ جس سے بچاؤ مانگنا ہمیں ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کی زندگی سنِ رُشد سے لے کر تادمِ واپسیں دنیا کے اندر ایک امتحان ہے۔ عورت اور مرد کی جوانی ہی کو لیجئے، کہ یہ جوانی (دیوانی جوانی) کیا زندگی کیلئے کم فتنہ[1] ہے۔

---

[1] اگر جوانی خدا کی مرضی کے مطابق گزرے تو رحمتِ الٰہی ہے۔ پھر تو اس پر فرشتے بھی رشک کریں گے۔ اور اگر جوانی کی نیلم پری نفس کے اشاروں پر ناچنے لگے۔ تو پھر زندگی سراسر فتنہ ہی فتنہ بن جاتی ہے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

کوئی ہوش سنبھالتے ہی رومانی فتنوں کے ماحول میں ایسا گھر جاتا ہے کہ اس کے لئے شباب فتنۂ زندگی بن جاتا ہے۔ کئی کروبیں خصال انسانوں کی تعمیرِ عبادت کو چشم و عارض کا طوفان بہالے جاتا ہے۔ بہتیروں کا شاہین ایمان زلف عنبریں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ بعض قدِ یار کے عالم کے فتنے میں پڑ کر فتنۂ محشر برپا کر لیتے ہیں۔ اور بعضوں کے نزدیک تو قیامت کا فتنہ، فتنۂ سرو سہی قداں سے کم ہے۔ گلیوں اور محلوں میں، کوچوں اور بازاروں میں، گزرگاہوں اور شاہراہوں میں نظر فریب فتنہائے حیات کی تزئین و آرائش غارت گرِ جنسِ دین و ایماں ہیں۔ غرض انسانی زندگی کا رختِ عمر اگر دین کے ہاتھوں بے لگام ہو جائے، تو سرتاپا فتنہ ہی فتنہ بن جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قعدہ جیسے قربِ الٰہی کے مقام میں فتنہائے زندگی (فتنۃ المحیا) کے جور و ستم سے الغیاث والامان کی دُہائی دینے کو کہا ہے۔ کیونکہ فتنوں سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے، جب تک ہادیٔ مطلق کی توفیق اور مدد شاملِ حال نہ ہو، کوئی شخص نہ بدی سے بچ سکتا ہے اور نہ نیکی کر سکتا ہے لاحولَ ولا قُوّۃَ اِلّا باللہ۔ (جو عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، اس) کا مطلب یہی تو ہے، کہ ہم اللہ کی توفیق و مدد کے

EmaanLibrary.com

بغیر نہ بدی سے بچ سکتے ہیں، اور نہ نیکی کر سکتے ہیں۔ اس لئے فتنۂ زندگی سے بچنے کے لئے نماز کے اندر خدا سے دعا کرنے کو کہا ہے۔ پھر انسان اگر بیوی کو کسبِ حلال سے روٹی کپڑا دے گا۔ اپنے بچوں کی ضروریات حلال کی کمائی سے پوری کرے گا۔ تو یہ کام اس کے لئے خدا کی خوشی کا موجب ہوگا۔ اور اس کا یہ خرچ اِنفاق فی سبیل اللہ قرار پائے گا۔ اور اگر اس کی آمدنی کم ہے اور بیوی اور عیال کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناجائز مال حاصل کرتا ہے۔ دھوکے اور فریب سے مال بڑھاتا ہے۔ اور ایسی کمائی بیوی اور بچوں کو کھلاتا ہے، تو اس صورت میں اس کی بیوی اور بچے بھی اس کیلئے فتنہ بن جاتے ہیں۔

الحاصل زندگی اگر خدا کی مرضی کے مطابق بسر ہو، تو سراسر رحمتِ الٰہی ہے۔ اور اگر شتر بے مہار کی طرح گزرے، تو سر سے پاؤں تک فتنہ ہی فتنہ ہے۔ اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اندر زندگی کے فتنوں سے بچنے کے لئے کیوں دعا کرنے کو فرمایا ہے؟ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ایسی دعا مانگنا ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے۔ جب کہ ہم کشتیٔ حیات میں بے اختیار بیٹھے ہیں۔ اور فتنوں کا طوفان بلا کشتی کو گھیرے ہوئے ہے۔

EmaanLibrary.com

فتنۂ موت روح کا جسم سے جدا ہونا موت کہلاتا ہے۔ موت انسانی زندگی کے خاتمہ کا وقت ہوتا ہے۔ جس شخص کا خاتمہ اچھا ہوا اس کی زندگی کے تمام اعمال صالح لگ گئے۔ چنانچہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(ابوداؤد)

جس کا آخری کلام (مرنے کے وقت) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو، وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

چونکہ وہ وقت نہایت بے کسی اور بے بسی کا ہوتا ہے۔ کرب و اضطراب کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے شیطان اس وقت مرنے والے کو گمراہ کرنے کے لئے بہت زور لگاتا ہے۔ پس عالمِ نزع میں شیطانی حملہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ قعدہ و تشہد میں فتنۂ موت سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خداوندا! ہمیں عالمِ نزع میں شیطانی حملوں سے بچانا اور خاتمہ ایمان پر کرنا۔ پھر نزع کی سختیاں اور بیہوشیاں بھی فتنۂ موت ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے :۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

(حزب الاعظم)

EmaanLibrary.com

یاالٰہی! موت کی بیہوشیوں اور موت کی سختیوں پر میری مدد کر۔

تو قعدہ میں فتنۂ موت سے بچنے کی دعا کرنے کا مطلب یہ ہوا، کہ یاالٰہی! نزع کے وقت موت کی سختیوں اور بیہوشیوں میں ثابت قدم رہ کر ایمان سلامت لے جانے میں اعانت اور دستگیری کرنا۔ اور جس قسم کے فتنے بھی موت کے وقت خرابیٔ ایمان کا باعث ہو سکتے ہیں، ان سے بچانا۔ ناظرین غور کریں کہ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی جامع دعا قعدہ میں پڑھنے کے لئے اُمت کو سکھائی ہے۔

گناہ سے پناہ

پانچویں چیز جس سے قعدہ میں پناہ مانگنے کی دعا کی گئی ہے۔ وہ مأثم یعنی گناہ ہے۔ ناظرین! غور کریں کہ جس شخص کو اللہ تعالےٰ گناہ سے پناہ میں رکھے اس سے بڑھ کر خوش قسمت انسان اور کون ہو سکتا ہے۔ اس کی زندگی نہ صرف اس کی اپنی ذات کیلئے ہی مبارک ہوگی۔ بلکہ غیروں کے لئے بھی مشعلِ راہ بن جائے گی۔

قرض سے عافیت

قعدۂ تشہد کے مقامِ قبول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹی چیز جس سے پناہ چاہی ہے وہ مغرم یعنی قرض ہے۔ یہ بات سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرض بُری بلا ہے۔ قرضدار کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ قرض

EmaanLibrary.com

ایک تپِ دق اور سوکھے کی شکل میں قرضدار کی ہڈیوں کو کھائے جاتا ہے اور مزید براں قرضدار ذلت کی زندگی گزارتا ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے، تو پہلے یہ دریافت کرتے تھے کہ میت مقروض تو نہیں ؟ اگر جواب میں کہا جاتا کہ نہیں حضور! تو آپ جنازہ پڑھتے۔ اور اگر میت مقروض ہوتی تو آپ جنازہ نہ پڑھتے اور فرماتے۔ جاؤ تم پڑھو۔

صحیح حدیث میں ہے کہ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ حشر کے میدان میں قرضخواہ دامن گیر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ قرض ایک بلا ہے جو دنیا اور آخرت میں پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اسی لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اندر قرض کی بلائے جان اور آفتِ ایمان سے خدا کی پناہ چاہی ہے۔

ایک شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں (یعنی یہ کونسی بڑی بات ہے ؟) تو آپؐ نے فرمایا۔

اِنَّ الرَّجُلَ اِذا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَّبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ۔ (بخاری، مسلم)

آدمی جب قرضدار ہوتا ہے (اور قرض کی ادائیگی کے بارے میں) بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور وعدہ کرتا ہے

EmaanLibrary.com

(کہ فلاں تاریخ کو دوں گا) پھر خلاف کرتا ہے۔

ہمارے ماں باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، جنھوں نے ہم کو ایسی جامع، مکمل اور ہمہ گیر دعا سکھائی ہے کہ ہم اسے نماز کے اندر پڑھ کر اپنے دین اور دنیا کو آسودہ بنا لیں۔ پس سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ وہ نماز کے آخری قعدہ میں اوپر لکھی ہوئی دونوں دعائیں بڑی عاجزی اور زاری سے پڑھا کریں۔ تاکہ خدا دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے۔

حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیل کی نورانی دعائیں بھی قعدہ میں پڑھی ہیں۔ ناظرین انھیں بھی یاد کر کے ایمان کی بہار دیکھیں۔

تیسری دعا | اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ

اے اللہ! تو میرے گناہوں کو معاف کر دے جو میں نے آگے

وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا

کیے اور جو پیچھے کیے اور جو پوشیدہ کیے، اور جو

اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا

ظاہر کیے اور جو میں نے زیادتی کی، اور جو تو

EmaanLibrary.com

اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ

مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی (اپنی درگاہ عزت میں) آگے کرنیوالا ہے

وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

اور (اپنی بارگاہِ جلال سے) پیچھے کرنیوالا ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے۔ (مسلم)

ملاحظہ: رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون دعائیں سکھانے والا ہو سکتا ہے؟ اس دعا کا انداز گدائی کتنا جامع اور ہمہ گیر ہے۔ خدا سے درخواست ہے کہ میرے اگلے پچھلے، ظاہر، پوشیدہ گناہ اور میری زیادتیاں سب بخش دے۔ اور وہ گناہ، خطائیں، زیادتیاں بھی معاف کر دے جن کا علم مجھ سے تجھے زیادہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے علم میں میرے معاصی اور بدیاں نہ رہی ہوں۔ لیکن تیرے علم میں سب کچھ موجود ہے۔ میرے گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ پس میرے وہ گناہ بھی بخش دے جو میں کر کے بھول گیا ہوں اور تو جانتا ہے۔

چوتھی دعا | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ

خداوندا! میں تجھ سے نیک کاموں میں ثابت قدمی

EmaanLibrary.com

فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ

مانگتا ہوں اور بھلائی پر مضبوطی کا طلبگار ہوں۔

وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ

اور تیری نعمتوں پر شکر اور تیری اچھی (پُرخلوص) عبادت کرنے

عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا

کی توفیق چاہتا ہوں اور تجھ سے قلبِ[1] سلیم اور سچی زبان

وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ

کی درخواست کرتا ہوں اور تیری جناب سے

مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ

اس بھلائی کا جو یا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور اس بُرائی سے

مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ

پناہ مانگتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں جو تیرے

لِمَا تَعْلَمُ ط (نسائی)

علم میں ہے۔

پانچویں دعا | اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے

---

[1] یعنی بُری خواہشوں اور شرکیہ عقیدوں اور شیطانی عمل دخل سے پاک مبرّا سلامتی والا دل۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا

تیرے۔ تونے ہی مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں

عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا

تیرے عہد اور وعدے پر اپنے مقدور بھر

اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

قائم ہوں میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل

مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ

کی برائی سے۔ میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے

وَأَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ إِنَّهٗ

اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پھر تو مجھ کو بخش دے۔ کیونکہ

لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ط

تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔ (حصن حصین)

سیّد الاستغفار

اس دعا کو سیّد الاستغفار کہتے ہیں۔ یہ گناہوں کی آگ کے لئے برفانی پانی ہے۔ اس سے معاصی کی تاریک رات سے بخشش کا سپیدۂ سحر پھوٹتا ہے۔ گناہوں کی ظلمتیں کافور ہو کر انسان سراپا نور ہو جاتا ہے۔ حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

EmaanLibrary.com

بھائیو اور بہنو! آپ بھی اسے پڑھ کر سینے میں نور کی قندیل روشن کریں۔

بارگاہِ ایزدی سے رخصت

عبداللہ بن مسعود رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے سلام پھیرتے اور کہتے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اور بائیں سلام پھیرتے (اور) کہتے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

(ابوداؤد)

تسلیم با برکات

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (رواہ ابوداؤد باسناد صحیح)

وائل بن حجر رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپؐ

لہ سلام ہو تم پر اور اللہ کی مہربانی۔

EmaanLibrary.com

اپنی داہنی طرف سلام بھیجتے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
اور اپنی بائیں طرف سلام بھیجتے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
یعنی (اے نمازیو[1] اور فرشتو!) اتم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت
اور اس کی برکتیں ہوں۔

---

[1] سلام کی نیت۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ ط

(رواہ ابوداؤد)

حضرت سمرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم (مقتدی سلام پھیرتے وقت) امام کو جواب دینے کی اور آپس میں محبت کرنے کی نیت کریں۔ اور یہ حکم دیا کہ ہم میں سے بعض، بعض کو سلام کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدیوں کو سلام پھیرتے وقت نیت کرنی چاہیئے کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اور داہنی طرف کے نمازیوں کو سلام کرتے ہیں۔ اور بائیں طرف منہ پھیرتے وقت بائیں طرف کے نمازیوں کو سلام کرتے ہیں۔ نیز سلام سے آپس میں محبت کرنا بھی مقصود ہے۔ بعض روایتوں میں سلام کرتے وقت فرشتوں کی نیت کرنی بھی آئی ہے۔ اور امام کو بھی سلام پھیرتے وقت مقتدیوں کی نیت کرنی چاہیئے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

اذکار بعد نماز

امام اور سب مقتدیوں کو مندرجہ ذیل اذکار اور اوراد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلے ہوئے ہیں، فرض نمازوں کے بعد پڑھنے چاہئیں۔ اور رسمی عبادت کے طریقوں سے دست بردار ہو کر مسنون طریقوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مسنون اعمال ہی موجبِ رضائے الٰہی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تمام ہونا تکبیر کے ساتھ پہچان لیتا تھا۔

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کا سلام پھیر کر اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کو نماز سے فارغ ہوتے ہی ایک بار بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا چاہیئے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

اِذَا انْصَرَفَ عَنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ۔

حضرت ثوبان رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے پھرتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فرماتے اور (یہ) پڑھتے :۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

یا الٰہی ! تو سلام ہے اور تجھ ہی سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

سلام ہے برکت والا ہے تو۔ اے بزرگی اور

وَالْاِكْرَامِ ط (مسلم)

بخشش والے !

دعائے رسولؐ میں زیادتی

جس طرح دعائے اذان میں لوگوں نے اضافہ کر رکھا ہے۔ اسی طرح اس دعا میں بھی لوگوں نے زیادتی کر رکھی ہے۔ اور وہ زیادتی ملاحظہ ہو :۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ط الفاظِ رسولؐ ہیں۔ آگے

EmaanLibrary.com

یہ زیادتی ہے: وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ پھر تَبَارَکْتَ فرمودۂ رسولؐ کے آگے رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ کا اضافہ ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ شروع اور اخیر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اور درمیان میں خود اپنی طرف سے دعائیہ جملے بڑھا کر حدیثِ رسولؐ میں زیادتی کی گئی ہے۔ کیا معاذ اللہ حضورؐ یہ جملے بھول گئے تھے، یا دعا ناقص چھوڑ گئے تھے؟ جس کی تکمیل امتیوں نے کی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ان بڑھائے ہوئے جملوں میں کیا خرابی ہے۔ ان کا ترجمہ بہت اچھا ہے۔ یہ بھی تو آخر دعا ہی ہے اور خدا ہی کے آگے ہے؟ گزارش ہے کہ انسان اپنی مادری زبان میں یا عربی زبان وغیرہ میں جو دعا چاہے اپنے مالک کے آگے کرے۔ جس طرح کے جملے چاہے دعا میں استعمال کرے، کوئی حرج نہیں۔ خدا ارشاد فرماتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْ۔ پکارو مجھے۔ لیکن جس طرح قرآن مجید کی آیت میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ بڑھانا منع ہے۔ اسی طرح حدیثِ رسولؐ میں بھی اپنی طرف سے الفاظ یا جملے زیادہ کرنے ناجائز ہیں۔ ایسا کرنے سے دین کی اصل صورت قائم نہیں رہتی۔ اور دعائے مذکور کتبِ احادیث میں ایک حدیث، فرمانِ رسولؐ اور دین کی ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں زیادتی یا کمی کرنا دین میں دخل دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

EmaanLibrary.com

مسند امام اعظم میں بھی اس دعا کی زیادتی کو نوٹ کر کے بے اصل کہا گیا ہے دین کے معاملے میں ہمیں بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ اور بڑی تحقیق سے کام لینا چاہیئے۔ تمام ائمہ مساجد اور نمازیوں کو زیادتی کے الفاظ حدیثِ رسولؐ (دعائے مذکور) سے خارج کر کے صرف رسولِ پاکؐ کی ہی اصل دعا فرضوں کے بعد پڑھنی چاہیئے۔

ذکر دوم معاذ بن جبل رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے معاذ! میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔ میں نے کہا۔ میں بھی آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ جب تو مجھے دوست رکھتا ہے تو (میں تیرا دوست تجھ سے کہتا ہوں کہ) ہر نماز (فرض) کے بعد یہ (ذکر) پڑھنا نہ چھوڑنا:۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ

اے میرے رب! اپنا ذکر اور اپنا شکر اور اپنی

وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[1] (نسائی)

اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما!

---

[1] ناظرین! ہم خدا کا ذکر، شکر اور عبادت ہر قسم کی قولی، بدنی، مالی (باقی صفحہ آئندہ پر)

EmaanLibrary.com

ملاحظہ: اس ذکر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے حسنِ عبادت کی مدد مانگی ہے۔ یعنی اچھی اور حسین عبادت کی توفیق خدا سے چاہی ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم نمازوں کو بہت اچھی اور حسین بنا کر خدا کے حضور پیش کریں۔ نمازوں کا حسن یہ ہے کہ ہم ان کو نہایت خضوع وخشوع اور حضور قلب کے ساتھ، ارکان اربعہ کی پوری تعدیل اور رعایت کو مدنظر رکھ کر پڑھیں۔ اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سنتوں کے زیور سے آراستہ کریں۔ اسی طرح ہر قسم کی عبادت کو خلوص اور پورے پورے مسنون طریقے سے ادا کرنا حسنِ عبادت کہلاتا ہے۔

ذکر سوم | حضرت مغیرہؓ بن شعبہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ کہتے تھے:۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بغیر اس کی توفیق کے ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں اللہ سے التجا کی ہے کہ خداوندا! اپنے ذکر، شکر اور عبادت کی آپ ہی ہمیں مدد اور توفیق عطا فرمانا۔ تاکہ تیری دستگیری اور مدد سے آئندہ بھی اسی طرح نماز پڑھتے رہیں اور تیرا ذکر اور شکر بھی جاری رکھ سکیں۔ سبحان اللہ! نبیٔ رحمتؐ کے سوا اور کون ایسے وظیفے بتا سکتا ہے

(محمد صادق)

EmaanLibrary.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک

لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ

نہیں ۔ اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے سب تعریف ہے۔

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا الٰہی !

لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ

جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے،

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی دولت مند کو اس کی دولت مندی

مِنْكَ الْجَدُّ ط (بخاری مسلم)

تیرے عذاب سے نجات نہیں دلا سکتی۔

ذکر چہارم

حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد (یہ) پڑھتے تھے :۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ اکیلا ہے۔

EmaanLibrary.com

لَا شَرِيكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَ

اس کا کوئی شریک نہیں ۔ اسی کے لئے بادشاہت اور

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر

قَدِيرٌ ط لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

قادر ہے ۔ گناہوں سے بازگشت اور عبادت پر قدرت (صرف)

بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا

اللہ کی توفیق سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم (صرف)

نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ

اسی کی عبادت کرتے ہیں ۔ وہی نعمت کا مالک ہے۔

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ

اور فضل (اور نعمتیں) صرف اسی کی طرف سے ہیں اور اسی کے لئے اچھی تعریف

الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ہے ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم خالص اسی

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ

کی عبادت کرتے ہیں ۔ اگرچہ کافر لوگ

EmaanLibrary.com

اَلْكُفْرِ وَنَ ط (مسلم)

بُرا ماننے ۔

ذکر پنجم حضرت سعدؓ یہ کلمات اپنی اولاد کو سکھاتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتے تھے۔ (یعنی پڑھتے تھے:۔)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ

یا الٰہی! میں کم ہمتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ

اور بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بڑھاپے میں

بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ

ستر ابہترا ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ اور دنیا کے

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

فتنے سے اور قبر کے عذاب سے

وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط (رواہ البخاری)

تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

EmaanLibrary.com

جُبن سے پناہ

اس دعا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبن سے خدا کی پناہ مانگی ہے۔ جُبن کے معنی بُزدلی اور کم ہمتی کے ہیں۔ یعنی طاعتِ الٰہی پر ہمت ہارنا، بزدلی دکھانا جب خدا کی عبادت اور فرماں برداری پر انسان کی جرأت ماری جائے تو ایسا بزدل شخص نہ دین کا رہتا ہے، نہ دنیا کا۔ اس لئے جُبن جیسی بدخصلت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور اُمت کو ہر نماز کے بعد پناہ مانگنے کا سبق دیا۔

بُخل سے پناہ

بخل سے اس لئے پناہ مانگنے کو کہا ہے، کہ بخل کے سبب علمی اور مالی منافع متعدی نہیں ہونے پاتے۔ بخیل دوسروں کو مال، علم اور خیر خواہی سے فائدہ نہیں پہنچانا چاہتا۔ بخل کے باعث مال، علم، ہنر اور خیر خواہی محدود ہوتے ہوتے گم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس بدعادت سے بھی خدا کی پناہ لینی چاہیئے۔ غور کریں کہ یورپ بخل تشکن ہو کر دنیا میں کہکشاں گیر ترقیاں کر گیا ہے اور ہم بخیل بن کر اپنے اسلاف کا نام بھی گم کر بیٹھے ہیں۔

ارذلِ عمر سے پناہ

ارذلِ عمر ناکارہ عمر کو کہتے ہیں۔ جب کہ انسان بوڑھا پھوس ہو کر عقل و حواس

EmaanLibrary.com

کھو بیٹھتا ہے۔ تمام اعضاء ضعیف ہو جاتے ہیں۔ ستّرا بہتّرا ہو کر وبالِ جان بن جاتا ہے۔ خدا کی نعمتوں کا شکر بجا لانے، اور عبادت کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے ایسی بے سود، نکمّی، اور ناکارہ عمر سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی جناب میں پناہ مانگنے کو کہا ہے۔ یعنی ایسی عمر سے خدا بچائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا بوڑھا نہ کرے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا بڑھاپے میں ستّرا بہتّرا نہ کرے۔ بلکہ اپنے فضل سے تا دمِ واپسیں عبادت اور شکر کی توفیق اور عقل و حواس کی صحت بحال رکھے۔

فتنۂ دنیا فتنۂ دنیا اور فتنۂ زندگی دونوں کا مفہوم قریباً ایک ہی ہے۔ اور فتنۂ زندگی کی مختصر تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

عذابِ قبر عذابِ قبر کی تفہیم بھی دعائے قعدہ میں بیان ہو چکی ہے۔

ذکر ششم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد (یہ) پڑھے:-

سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار

EmaanLibrary.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ بار ۔ تو یہ ننانوے ۹۹ ہوئے اور سو ۱۰۰ پورا کرنے کے لئے (یہ) پڑھے :۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ اکیلا ہے ۔ اس کا

شَرِیْکَ لَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

کوئی شریک نہیں ۔ اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کیلئے

الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

سب تعریف ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ط

قادر ہے ۔

تو اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں، اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں ۔ (رواہ مسلم)

ملاحظہ: کعب بن عجرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو شخص فرض نماز کے بعد سُبحانَ اللہ ۳۳ بار، الحمدللہ ۳۳ بار، اَللہ اکبر ۳۴ بار کہے گا، وہ ثواب سے ناامید نہیں ہوگا ۔

EmaanLibrary.com

ذکر ہفتم

عقبہ بن عامر رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ۔

اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَءَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

(رواہ ابوداؤد واحمد والنسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات[1] پڑھا کروں۔

ملاحظہ: معوذات ان سورتوں کو کہتے ہیں کہ جن کے شروع میں اَعُوْذُ کا لفظ ہے۔ یعنی قرآن کی آخری دو سورتیں۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ط

نوٹ: معوذات لفظ جمع ہے اور سورتیں دو ہیں۔ معوذات اس لئے لائے ہیں کہ دو بھی اقل جمع ہے۔ اور بعض سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کو معوذات میں شامل کرتے ہیں تغلیباً۔ یعنی آخری دو سورتوں کو غالب کر کے چاروں کو معوذات سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ ناظرین خواہ آخری دو پڑھیں یا چاروں کو پڑھا کریں۔ دونوں طرح

---

[1] قرآن کی آخری دو سورتوں میں مخلوق کی ہر قسم کی برائیوں سے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے اس لئے ان کو معوذات کہتے ہیں۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

معوذات پر عمل ہو جائے گا۔

ذکر ہشتم حضرت علی رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اس منبر کے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔

مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے (تو) اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا بہشت کو جائے گا۔ یعنی وقت مقررہ پر صرف موت آنے کی دیر ہے جب دنیا کی زندگی موت نے ختم کی تو یہ بہشت میں پہنچ گیا۔

ملاحظہ: آیۃ الکرسی قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ جو تیسرے پارے کے دوسرے رکوع میں ہے۔ جن کو زبانی نہیں آتی وہ یاد کرلیں نمازوں کے بعد دوسرے اذکار کے ساتھ اسے بھی پڑھا کریں۔ آیت الکرسی کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔

EmaanLibrary.com

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مَنْ قَرَءَ حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتِ حَوْلِهٖ ۔

(شعب الایمان)

یعنی جو کوئی اسے سوتے وقت پڑھے گا، تو خدا تعالےٰ اس کے گھر کو، اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور اس کے ہمسایہ کے اردگرد کے گھروں کو (آفتوں اور بلاؤں سے) امن و امان دیتا ہے۔

ستّر ہزار فرشتوں کی دُعائیں لینے کا وظیفہ

ذکر نہم حضرت معقل بن یسار رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صبح کے وقت تین بار یہ کہے :۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اس کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط سے آخر سورہ تک۔ تو :۔

وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ

EmaanLibrary.com

حَتّٰی یُمْسِیَ الخ ۔ تو اللہ تعالےٰ اس آدمی کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے متعین کر دیتا ہے۔ جو اس کے لئے (صبح سے) شام تک (خدا کی جناب میں اس کے گناہوں کی بخشش، نیکیوں کی توفیق اور بدیوں سے بچنے کے لئے) دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر اس دن مر جائے، تو شہید مرتا ہے۔ اور جو شخص اس کو شام کے وقت (اسی طرح تین بار اعوذ اور ایک بار سورۂ حشر کی تین آیتیں) پڑھے، تو وہی مرتبہ پاتا ہے (یعنی ستّر ہزار فرشتے شام سے صبح تک اس کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں)۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

ناظرین! سورۂ حشر پارہ ۲۸ کی آخری تین آیتیں زبانی یاد کر لیں اور یہ وظیفہ بھی دوسرے اذکار کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد اور شام کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ تاکہ صبح سے شام اور شام سے صبح تک ستّر ہزار فرشتے آپ کے لئے دین اور دنیا کی بھلائیوں کی خدا کے حضور دعا کرتے رہیں۔ اور جس کے لئے فرشتے دعا کریں اسے اور کیا چاہیئے۔

ذکر دہم | اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ

اے اللہ! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب!

EmaanLibrary.com

أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو تنہا اکیلا رب ہے۔

لَا شَرِيكَ لَكَ ط اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ

تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ، ہمارے رب

رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ

اور ہر چیز کے رب! میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً

مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے

عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ط اَللّٰهُمَّ

بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اے اللہ!

رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَّ الْعِبَادَ

ہمارے رب اور ہر چیز کے رب (میں گواہی دیتا ہوں کہ)

كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ ط اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ

تمام بندے آپسمیں (دینی) بھائی ہیں۔ اے اللہ، ہمارے رب اور

رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا

ہر چیز کے رب! (میری دعا ہے کہ) مجھ کو اور

EmaanLibrary.com

لَكَ وَاَهْلِیْ فِیْ كُلِّ سَاعَةٍ فِیْ

میرے اہل کو ہر گھڑی دنیا اور آخرت میں

الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ذَاالْجَلَالِ

اپنا مخلص بنالے ۔ اے بزرگی اور

وَالْاِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ

بخشش والے ! تو میری دعا سن اور قبول کر!

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ

خدا بہت بڑا ہے ۔ خدا مجھ کو کافی ہے

وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور اچھا کارساز ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ (ابوداؤد، نسائی)

ذکر یازدہم | اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ

خداوندا ! میرے لئے میرا دین سنوار دے

الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ

جس کو تو نے میرے کام کی حفاظت کا سبب بنایا ہے ۔

وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ

اور میرے لئے میری دنیا کو سنوار دے ۔ جس میں تو نے

EmaanLibrary.com

فِيهَا مَعَاشِي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

میری زندگانی ٹھہرائی ہے ۔ اے اللہ! میں تیری خوشنودی کے

بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ

ذریعہ تیرے غصہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری معافی کے

بِعَفْوِكَ مِنْ نَّقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ

ذریعہ تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں ۔ اور تیری سزا سے

بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ ۔ جس چیز کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا

اور جو چیز تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ اور جس بات

رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا

کا تو فیصلہ کر دے اسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔ اور کسی دولت والے کو

الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط (نسائی)

اسکی دولت تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی

ذکر دوازدہم

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ

اے اللہ! تو میری تمام (چھوٹی) خطاؤں

EmaanLibrary.com

وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْنِیْ

اور (بڑے) گناہوں کو معاف کردے۔ اے اللہ! میرا مرتبہ بلند کر

وَاَحْیِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اور مجھ کو زندہ رکھ اور مجھ کو غنی کر، اور مجھ کو رزق دے۔

وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ

اور مجھ کو نیک اعمال اور اچھی عادتوں کی

وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ

ہدایت کر۔ کیونکہ نیکیوں کی ہدایت کرنیوالا

لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا

اور بُرائیوں سے پھیرنے والا تیرے سوا

اِلَّا اَنْتَ ط (حصن حصین)

کوئی نہیں ہے۔

ذکر سیزدہم

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ

اے رب! میری مدد کر اور میرے خلاف (کسی کی) مدد نہ کر

وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ

اور مجھ کو غالب کر اور مجھ پر (کسی کو) غالب نہ کر

EmaanLibrary.com

وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ

اور مجھ کو تدبیر بتا اور میرے خلاف (دشمنوں کو) تدبیر نہ بتا

وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ

اور مجھ کو ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان کر دے،

وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ

اور میرے ظالموں پر میری مدد کر۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ

اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار بنا۔

ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا

اپنا ذکر کرنے والا ، ڈرنے والا ، حکم ماننے والا

لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا

گڑگڑانے والا ، اپنی طرف عاجزی سے رجوع کرنیوالا بنالے!

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ

اے میرے رب! میری توبہ قبول کرلے اور میرے گناہ

حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ

دھوڈال۔ اور میری دعا کو قبول کر اور ثابت رکھ

EmaanLibrary.com

حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ

میری دلیل اور میری زبان کو سیدھی کر اور میرے دل کو

قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ ط

ہدایت دے اور میرے سینہ سے کینہ کو نکال دے۔ (ترمذی)

بھائیو اور بہنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ پاک سے نکلے ہوئے یہ اذکار اور وظائف زبانی یاد کر لو، اور پانچوں نمازوں کے بعد ضرور پڑھا کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے تمام اولیاء اللہ اگر اکٹھے ہو کر آپ کو کوئی وظیفہ بتائیں، تو ان کا بتایا ہوا وظیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے اذکار کے مرتبے کو حاشا و کلا ہرگز ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ نبی رحمت ؐ کے اذکار پاک تمام انبیاء الٰہی کے کلمات طیبات کا نچوڑ ہیں۔ اس لئے نمازوں کے بعد ان وظائف کا پڑھنا اپنے روح کی غذا بنا لو۔ تمام مقاصد پورے ہوتے رہیں گے۔ رحمت کی ہوائیں مطلع حوائج سے پریشانی کے بادلوں کو چھٹاتی رہیں گی۔ دنیا کی بھلائیاں اور آخرت کی خوبیاں آپ کے گرد جمع ہوں گی۔

EmaanLibrary.com

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا دُرست ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ فَاِنِّيْ مُضْطَرٌّ وَتَعْصِمَنِيْ فِيْ دِيْنِيْ فَاِنِّيْ مُبْتَلًى وَتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّيْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ فَاِنِّيْ مُتَمَسْكِنٌ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی)

جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہے اللّٰھُمَّ الٰہی واٰلہ ابراہیم اِلیٰ آخرہٖ۔ تو خدا تعالےٰ اس کے ہاتھوں کو نامراد واپس نہیں کرتا۔

حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ۔

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ

EmaanLibrary.com

فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا۔ (ابن ابی شیبہ)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب آپؐ نے سلام پھیرا، تو (قبلہ کی طرف سے) منہ پھیر کر (مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر) دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی۔

ملاحظہ: معلوم ہوا کہ امام کا سلام پھیر کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا درست ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

تین یا چار رکعت کے شک پر سجدہ

عطاء بن یسار ابو سعید سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ۔

(رواہ مسلم)

تم میں سے کوئی جب اپنی نماز میں شک کرے اور وہ نہ جانے

EmaanLibrary.com

کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ تین رکعت یا چار رکعت؟ تو اسے چاہیئے کہ شک کو دور کرے اور یقین (یعنی گمان غالب) کے مطابق اپنی نماز پوری کرے۔ پھر سلام پھیرنے سے پہلے (سہو کے) دو سجدے کرے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ

سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدۂ آخری میں تشہد، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکبر کہہ کر سجدے میں جائیں۔ پھر اُٹھ کر جلسے میں بیٹھ کر دوسرا سجدہ کریں اور پھر اُٹھ کر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوں۔ حدیث مذکور میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کا حکم ہے۔ اس لئے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے سے قبل کرنے چاہئیں۔

قعدۂ اولیٰ کے ترک پر سجدہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہِمُ الظُّھْرَ فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاَوَّلَیْنِ لَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ حَتّٰی اِذَا قَضَی الصَّلٰوۃَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِیْمَہٗ کَبَّرَ وَھُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (بخاری، مسلم)

EmaanLibrary.com

عبداللہ بن بحینہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پہلی دو رکعتوں کے بعد (یعنی قعدۂ اولیٰ میں) بیٹھے نہیں، بلکہ سہواً[1] کھڑے ہو گئے۔ تو صحابہ رضؓ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے (اور آخری قعدہ میں سلام پھیرنے کا وقت آیا) اور لوگ سلام پھیرنے کے منتظر ہوئے (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے ہی بیٹھے تکبیر کہی اور دو سجدے کئے۔ پھر سلام پھیرا۔

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے ثابت ہوا کہ سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے قبل کرنا چاہیے۔

نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکنے کے بعد سجدہ

عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو و نسیان اقوال میں جو اخبار و احکام کی تبلیغ سے متعلق ہیں ہرگز جائز نہیں اور افعال میں سہو ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل سیکھیں۔ سبحان اللہ! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو سے بھی تکمیل دین ہوتی ہے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعت میں سلام پھیرا۔ پھر آپؐ گھر میں داخل ہوئے۔ پھر ایک شخص خرباق نامی نے آپؐ سے (سہو کا) ذکر کیا۔ پھر آپؐ لوگوں کے پاس پہنچے اور خرباق کے قول کی تصدیق چاہی لوگوں نے کہا خرباق سچ کہتا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا۔ پھر دو سجدے کئے۔ پھر سلام پھیرا۔ (مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص چار رکعت کی جگہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے۔ پھر جب اس کو معلوم ہو جائے کہ میں نے تین ہی رکعت پڑھی ہے۔ تو وہ خواہ گھر بھی چلا جائے اور باتیں بھی کرلے۔ پھر بھی وہ ایک ہی رکعت جو رہ گئی ہے پڑھ کر سجدۂ سہو کرکے سلام پھیرے۔ اس کو ساری نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں اور ایک یہ امر بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اگر سجدۂ سہو پڑ جائے اور کسی وجہ سے نمازی سجدۂ سہو نہ کر سکے۔ اور سلام پھیر کر باتیں وغیرہ کرلے۔ پھر یاد آنے پر جب سجدۂ سہو کرنا چاہے۔ تو سلام کے بعد کرے اور پھر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ سجدۂ سہو تو بالعموم سلام سے پہلے ہی کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ لیکن اگر نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکیں اور پھر نقصانِ نماز یاد آنے پر جب سجدۂ سہو کرنے لگیں تو ہنگامِ سجدہ پہلے

EmaanLibrary.com

سلام پھیریں، پھر دو سجدے کریں۔ اور پھر سلام پھیر کر نماز سے باہر آئیں۔

چار کی جگہ پانچ رکعت پڑھنے پر سجدہ

عبداللہ بن مسعود رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز (سہواً) پانچ رکعت پڑھی۔ پھر آپؐ سے کہا گیا، کیا نماز میں زیادتی کی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا کیا سبب؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ آپؐ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ پھر آپؐ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا۔ کہ میں بھی تمھاری ہی طرح آدمی ہوں۔ جیسے تم بھولتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں۔ تو جب میں بھولوں، تم مجھ کو یاد دلا دیا کرو۔ (بخاری، مسلم)

تعدادِ رکعت کے شک پر سجدہ

جس شخص کو نماز میں یہ شک پڑے کہ آیا اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو۔ تو وہ اس کو ایک رکعت یقین کرے۔ اور جس کو یہ شک پڑے کہ اس نے دو پڑھی ہیں، یا تین۔ تو وہ اس کو دو رکعت یقین کرے اور پھر (قعدۂ آخری میں) سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے (سہو کے) کرے۔ (مسند امام احمد)

EmaanLibrary.com

قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہونے پر سجدہ

جو نمازی شک کے باعث قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنے کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ (قبل سلام) دو سجدے کرے۔ اور جو پورا کھڑا نہ ہو کر قعدہ میں بیٹھ جائے، تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، دار قطنی)

ملاحظہ: سجدۂ سہو سلام سے قبل یا بعد کرنے کا ذکر تو احادیث میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لیکن صرف ایک ہی طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

نماز باجماعت کا بیان

ستّائیس نمازوں کا ثواب

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اکیلے کی نماز سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ستائیس درجے زیادہ (ثواب) رکھتا ہے۔

(بخاری، مسلم)

EmaanLibrary.com

تارکِ جماعت کے گھروں کو جلانے کا قصد

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ میں نے قصد کیا کہ ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں، جو نماز (جماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔ (بخاری، مسلم)

بھائیو! غور کرو، اذان سن کر مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کس قدر اشد ضروری ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے غضبناک ہوتے کہ مسجد میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلا دینے کا قصد کر لیا۔ لیکن بے قصور بچوں اور عورتوں کے باعث یہ قصد ترک فرما دیا۔

نابینا بھی مسجد میں جائے

عبداللہ بن ام مکتوم رض نابینا نے اپنے اندھے ہونے کا عذر پیش کر کے اپنے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذان سنتے ہو؟ عبداللہ نے کہا، جی ہاں۔ قَالَ فَاَجِبْ۔ آپ ص نے فرمایا، تو پھر نماز میں حاضر ہو۔ (مسلم)

بھائیو! سوچو! نابینا کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ مل سکی

EmaanLibrary.com

اور آنکھوں والے جو اذان سن کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتے قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں اجتماعی زندگی کا راز پنہاں ہے۔ اور تارکِ جماعت قوم میں انفرادیت پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نابینوں تک کو مسجد میں حاضری کا حکم دیا گیا ہے۔

منافقوں پر بھاری نمازیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر ان کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہوتا، تو اپنے گھٹنوں پر چل کر ان نمازوں میں حاضر ہوتے۔ (بلوغ المرام)

بھائیو! خبردار! فجر اور عشاء کی جماعت میں ہرگز سُستی نہ کرنا کیونکہ یہ نفاق کی علامت ہے۔ منافقین ان دونوں نمازوں میں حاضر نہیں ہوتے تھے۔ خدا ہمیں سُستی سے بچائے اور دوسری نمازوں کی طرح خاص طور پر فجر اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی توفیق دے۔

نفاق اور دوزخ سے نجات

جو شخص چالیس دن جماعت کے ساتھ مع تکبیر اولیٰ نماز پڑھے

EmaanLibrary.com

تو اس کے لئے دو خلاصیاں لکھی جاتی ہیں۔ ایک خلاصی آگ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

ملاحظہ: قارئین کرام کوشش کریں کہ چالیس دن پانچوں نمازیں مع تکبیر اولیٰ باجماعت پڑھیں۔ چالیس دن کے بعد نجات اور اخلاص کی آپ کو سند ملے گی۔ اور جماعت پر مداومت کی کرامت حاصل ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر کوئی نماز مت پڑھو۔ (مسلم)

عورتوں کو مسجد کی اجازت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھاری عورت (تراویح، نماز جمعہ وغیرہ پڑھنے کے لئے) مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگے تو اس کو ہرگز منع نہ کرو۔ (بخاری، مسلم)

ملاحظہ: جس مسجد میں کوئی عالم ربانی خالص قرآن اور حدیث بیان کرتا ہو۔ جہاں کتاب وسنت کا چشمۂ ہدایت پھوٹ رہا ہو، توحید کی آبشار بہتی ہو، اخلاقِ رسول ﷺ کی نسیم عنبر فشاں ہو، تو ان حالات میں مستورات کو مسجد میں جانے کی اجازت دے دینی چاہیئے۔ ورنہ ان کے گھر نماز کے لئے بہتر ہیں۔[1] چنانچہ

[1] حاشیہ آئندہ صفحہ پر

EmaanLibrary.com

ابن مسعود رضؓ کی ایک روایت ابوداؤد میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز اپنے گھر (کے دالان) میں، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا کوٹھری میں نماز پڑھنا، کھلے مکان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

حدیث کے مطابق نماز کے متفرق مسائل

اگر جماعت کھڑی ہو جائے اور کسی شخص کو پائخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پائخانہ سے فراغت حاصل کرلے، پھر نماز پڑھے۔ (اگر جماعت فوت ہو جائے تو مضائقہ نہیں)۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جو کوئی اذان سن کر مسجد میں جماعت کے لئے بغیر کسی عذر کے نہ پہنچے (اور گھر میں پڑھے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ۔ اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

(ابوداؤد)

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)

لہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔ (ابوداؤد) یعنی تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے منع نہ کرو۔ اور (لیکن) انکے گھر ان کیلئے (نماز پڑھنے کو) بہتر ہیں۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

قبول نہ ہونے کا مطلب علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو نماز کا ثواب نہیں ہوتا۔ اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ بلا عذر نماز گھر میں پڑھ لینے والوں کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم لَمْ تُقْبَلْ پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

جس بستی میں تین آدمی ہوں اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان غالب ہوتا ہے۔ (ابو داؤد، نسائیؒ)

کھانا تیار ہو (اور بھوک لگی ہو) تو کھا کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ (صحیح مسلم)

سردی اور بارش کی رات میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ (بخاری، مسلم)

سورج کے نکلتے وقت اور ڈوبتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا منع ہے۔ اور اسی طرح نماز فجر پڑھ لینے کے بعد، سورج کے اچھی طرح نکل لینے تک۔ اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب کے اچھی طرح غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے (صحیح مسلم)

ملاحظہ: نماز کے ممنوعہ اوقات میں فوت شدہ نماز پڑھ لینی جائز ہے۔ چنانچہ بخاری، مسلم میں کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت

EmaanLibrary.com

ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور آپؐ سے دریافت کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا:۔

وَاِنَّهٗ اَتَانِی نَاسٌ مِنْ عبد الْقَیْسِ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

(بخاری، مسلم)

کہ بات یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ (احکامِ دین سیکھنے کے لئے) آئے۔ اور انھوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں کے پڑھنے سے باز رکھا۔ لہٰذا یہ (دو رکعتیں جو میں نے عصر کے بعد پڑھی ہیں یہ) وہی ہیں۔

اسی طرح فجر کی چھوٹی ہوئی سنتیں بھی ہم بعد فجر پڑھ سکتے ہیں۔

فرضوں کے سوا سنتیں اور نوافل بجائے مسجد کے گھر میں پڑھنے افضل ہیں (اور مسجد میں جائز)۔ (بخاری)

نماز میں اگر سجدے کی آیت پڑھیں تو سجدہ کریں۔ (ابوداؤد)

عورتیں بھی آپس میں جماعت کرا سکتی ہیں۔ جو عورت امام ہے وہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہو کر امامت کے فرائض ادا کرے۔ مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ ہو۔ (دار قطنی)

اگر نماز میں جمائی آئے، تو حتی الوسع روکیں۔ اگر نہ رُکے تو

EmaanLibrary.com

منہ پر ہاتھ رکھیں اور آواز بلند نہ کریں۔ (ترمذی)

نماز میں مرد کو ناف سے گھٹنے تک اور دونوں کندھے ڈھانکنے ضروری ہیں۔ اور مستورات کو تمام بدن ڈھانکنا ضروری ہے۔ حتّٰی کہ دونوں پاؤں ٹخنوں کے نیچے تک، منہ اور دونوں ہاتھوں کے علاوہ۔ (بخاری شریف)

مرد پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے اونچا رکھے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنوں پر تہبند لٹکائے ہوئے نمازی کو پھر سے وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (ابوداؤد)

نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا بڑا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

نماز کی صفوں کی برابری کا بیان

صفوں کی برابری

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ۔ (بخاری شریف)

اپنی صفوں کو برابر کرو۔ کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے

EmaanLibrary.com

پورا کرنے میں سے ہے۔

ملاحظہ: قرآن میں آتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو یعنی ارکان اور سنن کی تعدیل اور رعایت سے نماز پڑھو۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صفوں کا برابر اور سیدھا کرنا بھی نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صفوں کا ٹیڑھا ہونا نقصانِ نماز کا موجب ہے۔

صفیں سیدھی کرنے کا حکم

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِہَا الْقِدَاحَ حَتّٰی رَاٰی اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْہُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَ اَنْ یُّکَبِّرَ فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ

(صحیح مسلم)

نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو (ایسا) برابر کرتے، گویا ان سے تیروں کو سیدھا کریں گے (یعنی صفیں ایسی سیدھی

EmaanLibrary.com

کرتے کہ تیروں کو ان سے سیدھا کر سکیں۔ الحاصل صفیں تیروں سے زیادہ سیدھی ہوتیں) یہاں تک کہ ہم نے آپ سے صفوں کا سیدھا کرنا سمجھ لیا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم (جماعت کے لئے) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہنے کو تھے کہ ایک شخص کو دیکھا، اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے پس فرمایا، اپنی صفوں کو برابر اور سیدھی کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمھاری ذاتوں میں اختلاف ڈال دے گا۔

تنبیہ: مذکورہ حدیث کی رو سے صفوں کا سیدھا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اقامت ہو چکنے کے بعد جب صفیں سیدھی، درست اور برابر ہو جائیں، تو پھر امام کو تکبیر اولیٰ کہنی چاہیے۔ خبردار! صفیں کج اور ٹیڑھی نہ ہوں۔ کہ صفوں کا ٹیڑھا پن، باہمی پھوٹ، اختلافِ قلوب اور باطنی کدورت کا موجب ہے۔

صفوں میں مل کر سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑا ہونے کا حکم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَہَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ

EmaanLibrary.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ فِیْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ملی ہوئی رکھو (یعنی آپس میں خوب بھڑ کر مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہو) اور صفوں کے درمیان نزدیکی کرو (یعنی دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ چھوڑو کہ ایک صف وہاں اور کھڑی ہو سکے) اور گردنیں برابر رکھو (یعنی سب برابر جگہ پر کھڑے رہو کہ گردنیں برابر رہیں۔ قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ صفوں کے شگافوں میں گھستا پھرتا ہے۔ گویا کہ وہ سیاہ بکری کا بچہ ہے۔

برادرانِ اسلام! غور کریں کہ صف بندی کی کتنی سخت تاکید ہے پھر خبردار! صف کے شگافوں کو مونڈھے سے لے کر پاؤں تک خوب بند کیا کریں۔ یعنی قدم سے قدم اور مونڈھے سے مونڈھا اچھی طرح ملا کر صف میں کھڑے ہوا کریں۔ اگر آپ صف کے درمیان میں سوراخ اور شگاف چھوڑ دیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر فرماتے

EmaanLibrary.com

ہیں کہ وہاں شیطان کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور جب صفوں میں شیطان گھس آئے تو نہ نماز میں خشوع اور خضوع رہے گا، اور نہ نمازیوں میں اتفاق اور محبت۔ صحابہ رض مونڈھوں سے مونڈھے، ٹخنوں سے ٹخنے اور ایڑیوں سے ایڑیاں ملاکر کھڑے ہوتے تھے۔

نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف منہ کرکے فرمایا:۔

اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ

لوگو! اپنی صفیں سیدھی کرو۔ لوگو! اپنی صفیں درست کرو۔ لوگو! اپنی صفیں برابر کرو۔

وَاللّٰہِ لَتُقِیْمُنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔

سنو! اگر تم نے صفیں سیدھی نہ کیں، تو اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈال دے گا۔

قَالَ فَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یُلْزِقُ کَعْبَہٗ بِکَعْبِ صَاحِبِہٖ وَرُکْبَتَہٗ بِرُکْبَتِہٖ وَمَنْکِبَہٗ بِمَنْکِبِہٖ۔

راوی حدیث کہتے ہیں، پھر تو یہ حالت ہوگئی کہ ہر شخص اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنہ، گھٹنے سے گھٹنا (یعنی پنڈلی سے لیکر

EmaanLibrary.com

گھٹنے تک) اور مونڈھے سے مونڈھا چپکا دیا کرتا تھا۔

(رواہ امام احمد فی مسندہٖ)

مسلمان بھائیو! یہ تھی صحابہ رضؓ کی صف بندی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمانوں پر لازم قرار دی تھی۔ لیکن آج مسلمان اس طرح فاصلے سے کھڑے ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے سے چھو گئے تو ناپاک ہو جائیں گے۔ ہمارے اندر پھوٹ اور اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم صفوں کو نہیں ملاتے، سیدھی نہیں کرتے۔

بھائیو! خوب یاد رکھو کہ صفیں ملایا کرو، سیدھی رکھا کرو۔ دو شخص مل کر اس طرح کھڑے ہوا کرو کہ گویا ایک ہی ہے۔ پیر، ٹخنے، ایڑیاں، پنڈلیاں اور مونڈھے خوب جوڑ کر کھڑے ہوا کرو جس طرح صحابہ رضؓ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق صفوں میں کھڑے ہوا کریں گے۔ تو آپ پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں گی۔ اور آپس میں محبت، پیار، اتفاق اور اتحاد پیدا ہوگا۔ صف بندی سے متعلق علامہ اقبالؔ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے　　محبت کا جنوں باقی نہیں ہے

صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق

کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

EmaanLibrary.com

صحیح بخاری میں صف بندی سے متعلق یوں باب باندھا گیا ہے:۔

بَابُ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ ۔

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونے کا باب۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يَلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ ۔ (صحیح بخاری)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں کو سیدھی کیا کرو۔ کیونکہ میں تم کو پسِ پشت بھی دیکھ لیتا ہوں (یہ آپؐ کا معجزہ تھا۔) حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے، اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے (صفوں میں) ملا دیتا تھا۔

مسجد کے اماموں کا فرض

مسجد کے اماموں کا فرض ہے کہ سب سے پہلے وہ فرمانِ رسولؐ کے مطابق صف بندی کرائیں اور پھر تکبیر تحریمہ کہیں۔ جب تک صف بندی درست نہ ہو، ہرگز نماز شروع نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ

EmaanLibrary.com

مسنون صف بندی کا بڑا سخت حکم ہے۔

رسولِ خدا مونڈھوں کو برابر کرتے

حضرت براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر اُدھر سے صف کے اندر آتے، اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے، آگے پیچھے مت ہو، (ورنہ) تمھارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے، اور فرماتے تھے، کہ اللہ تعالیٰ پہلی صفوں پر اپنی رحمت بھیجتا ہے۔ اور فرشتے (رحمت کی) دعا کرتے ہیں۔ (ابوداؤد)

رسولِ خدا صفوں کو برابر کر کے تکبیر کہتے

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم نماز کے واسطے کھڑے ہوتے، تو ہماری صفوں کو برابر کرتے اور جب صفیں برابر ہو جاتیں، تو پھر تکبیر کہتے۔ (ابوداؤد)

صف میں خالی جگہوں کو بند کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں کو قائم کرو۔ اور مونڈھوں کو برابر کرو اور ان جگہوں کو بند کرو جو (صفوں کے اندر) خالی رہ جائیں۔ اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ اور شیطان کے واسطے صفوں کے

EmaanLibrary.com

بیچ میں جگہ نہ چھوڑو۔ اور جو شخص صف ملائے گا۔ اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا۔ اور جو صف کو کاٹے گا، اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا۔ (ابوداؤد)

نوٹ: اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا یہ مطلب ہے کہ اگر صف درست کرنے کے لئے کوئی تم کو آگے یا پیچھے کرے تو بڑی نرمی اور محبت سے آگے یا پیچھے ہو جاؤ۔ اڑو نہ، نہ سختی کرو۔

اگر صف سے کوئی نکل کر چلا جائے، تو اس کی جگہ لے کر صف کو ملاؤ اللہ تم پر رحمت کرے گا۔ صف کے اندر ایک دوسرے سے دُور دُور کھڑے ہونا صف کو کاٹنا ہے۔ ایسے شخصوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کرے گا۔

صفوں کی ترتیب

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ۔

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے اوّل صف کو پورا کرو۔ پھر اس کے بعد والی صفوں کو۔ (ابوداؤد)

یاد رکھنا چاہیئے کہ صف بندی کے وقت پہلے اوّل صف کو

EmaanLibrary.com

پورا کرنا چاہیئے۔ جب پہلی صف سے نمازی بچ جائیں تو پھر دوسری صف شروع کرنی چاہیئے۔ اگر ایک آدمی کی گنجائش بھی پہلی صف میں ہو تو وہ بھی پوری کرنی ضروری ہے۔

پہلی صف میں کھڑا ہونے کا ثواب

حضرت ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر بھی؟ فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ صحابہ رضؓ نے کیا اے اللہ کے رسول! اور دوسری صف پر بھی؟۔ فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ (حضورؐ فرمائیے!) کہ دوسری صف پر بھی (رحمت بھیجتے ہیں؟) فرمایا، اور دوسری پر بھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو۔ اور اپنے مونڈھوں کو برابر رکھو۔ (یعنی برابر جگہ میں کھڑے ہو، تاکہ مونڈھے بھی برابر رہیں) اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ اور صفوں کے شگافوں کو بند کرو تحقیق شیطان تمہارے درمیان (یعنی شگافوں میں) بھیڑ کے بچے کے مانند گھستا پھرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

EmaanLibrary.com

پہلی صف میں کھڑے ہونے کا بہت ثواب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں صحابہؓ نے دوسری صف کے متعلق پوچھا۔ تو آپؐ نے پھر پہلی صف کا ذکر کیا تیسری بار پوچھنے پر بھی صرف پہلی صف پر نزولِ رحمت کا ذکر فرمایا چوتھی مرتبہ پوچھنے پر ارشاد فرمایا۔ ہاں دوسری صف پر بھی۔ اس سے آپ سمجھ لیجئے کہ دوسری صف کا درجہ پہلی صف سے ضرور ضرور کم ہے۔ پھر آپ کوشش کیا کریں اور جماعت میں شامل ہونے کے لئے پہلے ہی مسجد میں جاکر صف اول میں بیٹھ جایا کریں۔ تاکہ جماعت کھڑی ہونے پر آپ اللہ اور اس کے فرشتوں کی رحمتوں کا مورد بن جائیں۔

پھر پوری رحمتِ الٰہی پانے کے لئے صف کو سیدھی کیا کریں اور اپنے بھائیوں کے کندھوں کے ساتھ کندھا اور قدموں کے ساتھ قدم ملاکر درمیانی شگافوں کو بند کرکے کھڑے ہوا کریں۔

صف میں داہنی طرف کھڑی ہونے کا اجر

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اور اس کے فرشتے داہنی طرف والی صفوں کے اوپر رحمت بھیجتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

EmaanLibrary.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے داہنی طرف کھڑے ہونا بائیں طرف کھڑے ہونے سے افضل ہے۔ خواہ کسی صف میں ہو، کہ امام کے داہنی طرف کھڑے ہونے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔

ثواب کی اس حرص میں اگر سب داہنی طرف کھڑے ہو جائیں تو پھر بائیں طرف خالی رہ جائے گی۔ جو بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ امام کو بیچ میں رکھو اور شگافوں کو بند کرو۔ (ابو داؤد)

تو صف بندی کے وقت امام کو درمیان میں رکھ کر داہنے، بائیں برابر آدمی کھڑے ہونے چاہئیں۔ اور بڑے اطمینان اور محبت سے یہ کام کرنا چاہیئے۔ داہنے بائیں کھڑے ہونے کا جھگڑا نہ شروع کر دینا چاہیئے۔ جس کو جہاں جگہ مل گئی، وہ وہیں کھڑا ہو جائے۔ پھر جماعت کھڑی ہونے کے بعد جوں جوں آدمی آتے جائیں وہ داہنے، بائیں کھڑے ہوتے جائیں۔ ایسے انداز سے کہ امام درمیان میں رہے۔ جب پہلی صف پوری ہو جائے تو امام کو بیچ میں لے کر دوسری شروع کر دیں۔ اور اسی طرح دوسری پوری ہونے کے بعد تیسری صف بنائیں۔

EmaanLibrary.com

مردوں کے لئے صف اول اور عورتوں کے لئے صف آخر بہترین ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَ شَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر اوّل صف ہے اور سب سے بُری آخر صف ہے۔ اور عورتوں میں سب سے بُری اول صف ہے اور سب سے بہتر آخر صف ہے۔

ملاحظہ: صف کے بہتر ہونے سے مراد کثرتِ ثواب ہے۔ مردوں کے لئے صف اول اس لئے بہتر ہے کہ امام کے قریب ہوتے ہیں اور عورتوں سے دور۔ اور آخر کی صف مردوں کے لئے اس لئے بری ہے کہ امام سے دور اور عورتوں سے قریب ہوتے ہیں۔

(لاکھوں درود وسلام رحمت للعالمین پر کیسے پاکیزہ نکتے بتاتے

EmaanLibrary.com

،ہیں۔) اور عورتوں کی اول صف اس لئے بُری ہوتی ہے کہ مردوں سے نزدیک ہوتی ہیں۔ اور آخر کی بہتر اس لئے کہ مردوں سے دور ہوتی ہیں۔

اس پاک فلسفے کے مطابق مردوں کو صفِ اوّل ہیں، اور عورتوں کو پچھلی صف میں کھڑے ہونا چاہیئے۔

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے، بلکہ داہنی طرف سے ایک آدمی کو صف سے پیچھے کھینچ کر اس کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)

پہلی صف سے عمداً پیچھے ہٹنا

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ۔ (مسلم)

EmaanLibrary.com

ہمیشہ لوگ (پہلی صف سے) پیچھے ہٹتے رہیں گے۔ یہانتک کہ اللہ بھی ان کو (اپنی رحمت میں) پیچھے ڈال دے گا۔

اس حدیث سے پہلی صف میں کھڑے ہونے کی سخت تاکید ثابت ہوتی ہے۔ جان بوجھ کر جگہ ہوتے ہوئے پھر پچھلی صف میں کھڑے ہونے کی کوشش کرنا، بلکہ کھڑے ہو جانا اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے محروم ہونا ہے۔ خبردار! عمداً دانستہ، جان بوجھ کر کبھی پہلی صف چھوڑنے کی کوشش نہ کرنا۔

صف بندی کے مراتب

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔ (ابوداؤد)

میرے قریب رہیں (صف میں) وہ لوگ، جو بالغ اور عقلمند ہیں۔ پھر وہ جو اُن سے قریب ہیں۔ پھر وہ جو اُن سے قریب ہیں۔

پہلی صف میں امام کے قریب بالغ، عقلمند، دین کو جاننے بوجھنے والے کھڑے ہونے چاہئیں۔ تاکہ امام کو لقمہ دے سکیں۔

EmaanLibrary.com

اور نماز کی کیفیت اور اس کے احکام یاد کریں، اور پھر انکی تبلیغ کریں۔ پہلی صف کے بعد دوسری صف میں لڑکے کھڑے ہوں۔

حضرت ابو مالک اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ پہلے مردوں نے صف باندھی، پھر لڑکوں نے۔ اس کے بعد آپؐ نے نماز پڑھی۔ پھر فرمایا :۔

هٰكَذَا صَلٰوةُ اُمَّتِیْ۔ میری اُمت کی نماز اسیطرح ہے

(ابوداؤد)

سترہ کا بیان

یہاں سترہ سے مراد وہ چیز ہے جو نمازی اپنے آگے کھڑی کر کے نماز پڑھے۔ تاکہ اس کے آگے سے گزرنے والا گنہگار نہ ہو۔ اور سترہ ہوتا ہے عصا ، یا برچھی، یا لکڑی، یا دیوار، یا ستون، یا درخت، اور امام کا سترہ سب مقتدیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) رکھ لو، تو اب تمھیں سامنے سے گزرنے والا کچھ نقصان

EmaanLibrary.com

نہ پہنچائے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء رضؓ فرماتے ہیں کہ پالان کے پچھلے حصّہ کی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

معلوم ہوا کہ کم از کم ایک ہاتھ لمبی لکڑی یا اور کوئی چیز سترہ بن سکتی ہے۔ حضرت ابوجحیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپؐ کے سامنے ایک برچھی نصب تھی۔ آپؐ نے دو رکعت ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت عصر کی نماز پڑھائی۔ اس وقت برچھی کے اس طرف عورتیں اور گدھے چلے جا رہے تھے۔ (ابوداؤد)

تیر بھی سترہ ہو سکتا ہے

سبرہ بن معبد رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لِیَسْتَتِرْ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَوْ بِسَہْمٍ۔ سترہ ضرور رکھو، خواہ تیر ہی ہو۔ (بلوغ المرام)

لاٹھی اور لکیر کا سترہ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے آگے سترہ رکھ لو۔ اگر کوئی چیز نہ ملے تو لاٹھی گاڑ لو۔ اگر وہ بھی نہ ملے تو لکیر کھینچ لو۔

EmaanLibrary.com

پھر اس کے بعد کسی کے گزرنے سے تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

(احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد وغیرہ)

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو گزرنے کا عذاب معلوم ہو جائے، تو ایک قدم آگے بڑھنے سے سو سال تک اس کو کھڑا رہنا پسند ہو۔ (ابن ماجہ)

مسجدوں میں عموماً لوگ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرتے ہیں، انھیں توبہ کرنی چاہیئے، کہ بڑا گناہ ہے۔ اور کبھی نمازی کے سامنے سے نہ گزریں۔ اوپر کی حدیث میں آپ نے پڑھ لیا ہے کہ گزرنے والے کو اگر گزرنے کا عذاب معلوم ہو جائے تو سو سال تک کھڑا رہنا پسند کرے۔

ملاحظہ: سترہ اتنا قریب ہونا چاہیئے کہ اس کے نزدیک سجدہ کر سکے۔ اور کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزر نہ سکے۔

اور سترہ بالکل پیشانی کے بیچوں بیچ نہ رکھیں۔ بلکہ داہنی یا بائیں بھوں پر کرنا چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

EmaanLibrary.com

امامت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کا امام وہ ہونا چاہیئے جو ان میں سے قرآن اچھی طرح (صحیح پڑھنا) جانتا ہو۔ اور اگر قرأت میں سب برابر ہوں، تو پھر وہ امامت کرے جو سنت کو سب سے زیادہ جانتا ہو (یعنی سب سے زیادہ نماز کے احکام اور مسائل کی حدیثیں جانتا ہو۔) پس اگر علم سنت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ امامت کرے جو عمر میں بڑا ہو۔ اور کوئی کسی کی حکومت کی جگہ میں اور نہ اس کے گھر میں بغیر اسکی اجازت کے امامت کرے۔ اور نہ اسکی مسند پر بیٹھے۔ (یعنی بغیر اجازت کوئی دوسرے کی نہ امامت کرے اور نہ اس کے گھر اسکی مسند پر بیٹھے)۔ (مسلم)

اندھے کو امام بنانا جائز ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کو امام مقرر کیا تھا۔ (ابو داؤد)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امام کی نماز قبول نہیں ہوتی جس سے لوگ (اسکی بدعات، جہالت و فسق وغیرہ کی وجہ سے) ناراض ہوں۔ (ترمذی)

EmaanLibrary.com

امام کے فرائض کا بیان

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی بہت ہلکی اور بہت کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔ آپؐ (عورتوں کی صف میں) لڑکوں کا رونا سنتے تو اس ڈر سے نماز ہلکی کر دیتے کہ اسکی ماں کو تکلیف ہو گی۔ (بخاری مسلم)

رسولِؐ خدا کی ہلکی نماز

ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز کے دراز کرنے کے ارادے سے نماز میں داخل ہوتا ہوں۔ پھر لڑکے کا رونا سنتا ہوں (عورتوں کی صف میں) تو اپنی نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہو گی۔ (بخاری)

لمبی نماز پر حضورؐ کا غصّہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں اتنا غصہ ہوتے نہیں دیکھا جتنا (لمبی نماز پڑھانے والوں پر) اس دن دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بعض، لوگوں کو (نماز طویل کر کے) نفرت دلانے والے ہیں۔

EmaanLibrary.com

پس (سنو!) تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو اسے چاہیئے کہ (نماز) ہلکی پڑھائے۔ اس لئے کہ ان (مقتدیوں) میں ضعیف، بوڑھے اور حاجتمند وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

ہلکی نماز کی تاکید

عثمان بن ابی العاص رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی:۔ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔ جب تم لوگوں کی امامت کرو، تو ان کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔ (مسلم)

ملاحظہ: ہلکی نماز کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع، سجود، قومے جلسے کو درہم برہم کر کے رکھ دیا جائے۔ واضح ہو کہ ارکانِ نماز کی تعدیل اور طمانینت کے بغیر نماز باطل ہوتی ہے۔ ہلکی نماز کا مطلب یہ ہے کہ یا تو قرارت میں اختصار کیا جائے۔ اور اگر قرارت درازہے تو تھوڑے وقت میں پڑھیں۔ بشرطیکہ صحت اور ترتیل ترک نہ ہوں۔ یعنی کترا نہ کریں۔

اماموں پر وبال

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اماموں نے اچھی طرح (ارکان کی تعدیل اور

EmaanLibrary.com

سنتوں کی رعایت کے ساتھ) نماز پڑھائی، تو تمھارے لئے بھی ثواب ہے اور ان کے لئے بھی. اور اگر نماز پڑھانے میں خطا کی (یعنی رکوع وسجود کی عدم طمانینت اور قومے، جلسے کے فقدان سے نماز پڑھائی) تو تمھارے (مقتدیوں کے) لئے تو ثواب ہے اور انکے لئے وبال ہے.

(بخاری شریف)

نماز پڑھا کر امام مقتدیوں کی طرف منہ پھیرے

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں :-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ - (بخاری شریف)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکتے، تو ہم پر اپنے چہرے سے متوجہ ہوتے۔ (یعنی نماز پڑھ کر ہماری طرف منہ پھیر لیتے تھے۔

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں :-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ

(صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مصلّے سے) اپنی داہنی طرف گھوم جاتے تھے۔

EmaanLibrary.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے (اس طرح) کہ اس بات کا اعتقاد کرلے کہ داہنی طرف پھرنا لازم ہے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار اپنے سے بائیں طرف گھومتے دیکھا ہے۔ (بخاری، مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ امام کو پھرنے کے لئے صرف ایک طرف مقرر نہیں کرلینی چاہیئے۔ بلکہ کبھی داہنی طرف سے پھرا کرے، کبھی بائیں طرف سے۔

امام نماز پڑھا کر اس جگہ سے سرک جائے

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے۔ یا داہنی طرف یا بائیں طرف ہو جائے۔ (ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ مصلے سے سرک کر داہنے یا بائیں ہو کر سنتیں پڑھے اور اسی طرح مقتدیوں کو بھی صف بندی توڑ دینی چاہیئے۔ تاکہ آنے والا جان لے کہ جماعت ختم ہو چکی ہے۔

EmaanLibrary.com

مقتدیوں کیلئے متابعتِ امام کے احکام

حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا ۔ امام پر پہل نہ کرو۔ جب وہ[1] تکبیر کہہ لے تب تم تکبیر کہو ۔ (یعنی جب امام اللہ اکبر ختم کرلے، تب تم شروع کرو۔)

---

[1] بعض لوگ امام کی تکبیر اولےٰ ختم ہونے سے پہلے ہی اپنی تکبیر ختم کرکے ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ ایسا کرنے والے نماز کے اندر داخل ہی نہیں ہوتے اور تکبیر میں امام پر پہل کرنے کے سبب نہ ان کی نماز اکیلے ہوئی اور نہ امام کے پیچھے ہوئی گویا ان کی کوئی نماز نہ ہوئی۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح غنیۃ الطالبین میں مقتدی کے آداب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو عبداللہ بن مسعود رضؓ نے امام پر سبقت (پہل) کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے دیکھ کر اس سے فرمایا۔ کہ تو نے نہ تو اکیلے ہوکر نماز پڑھی ہے اور نہ ہی امام کے ساتھ پڑھی ہے۔ اور جو آدمی نہ اکیلا ہوکر نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی امام کے ساتھ۔ اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی ۔ (غنیۃ الطالبین) (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

وَاِذَاقَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ۔ اور جب امام ولا الضّآلّین کہہ چکے، تب تم آمین کہو۔

وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا۔ اور جب امام رکوع میں چلا جاوے تب تم رکوع میں جاؤ۔

وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اور جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ لے، تب تم اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الحمد کہو۔

(بخاری، مسلم)

اس فرمانِ رسولؐ سے معلوم ہوا کہ مقتدی کو یہ سب کام امام کے پیچھے پیچھے کرنے چاہئیں۔ یعنی امام جب اللہ اکبر ختم کر لیا کرے تو مقتدی کو اس کے ختم ہونے پر شروع کرنا چاہیئے۔ امام جب اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں پہنچ جائے، تو پھر مقتدی قیام سے چلیں اور جب امام اللہ اکبر کہہ کر رکوع سے قومہ میں پہنچ جائے، تو پھر مقتدی رکوع سے سر اٹھائیں۔ اسی طرح جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں پیشانی رکھ دے تو پھر مقتدی قومہ سے سجدہ کے لئے جھکیں۔ پھر جب امام سجدہ سے سر اٹھا کر جلسہ میں پہنچ جائے تو پھر مقتدی سر اٹھائیں پھر جب امام جلسہ سے دوسرے سجدہ میں سر رکھ چکے، تو مقتدی پھر

EmaanLibrary.com

سجدے کے لئے حرکت کریں۔ اور جب امام دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا قیام میں پہنچ جائے، تو پھر مقتدیوں کو سجدے سے سر اُٹھا کر سیدھا کھڑا ہونا چاہیے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشانی زمین پر رکھ چکتے تو پھر صحابہؓ قومہ سے جھکتے

عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ۔ (متفق علیہ)

براء بن عازب رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ پس جب آپؐ سَمِعَ اللّٰہ لمن حمدہ کہتے (تو ہم آپؐ کے پیچھے قومے میں کھڑے ہو جاتے تھے اور پھر) ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ (سجدہ میں جانے کے لئے) نہ جھکاتا تھا، یہاں تک کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے۔

حضرات! غور کیا آپ نے؟ کہ جب تک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

قومے سے سجدے میں پہنچ کر اپنی پیشانی مبارک زمین پر نہ رکھ دیتے تھے اس وقت تک تمام صحابہ رضؓ کھڑے رہتے تھے۔ کوئی پیٹھ تک نہ جھکاتا تھا۔ اور ہمارا یہ حال ہے (وائے برحالِ ما) کہ امام قومہ سے سجدہ میں آنے کے لئے ابھی اللہ اکبر ہی کہتا ہے تو مقتدی امام کے سجدہ میں پہنچنے سے پہلے ہی سجدے میں پہنچ گئے ہوتے ہیں۔ اب آپ ہی انصاف سے کہئے کہ امام کے ایسے اقتدار کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی پر مبنی ہے، قیامت کو کیا حشر ہوگا۔ سنئے نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ ۔ (مسلم)

تو مجھ (امام) سے پہل نہ کرو رکوع میں اور نہ سجدے میں اور نہ کھڑے ہونے میں، اور (نماز سے) فارغ ہونے میں ۔

گدھے کا سر

حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ ۔ (متفق علیہ)

EmaanLibrary.com

جو شخص اپنا سر امام سے پہلے اُٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ خدا تعالےٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح کر دے۔ (بخاری، مسلم)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ جو شخص امام سے قبل سر اُٹھاتا ہے، یا سجدے میں جاتا ہے، تو جان لینا چاہیئے کہ اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (موطأ امام مالکؒ)

اگر امام کوئی چیز بھول جائے تو مقتدیوں کو سُبحان اللہ کہہ کر اسے آگاہ کرنا چاہیئے۔ (بخاری)

نماز کی سنّتوں کا بیان

سنتیں وہ نمازیں ہیں جو فرضوں کے ساتھ رات اور دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سنّتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک رواتب یا مؤکدہ، اور دوسری غیر رواتب یا غیر مؤکدہ۔ رواتب یا مؤکدہ وہ ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت فرمائی۔ مثلاً فجر کی سنتیں وغیرہ۔ اور غیر رواتب یا غیر مؤکدہ وہ ہیں جو آپ گاہے بگاہے پڑھتے تھے۔ مثلاً عصر کی سنتیں۔ اور واضح ہو کہ سنت، نفل، مندوب، مستحب، مرغبہ فیہ، حسن، یہ تمام الفاظ ہم معنی اور مترادف ہیں۔ جو عبادت نافلہ (غیر فرض)

EmaanLibrary.com

پر بولے جاتے ہیں۔

رات اور دن کی مؤکدہ سنتیں بارہ ہیں

سنّتوں سے بہشت میں گھر

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ (رواہ الترمذی)

امّ حبیبہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھے۔ اس کے لئے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ (اور ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) چار[1] رکعت

---

[1] عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ۔ (متفق علیہ) حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے

(باقی صفحہ آئندہ پر)

EmaanLibrary.com

(سنتیں) ظہر سے پہلے، اور دو رکعت اس کے بعد۔ اور دو رکعت[۱] (سنتیں) مغرب کے بعد۔ اور دو رکعت (سنتیں) عشاء کے بعد۔ اور دو رکعت (سنتیں) نماز فجر سے پہلے۔

رسولِ خدا سنتیں گھر میں پڑھتے تھے

عبداللہ بن شقیق رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلوں (یعنی سنتوں) کا حال دریافت کیا۔ تو حضرت عائشہ رض نے کہا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر آپ ص نکلتے اور لوگوں کے ساتھ (ظہر کی فرض) نماز پڑھتے۔ پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں (سنت) پڑھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ظہر سے پہلے۔ بجائے چار سنتوں کے دو سنتیں بھی پڑھنی جائز ہیں۔ نبی رحمت ص نے دو سنتیں ظہر سے پہلے پڑھ کر امت کے لئے آسانی پیدا کر دی۔ تاکہ کسی وجہ سے اگر ہم چار نہ پڑھ سکیں، تو دو رکعت پر ہی عمل کر کے خدا کو راضی کر لیں۔

[۱] مغرب کی ان دو رکعت سنتوں میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا مسنون ہے۔ (ترمذی)

EmaanLibrary.com

(سنت) پڑھتے۔ اور آپؐ لوگوں کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے۔ پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت (سنت) پڑھتے۔ پھر آپؐ لوگوں کے ساتھ عشار کی نماز پڑھتے۔ پھر (گھر میں) داخل ہوتے، اور دو رکعت (سنت) پڑھتے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کی) نو رکعتیں پڑھتے، ان میں وتر بھی ہوتی۔ (یعنی آٹھ رکعت تہجد اور ایک وتر) اور جب صبح نمودار ہوتی، تو دو رکعتیں (سنت) پڑھتے۔

(رواہ مسلم)

ملاحظہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر تمام سنتیں گھر پر ہی پڑھتے تھے، اور فرض مسجد میں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم سنتیں ہمیشہ گھر میں ہی پڑھا کریں۔ اگرچہ مسجد میں ان کا پڑھنا جائز ہے۔ لیکن گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

جمعہ کے بعد دو سنّتیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا

EmaanLibrary.com

صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کچھ نماز نہیں پڑھتے تھے یہانتک کہ جب اپنے گھر واپس آتے، تو گھر میں دو رکعت[1] (سنت) پڑھتے۔ (بخاری، مسلم)

نوٹ: جمعہ کے بعد کی سنتیں بھی آپؐ گھر میں جاکر پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ نوافل کا گھر میں پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور مسجد میں پڑھنا بھی جائز ہے۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فجر کی دو رکعتیں (سنت) دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔ (مسلم)

---

[1] ایک روایت صحیح مسلم میں یہ بھی آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔ تم میں سے کوئی جب جمعہ کی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔ معلوم ہوا کہ بعد جمعہ چار سنتیں بھی پڑھ سکتے ہیں اور پہلی حدیث کی رو سے دو رکعت پس اختیار ہے چاہے کوئی دو پڑھے۔ چاہے چار۔ منہ ۱۲

EmaanLibrary.com

مطلب یہ ہے کہ تمام دنیا اور مافیہا کو خیرات کرنے پر جتنا ثواب مل سکتا ہے، فجر کی سنتوں کا ثواب اس سے زیادہ ہے۔

بخاری، مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے ایک روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوافل (سنن) میں سے کسی چیز پر اتنی محافظت اور مداومت نہیں کرتے تھے جس قدر سنت فجر کی دو رکعتوں پر مداومت کرتے تھے۔ پس ہمیں بھی ان سنتوں کی بڑی محافظت کرنی چاہیئے، اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم ان کو نور کے ترڑکے میں ہمیشہ گھر پر پڑھکر مسجد میں جایا کریں۔ تاکہ گھر بھی ان کے سبب منزلِ رحمتِ یزداں ہوں۔

ملاحظہ: فجر کی سنتیں پڑھ کر فرضوں سے پہلے داہنے کروٹ پر لیٹنا سنت ہے۔ (صحیح بخاری)

فجر کی سنتوں کے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں ادا کر کے تین بار یہ دعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ

اے اللہ! تو جبریل ؑ اور میکائیل ؑ

وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدِ النَّبِیِّ

اور اسرافیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار ہے

EmaanLibrary.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ

(اے اتنی بڑی ہستی!) میں دوزخ سے تیری جناب میں

مِنَ النَّارِ ط (حصن حصین)

پناہ چاہتا ہوں۔

فجر کی سنتوں کی قرأت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن، اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھتے تھے۔ اور (کبھی) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ج لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ط (بقرہ آیت ۱۳۶) پہلی رکعت میں۔

اور دوسری رکعت میں یہ پڑھتے تھے: قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ط (آل عمران-۶۴) (حصن حصین)

EmaanLibrary.com

فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد پڑھ سکتے ہیں

اگر آپ ایسے وقت مسجد میں پہنچیں کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو اور سنتیں آپ نے نہ پڑھی ہوں، تو پھر جماعت کے پاس سنتیں پڑھنی شروع نہ کر دیں۔ کیونکہ جماعت کے ہوتے ہوئے کوئی نماز نہیں ہوتی آپ جماعت میں شامل ہو جائیں اور فرض پڑھ کر سنتیں پڑھ لیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صبح کی فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا:۔

صَلٰوۃُ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ۔ صبح کی نماز (فرض) دو رکعت ہیں۔ دو رکعت ہیں۔ (اور تم نے فرضوں کی دو رکعتوں کے ساتھ یہ اور دو رکعتیں کیسی پڑھی ہیں؟) تو اس شخص نے جواب دیا:۔

اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا فَصَلَّیْتُھُمَا الْاٰنَ۔

حضور! میں نے دو رکعتیں (سنت) جو فرضوں سے پہلے ہیں نہیں پڑھی تھیں۔ ان کو اب پڑھا ہے۔

فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

پھر (اس کا جواب سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش

EmaanLibrary.com

ہو گئے اور خاموشی آپؐ کی رضامندی کی دلیل ہے (محدثین کی اصطلاح میں یہ تقریری حدیث کہلاتی ہے)۔ (ابوداؤد، ترمذی)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے خدا اس پر رحمت کرے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضؓ کی روایت میں عصر سے پہلے دو رکعت (سنت) بھی آئی ہے۔ (ابوداؤد)

نوٹ: عصر کی یہ سنتیں غیر مؤکدہ ہیں، یعنی ضروری نہیں۔ اور چاہے کوئی چار پڑھے، چاہے دو۔

نمازوں کی رکعتوں کی تعداد

نماز فجر: پہلے دو۲ سنتیں۔ پھر دو۲ فرض

(نماز فجر کی چار رکعت ہوئی)

نماز ظہر: پہلے چار سنتیں، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں۔

(نماز ظہر دس۱۰ رکعت ہوئی۔)

نماز عصر: چار فرض۔

نماز مغرب: تین۳ فرض، پھر دو۲ سنتیں۔

(نماز مغرب پانچ رکعت ہوئی۔)

EmaanLibrary.com

نمازعشار: چار فرض اور دو سنتیں۔

(نمازعشار چھ رکعت ہوئی)

ملاحظہ: نماز وتر در اصل رات کی نماز ہے جو تہجد کے ساتھ ملا کر پڑھی جاتی ہے۔ جو لوگ رات کو اُٹھنے کے عادی نہ ہوں، انھیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت[1] ہے کہ وہ وتر بھی نمازعشار کے ساتھ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ وتر طاق عدد کو کہتے ہیں اور اصل وتر ایک[2] ہی رکعت ہے۔ اور ایک سے آگے تین، پانچ، سات اور نو تک ہیں۔ پس جو شخص وتر ایک پڑھنا چاہے اس کیلئے نمازعشار، سات رکعت ہوئی۔ اور جو تین پڑھے اس کی نمازعشار کی نو رکعتیں ہوئیں۔

---

[1] حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ خَافَ اَنْ لَا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ۔ (رواہ مسلم) جو شخص ڈرے کہ آخر رات کو نہ اُٹھ سکوں گا اس کو چاہیے کہ وتر اول شب (عشار کے ساتھ) پڑھ لے

[2] ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔ یعنی وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو۔ (مسلم)

EmaanLibrary.com

نفل خوشی کی عبادت ہے

کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے نمازوں کی رکعتوں کو کم کر دیا ہے یعنی فرائض اور سنن گن لی ہیں اور نوافل چھوڑ دیئے ہیں۔ مسلمان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ نوافل اپنی خوشی اور مرضی کی عبادت ہے خدا اور رسولؐ نے کسی کو پڑھنے کے لئے مجبور نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ نفلوں کو فرضوں کا ضروری اور لازمی ضمیمہ بنا ڈالیں۔ فرضوں کے ساتھ حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافلہ عبادت یعنی سنتیں آ گئی ہیں، جن سے نماز پوری اور مکمل ہو گئی ہے۔

نماز وتر کا بیان

وتر کے معنی اکیلا، تنہا اور طاق۔ اس کی ضد شفع یعنی جوڑا ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احوال و اوقات میں وتر ایک بھی پڑھا ہے اور تین بھی۔ اور سات بھی اور نو بھی پڑھے ہیں۔

چنانچہ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا:۔

یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

EmaanLibrary.com

اے مومنوں کی ماں! مجھ کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کے بارے میں خبر دو!

جنابہ صدیقہ رضؓ نے فرمایا۔ میں آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتی۔ پھر جب رات کو اللہ چاہتا آپؐ کو اُٹھاتا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور وضو کرتے :۔

وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا۔

اور نماز (وتر) نو رکعتیں پڑھتے۔ جس میں آٹھویں رکعت کے علاوہ کسی میں نہ بیٹھتے (یعنی آٹھویں رکعت میں التحیات میں بیٹھتے۔) تو اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا مانگتے (یعنی التحیات پڑھتے۔ کہ التحیات ذکر، حمد اور دعا پر مشتمل ہے) پھر (التحیات پڑھ کر) بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے۔ پھر نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے اور اللہ کو یاد کرتے، اس کی تعریف کرتے، اور اس سے دعا مانگتے (یعنی آخری قعدہ میں معروف دعا پڑھتے)

EmaanLibrary.com

پھر سلام پھیرتے ۔ ۔ پھر امّ المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔
فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ ۔

پھر جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑی عمر کو پہنچے، اور گوشت پھیل گیا (تو) آپؐ وتر سات رکعت پڑھتے تھے۔

(رواہ مسلم)

ملاحظہ : اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نو وتر بھی پڑھی، اور سات بھی۔ اور دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ آپؐ ہر رکعت کے بعد التحیات میں نہیں بیٹھتے تھے۔ بلکہ آخری شفع میں بیٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور پھر آخری طاق رکعت پڑھ کر حسب معمول سلام پھیر دیتے تھے۔

پانچ، تین اور ایک وتر

حضرت ابو ایوب رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ

EmaanLibrary.com

اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ ۔

(رواہ ابوداؤد، والنسائی وابن ماجہ)

وتر ہر مسلمان پر حق (ثابت) ہے۔ تو جو شخص وتر پانچ رکعت پڑھنا چاہے، تو (پانچ رکعت) پڑھ لے۔ اور جو کوئی وتر تین رکعت پڑھنا چاہے، تو (تین رکعت) پڑھ لے اور جو کوئی وتر ایک رکعت پڑھنا چاہے تو (ایک رکعت) پڑھ لے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وتر پانچ بھی ہیں، تین بھی ہیں اور ایک بھی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنے احوال اور اوقات کے پیش نظر چاہے پانچ وتر پڑھے، چاہے تین پڑھے اور چاہے ایک[1] ہی پڑھ لے۔

---

[1] اگر کوئی ایک وتر پڑھے تو اس پر کسی کو معترض نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ ایک وتر کو نفرت کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کسی کا گھریلو معاملہ نہیں ہے اور نہ کسی کی شخصی رائے ہے بلکہ ایک وتر کی اجازت اس زبان سے نکلی ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (نجم ۳-۴) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ ان کا بولنا تو خدا کی بھیجی ہوئی وحی ہی ہے۔ (باقی صفحہ آئندہ پر)

EmaanLibrary.com

پانچ یا تین وتر پڑھتے وقت صرف آخری رکعت میں بیٹھیں درمیان میں کوئی تشہد نہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔

(بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے، (جن میں سے آٹھ رکعت تو تہجد کی ہوتیں اور باقی) ان میں پانچ رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے تھے (اور ان پانچ وتروں میں) کسی رکعت میں (تشہد کے لئے) نہ بیٹھتے مگر اس کے آخر میں۔

معلوم ہوا کہ وتروں کی پانچوں رکعتوں میں تشہد کے لئے کہیں نہ بیٹھنا چاہیے۔ یہاں تک کہ پانچوں رکعت پڑھ کر قعدہ میں التحیات،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

سنئے! ابن عمرؓ کی روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

یعنی وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو۔ (صحیح مسلم)

EmaanLibrary.com

درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیئے۔ اور اسی طرح اگر آپ تین وتر پڑھنا چاہیں تو بھی تشہد کے لئے بیچ میں کہیں[1] نہ بیٹھیں۔ بلکہ آخری رکعت میں بیٹھ کر حسب معمول تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

تین وتروں کی قراءت

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ، اور تیسری[2] میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (دارمی)

---

[1] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔ حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے (رواہ الحاکم ابوعبداللہ فی کتابہ المستدرک)۔ پس جو شخص تین وتر پڑھے اسے دو رکعت کے بعد التحیات میں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بلکہ تیسری رکعت ختم کر کے قعدہ میں بیٹھ کر التحیات، درود، دعا پر سلام پھیرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ایسا ہی ثابت ہے۔

[2] اس سے معلوم ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر بھی پڑھتے تھے۔ تو جو لوگ تین وتر پڑھتے ہیں وہ بھی حق پر ہیں اور ایک وتر پڑھنے والے بھی سند رکھتے ہیں۔ (باقی صفحہ آئندہ)

EmaanLibrary.com

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ ایک رات میں دو بار وتر پڑھنا جائز نہیں ۔ (بلوغ المرام)

وتروں کے سلام کے بعد

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے سلام پھیر کر تین بار یہ پڑھتے :۔

سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

پاک ہے بادشاہ نہایت پاک ۔ (ابو داؤد)

نفل بعد وتر

وتروں کے بعد دو نفل بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے۔ (ضروری نہیں) ۔ (مسلم)

دعاء قنوت

ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں حضرت حسن بن علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اس لئے ایک اور تین کے موضوع پر بحث و تکرار کرنا فضول ہے اور اس بات پر علماء کا اکھاڑے لگانا فضول تر۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

سکھائے کہ میں انھیں قنوتِ وتر میں کہا کروں (وہ کلمات یعنی دعاء قنوت یہ ہے جو آخری رکعت میں بعد رکوع پڑھتے ہیں :۔)

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ

یا الٰہی ! مجھ کو ہدایت کر انلوگوں کے زمرہ میں جنھیں تونے ہدایت دی۔

وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ

اور مجھے عافیت میں رکھ انلوگوں کی جماعت میں جنھیں تونے عافیت دی اور میری کارسازی کر

لہ اِنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ فِی الصَّلٰوۃِ حِیْنَ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حضرت ابوہریرہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو پھر دعاء قنوت پڑھتے تھے۔ (نسائی) ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ قَالَ۔ حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو دعاء قنوت پڑھتے۔ (نسائی) ابن عباس رضہ سے روایت ہے قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ۔ قنوت پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر رکعت میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ چکنے کے بعد۔ (ابوداؤد) امام نووی شارح مسلم، باب استحباب القنوت میں فرماتے ہیں :۔ (باقی صفحہ آئندہ پر)

EmaanLibrary.com

فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا

ان لوگوں میں جنکی تونے کارسازی کی اور برکت دے میرے لئے اس چیز میں جو مجھے

أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ

تونے عطا کی[1] اور مجھے اس چیز کی بُرائی سے بچا جو تونے مقدر کی۔

فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ

کیونکہ تو جو چاہے حکم کرتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا۔

إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ

بیشک جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ عزت نہیں پا سکتا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ

وَمَحَلُّ الْقُنُوتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ فِي الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ اور قنوت

کا محل آخری رکعت میں رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد ہے۔ (مسلم) منہ

[2] اس دعائے قنوت سے متعلق محدّث ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں لَا نَعْرِفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا۔ دعائے قنوت میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بہتر کوئی دعا ہمیں نہیں معلوم۔ (ترمذی۔)

[3] مراد انبیاء، اولیاء اور صالحین ہیں۔

[4] دنیا اور آخرت کی آفات اور سختیوں سے۔

[1] عمر، صحت، بیوی، اولاد، مال، علم، عمل اور ہر قسم کی نعمتوں وغیرہ

میں برکت دے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

جسے تو دشمن رکھے ۔ اے ہمارے رب ! تو بابرکت[1] ہے اور

تَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ

بلند ہے ۔ ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع

إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ط

کرتے ہیں ۔ اور اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے ۔

دوسری دعاء قنوت اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ

یا الٰہی ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں ۔

وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ

اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور بھلائی کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں ۔

وَلَا نَكْفُرُكَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

اور تیری (نعمت کی) ناشکری نہیں کرتے ۔ تیرے نافرمان کو ہم چھوڑتے ہیں

مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ

اور اس سے الگ ہوتے ہیں ۔ یا الٰہی ! ہم خاص تیری ہی

نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ

عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں

[1] یعنی تیری ذات پاک ہے دین اور دنیا میں خیر اور بھلائی کی کثرت ہی

EmaanLibrary.com

وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى

اور تیری ہی طرف ہم دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہم حاضر ہیں اور تیرے عذاب حق

عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

سے ڈرتے ہیں اور ہم تیری رحمت سے امید رکھتے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

بیشک تیرا عذاب حق کافروں کو ملنے والا ہے۔ (حصن حصین)

ملاحظہ: دونوں دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھ لیا کریں۔ اور دونوں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ پہلی بہترین قنوت ہے۔

حوادثِ نازلہ کی دعائے قنوت

جنگ، مصیبت اور غلبۂ دشمن کے وقت اس دعائے قنوت کا پڑھنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

یا الٰہی! ہم کو بخش دے اور مومن مردوں اور مومن

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ

عورتوں کو (بخش دے) اور مسلمان مردوں اور

EmaanLibrary.com

الْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

مسلمان عورتوں کو (بخشدے) اور ان کے دلوں میں اُلفت ڈال دے

وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ

اور ان کے درمیان اصلاح کردے اور اپنے دشمنوں

عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ

اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد کر۔ یا الٰہی !

اُلْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

ان کافروں کو اپنی رحمت سے دور کر جو تیری راہ سے لوگوں کو

عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ

روکتے ہیں ۔ اور تیرے رسولوں کو

رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ

جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ

یا الٰہی ! ان کی باتوں کے درمیان پھوٹ ڈال دے

وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ

اور ان کے قدم ڈگمگا دے ۔ اور ان پر اپنا عذاب اُتار

EmaanLibrary.com

بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ

جسے تو کافروں کی قوم سے (ان پر عذاب ڈال کر)

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ

ہٹایا نہیں کرتا۔ یا الٰہی!

اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ

ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ اور ان کے

بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ط (حصن حصین)

شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

نماز تہجد کا بیان

تحریض بر تہجد

ابو امامہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ الَّیْلِ۔ تہجد ضرور پڑھا کرو فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ۔ کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے۔ وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ اور وہ تمھارے لئے قربِ خدا کا سبب ہے۔ وَمُکَفِّرَۃٌ لِلسَّیِّئَاتِ اور گناہوں کے

EmaanLibrary.com

دور ہونے کا ذریعہ ہے۔ وَمُنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ۔ اور (یہ رات کا قیام) گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔ (ترمذی)

میاں بیوی خدا کے حضور میں

ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی رحمت ہو اس شخص پر جو رات کو اُٹھا پھر نماز (تہجد) پڑھی اور اپنی عورت کو جگایا۔ پھر اس نے (بھی) نماز پڑھی۔ پھر اگر عورت (غلبۂ نیند کے باعث) نہ جاگی، تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے دیئے۔ خدا کی رحمت ہو اس عورت پر کہ رات کو اٹھی اور نماز (تہجد) پڑھی۔ پھر اپنے خاوند کو جگایا، پھر اس نے (بھی) نماز پڑھی پھر اگر خاوند (غلبۂ نیند کے باعث) نہ جاگا، تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے دیئے۔ (ابوداؤد)

تہجد کا مرتبہ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے۔

اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِیْ جَوْفِ الَّیْلِ۔

فرض نمازوں کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ (احمد)

EmaanLibrary.com

نبیٔ رحمت ؐ کا شوقِ تہجّد

حضرت مغیرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (رات کو تہجد میں) اتنا قیام فرمایا کہ آپؐ کے پاؤں میں ورم ہو گیا۔ آپؐ سے پوچھا گیا۔ یہ (اتنی مشقت) آپ کیوں کرتے ہیں، حالانکہ آپؐ مغفور ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ کیا پھر (جبکہ خدا نے مجھے نبوت کے انعام، مغفرت کی دولت، اور بیشمار نعمتوں کی عطا سے نوازا ہے) میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں

(بخاری، مسلم)

نیند سے جاگتے وقت پڑھیں

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (بستر سے تہجد کے لئے) اٹھتے۔ تو (یہ) پڑھتے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس بار۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، دس بار۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ، دس بار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، دس بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس بار۔ اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ط دس بار۔ پھر (وضو وغیرہ کر کے) تہجد شروع کرتے۔

(ابو داؤد)

(حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

EmaanLibrary.com

تہجد کی نماز کا طریقہ

تیرہ رکعت پانچ وتر کے ساتھ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی نماز میں ہمیشہ وتر بھی شامل ہوتی تھی۔ زیادہ سے زیادہ آپؐ نے تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں۔ جن میں پانچ وتر ہوتی تھی اور آٹھ رکعت تہجد۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:۔

وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد) پڑھتے تھے (کبھی) تیرہ رکعت۔ ان (تیرہ رکعت) میں سے پانچ رکعت کو وتر کرتے تھے۔ اور نہیں بیٹھتے تھے (وتروں کی) کسی رکعت میں سوائے انکی آخری رکعت کے۔

ملاحظہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

حاشیہ صفحہ گزشتہ

یا الٰہی! میں دنیا کی تنگی (سختیوں اور مصیبتوں) سے اور قیامت کے دن کی تنگی (سختیوں اور مصیبتوں) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

EmaanLibrary.com

آٹھ رکعت تہجد پانچ وتروں کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پس اگر آپ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھنا چاہیں، تو اس طرح پڑھیں کہ آٹھ رکعت دو دو رکعت پر سلام پھیر کر ختم کریں۔ پھر پانچ رکعت وتر پڑھیں اور ان میں تشہد پڑھنے کے لئے بیچ میں کہیں نہ بیٹھیں۔ بلکہ آخری یعنی پانچویں رکعت میں ہی بیٹھ کر التحیات، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر لیں۔ اس طرح آپ کی تہجد آٹھ رکعت اور وتر پانچ رکعت ہو گئی۔ یہ تہجد کی زیادہ سے زیادہ رکعات ہیں۔ اگر حالات اور وقت اجازت دیں تو رکوع و سجود، اور قومہ، جلسہ کی کامل طمانینت کے ساتھ تہجد تیرہ رکعت پڑھ لیا کریں۔

تہجد گیارہ رکعت ایک وتر کے ساتھ

بخاری، مسلم میں ہے۔ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) رات کو نماز (تہجد) گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ جس میں صرف ایک رکعت وتر ہوتی۔

ملاحظہ: اگر آپ تہجد گیارہ رکعت پڑھنا چاہیں۔ تو دس رکعتیں دو دو رکعت پر سلام پھیر کر پوری کریں، اور بعد ازاں ایک وتر پڑھ لیں۔

EmaanLibrary.com

نَو اور سات رکعت تہجد

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں تیرہ رکعتیں بھی پڑھی ہیں، اور گیارہ بھی۔ اور صحیح مسلم میں نَو رکعت تہجد کی تعداد بھی آئی ہے۔ جس میں تین وتر شامل ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :۔

فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَطَالَ فِیْھِمَا الْقِیَامَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں لمبے قیام رکوع اور سجدے کے ساتھ پڑھیں۔ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکْعَاتٍ - پھر آپؐ نے یہ عمل (دو رکعت پڑھنا) تین بار چھ رکعتوں میں کیا۔ یعنی چھ رکعتیں (تہجد کی) پڑھیں۔

ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ پھر تین رکعت وتر پڑھی۔

تہجد کی یہ چھ رکعتیں نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کر اُمت کے لئے آسانی پیدا کردی کہ اگر کسی کو اُٹھنے میں دیر لگ جائے، وقت تھوڑا ہو، یا اور کوئی کام پڑ جائے تو صرف چھ رکعتیں تہجد کی اور تین وتر پڑھ لینے سے بھی سنت پاک پر عمل ہو جائے گا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے رحمت بن کر آئے تھے اور آسانیاں لائے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے سات رکعت تہجد مع وتر بھی پڑھی ہے۔

EmaanLibrary.com

حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا

فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدَیٰ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔ (بخاری)

توجنابہ صدیقہ رضؓ نے فرمایا۔ کبھی سات رکعتیں، کبھی نو، اور کبھی گیارہ رکعتیں (مع وتر) پڑھتے۔

سات رکعت تہجد میں اگر وتر ایک رکعت پڑھیں، تو تہجد چھ رکعت ہوئی۔ اور اگر وتر تین پڑھیں تو نماز تہجد چار رکعت ہوئی معلوم ہوا، اگر آپ رات کو چار رکعت تہجد اور تین وتر پڑھ لیں، یا چھ رکعت تہجد اور ایک وتر کر لیں، تو بھی آپ کا دامن عمل دولتِ سنت سے بھر جائے گا۔

رسولِ خدا ص کی نماز شب کا غالب معمول

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کبھی تیرہ، کبھی گیارہ، کبھی نو، اور کبھی سات رکعتیں وتروں سمیت پڑھا کرتے تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا غالب معمول بیان فرماتی ہیں:۔

قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ

EmaanLibrary.com

عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا۔

(صحیح بخاری، باب صلوٰۃ اللیل)

آپؓ فرماتی ہیں، کہ رمضان ہوتا یا نہ ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کی نماز علی العموم) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) آپؐ چار رکعت پڑھتے۔ ان کی خوبی، اور درازی (بھی) کچھ نہ پوچھو۔ پھر آپ چار رکعت پڑھتے پس انکی خوبی اور درازی، تو تم دریافت ہی نہ کرو۔ پھر (آخر میں) آپؐ تین رکعت (وتر) پڑھتے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا غالب معمول یہ تھا کہ آپؐ آٹھ رکعت تہجد، چار چار کی نیت سے دو سلام میں پڑھتے تھے۔ اور پھر تین وتر۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم بھی اپنی رات کی نماز کا معمول گیارہ رکعت بنالیں آٹھ تہجد اور تین وتر۔

فہمائش اگر آپ وتر، عشار کی نماز کے ساتھ پڑھ لیں، تو پھر نماز تہجد میں وتر ہرگز نہ پڑھیں۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

EmaanLibrary.com

لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ۔ (ابوداؤد) ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنا ناجائز ہے۔ اس لئے اپنے اوقات اور احوال کے پیش نظر صرف تہجد کی رکعات ہی بلا وتر پڑھا کریں۔

رسولِ خدا کی تہجّد کی کیفیت

ناظرین! نمازوں میں آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر دعائے افتتاح سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، یا، اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ پڑھتے ہیں۔ تہجد میں بھی آپ یہ دعائیں بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔ اور آپ کی روزانہ نمازوں کی قرارت وغیرہ تہجد کے لئے کافی ہیں۔ لیکن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کا حسن اور طول بیان نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد میں (اتنا) قیام کیا کہ اس ایک آیت[۲] اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (انعام-۱۱۷) کو

---

[۱] یہ دعا سند کے لحاظ سے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ سے قوی ہے۔

[۲] یعنی اگر تو ان کو عذاب کرے، تو وہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تو ان کو بخش دے، تو بیشک تو غالب، حکمت والا ہے۔

EmaanLibrary.com

(عجز والحاح سے بار بار) پڑھتے صبح کردی۔ (نسائی)

نوٹ : قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ آیت اپنی امت کے حق میں خدا کی جناب میں عرض کریں گے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد میں اس آیت کو اپنی اُمت کے حسب حال پڑھتے پڑھتے صبح کردی صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ۔

حضرت حذیفہ رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد پڑھتے دیکھا، وہ کہتے ہیں۔ دعائے افتتاح کے بعد آپؐ نے سورۂ بقرہ پڑھی، پھر رکوع کیا۔ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ، تو آپؐ کا رکوع آپؐ کے قیام کی مانند تھا۔ (یعنی قیام کی طرح رکوع بھی کافی دراز کیا) ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهٖ۔ تو آپؐ کا قومہ آپؐ کے رکوع کی مانند تھا۔ (یعنی رکوع کی طرح قومہ بھی کافی دراز کیا) فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ۔ آپؐ کا سجدہ آپؐ کے قومہ کی مانند تھا۔ (یعنی قومہ کی طرح سجدہ بھی کافی دراز کیا) وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ۔ اور آپؐ دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) اپنے سجدے کی مانند بیٹھتے تھے۔ (یعنی سجدے کی طرح جلسے میں بھی

EmaanLibrary.com

دیر لگائی اور خوب اطمینان کیا) پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتوں میں سورۂ بقرہ، سورۂ آلِ عمران، سورۂ نساء اور مائدہ پڑھیں

(ابوداؤد)

سبحان اللہ! یہ تھی نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد۔ صرف چار رکعتوں میں سوا چھ سیپارے پڑھے۔ پھر رکوع اور قومے، سجدے اور جلسے کی درازی، اور ان میں تسبیحوں اور دعاؤں کو کثرت سے پڑھنا آپؐ پر ختم تھا۔ جب ہی تو جنابہ صدیقہ رضؓ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی نماز سے متعلق پوچھنے والے سے فرمایا:۔

لَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی چار رکعتوں کے حسن و طول کا کچھ حال نہ پوچھ

(مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا۔)

قارئین کرام! ہمیں بھی چاہیے کہ نماز تہجد میں ہم قیام کو جتنا بھی دراز کر سکیں کریں۔ رکوع و سجود، قومے اور جلسے میں جتنی زیادہ تسبیحیں اور دعائیں پڑھ سکیں، پڑھیں۔ تہجد کے قیام میں پڑھنے کے لئے اگر قرآن زیادہ یاد نہ ہو، تو سورۂ اخلاص کی کثرت سے ہی قیام کی درازی پوری کر لیا کریں۔ اگر اُمت کی مغفرت کی غرض سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی آیت کو تہجد میں بار بار پڑھتے

EmaanLibrary.com

ہوئے صبح کردی، تو آپ اخلاص ہی کو نہایت اخلاص کے ساتھ دس، بیس، پچاس یا سو بار حسب طاقت ہر ہر رکعت میں پڑھ کر اپنے اللہ کو راضی کریں۔

تہجد کی دعائے افتتاح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ۔

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو (تکبیر تحریمہ کے بعد یہ) پڑھتے:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ[1]

یا الٰہی! تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں۔ تو ہی آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ

اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان چیزوں کا بھی جو ان میں ہیں۔

وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ

اور تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے

[1] حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ فرمائیں:۔

EmaanLibrary.com

وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

اور جو ان میں ہیں ۔ اور تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں

اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تو ہی آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اور (ان کا بھی)

وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ

جو ان میں ہیں اور تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں ۔ تو ہی

الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ

ثابت ہے (کبھی معدوم نہوگا) اور (دنیا و آخرت کے متعلق) تیرا وعدہ سچا ہے اور

لِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ

(آخرت میں) تیری ملاقات حق ہے اور تیرا کلام حق ہے ۔

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَ

اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور

النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ

سب نبی حق ہیں ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

لہ یعنی تیری ہی حفاظت اور تدبیر سے آسمانوں کا اور زمین کا نظام قائم ہے ۔ اگر تیرا فیض منقطع ہو تو چشم زدن میں فلک الافلاک سے تحت الثریٰ تک سب کچھ برباد ہو جائے ۔ (منہ - ۱۲)

EmaanLibrary.com

وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ

اور قیامت حق ہے ۔ یا الٰہی! تیرے واسطے میں تابعدار ہوا

وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اور تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے اوپر بھروسہ کیا

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ

اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے (دشمنوں سے) جھگڑا کیا

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ

اور تیرے پاس فریاد لایا ہوں ۔ پس تو میرے وہ گناہ بخش دے

مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا

جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ گناہ بھی جو آئندہ مجھ سے سرزد ہوں

اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا

اور وہ گناہ بھی جو میں نے چھپ کر کئے اور وہ بھی جو میں نے کھلم کھلا کئے اور

اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ

وہ بھی کہ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ۔ کہ تو ہی آگے

الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہے۔

EmaanLibrary.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَآ اِلٰہَ

عبادت کے لائق صرف تو ہی ہے - اور تیرے سوا کوئی

غَیْرُکَ ط (بخاری، مسلم)

معبود نہیں -

ملاحظہ: تہجد کی نماز میں اگر ہم سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ، اور اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ دونوں دعائیں پڑھ کر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلی ہوئی دعائے مذکور بھی پڑھ لیا کریں، تو خدا کی خوشی اور رضامندی کے دریا میں رحمت کی موجیں اُٹھنے لگیں گی دیوانِ عمل کے سیاہ نامے دُھل جائیں گے اور تہجد کا نالۂ شب گیر عرش رسا ہو جائے گا۔

نماز تراویح کا بیان

نماز تراویح اور تہجد (رات کی نماز) دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ رات کی نماز غیر رمضان میں جب سو کر اُٹھنے کے بعد پڑھی جائے تو تہجد کہلاتی ہے۔ اور اگر رمضان میں سونے سے قبل عشاء کے ساتھ پڑھ لی جائے، تو اس کو تراویح کہتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

رمضان شریف میں روزہ کے سبب چونکہ طبائع ضعیف اور مضمحل سی ہو جاتی ہیں۔ اور افطاری اور سیری کے بعد سونے اور پھر آدھی رات گئے بیدار ہو کر تہجد کے لئے طویل قیام کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نماز (تہجد) کو رمضان شریف میں عشار کے ساتھ ہی پڑھ کر لوگوں کے لئے سہولت اور آسانی پیدا کر دی۔ تاکہ وہ تراویح کے بعد پوری طرح آرام کی نیند سوئیں اور پھر صبح صادق سے کچھ پہلے اُٹھ کر سحری کھا کر روزے کے لئے تازہ دم ہو جائیں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات تراویح پڑھائی

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے۔ پس (شروع میں) آپ نے ہمارے ساتھ مہینے میں سے کچھ بھی قیام نہ کیا۔ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا۔ یہاں تک کہ تیئسویں رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔

فَلَمَّا کَانَتِ السَّادِسَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَۃُ قَامَ بِنَا۔ پھر آپؐ نے چوبیسویں رات چھوڑ کر پچیسویں رات کو ہمیں تراویح پڑھائی۔

فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ

EmaanLibrary.com

جَمَعَ اَهْلَہٗ وَنِسَاءَہٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا۔ پھر آپؐ نے چھبّیسویں رات چھوڑ کر ستائیسویں شب کو اپنے گھر کے آدمیوں کو اپنی عورتوں کو اور سب لوگوں کو جمع کر کے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائیؒ)

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں۔

فَقَالَ مَازَالَ بِکُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ صَنِیْعِکُمْ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُکْتَبَ عَلَیْکُمْ مَا قُمْتُمْ بِہٖ فَصَلُّوْا اَیُّھَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ۔ (مسلم، بخاری)

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات تراویح پڑھانے کے بعد) فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ تمھارا معمول (تراویح) برابر قائم ہے۔ تو مجھے ڈر ہوا کہ عنقریب تم پر فرض کر دیا جائیگا۔ (اس لئے باہر تراویح پڑھانے کو نہ نکلا) پس تم اپنے گھروں میں نماز (تراویح) پڑھو۔

ناظرین! آپ کو معلوم ہو گیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین رات تراویح پڑھائی۔ اور پھر اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز باجماعت ادا کرنے پر فرض نہ ہو جائے۔ اور پھر اُمت اس کے ترک پر بہت گنہگار ہو گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جماعت سے

EmaanLibrary.com

پڑھانا ترک کر دیا اور لوگوں کو گھروں میں پڑھ لینے کا حکم دیا۔

حضورؐ نے رمضان میں تہجد نہیں پڑھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تراویح کی نماز مع وتر پڑھائی۔ اور اس کے بعد آپؐ نے تہجد ہرگز نہیں پڑھی، اور نہ ہی وتر پڑھے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ کا قیامِ لیل (تہجد) رمضان میں قیامِ رمضان (تراویح) سے بدل گیا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو تہجد اور وتر غیر رمضان میں نیند سے اُٹھ کر پڑھتے تھے رمضان میں وہی تہجد اور وتر، تراویح کے نام سے سونے سے قبل بعد عشاء پڑھ لیتے تھے۔ متونِ حدیث و فقہ اور ان کی صدہا شروح میں یہ بات کہیں ثابت نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح اور وتر پڑھا کر پھر اسی رات دوبارہ وتر پڑھے ہوں، اور ایک رات میں دو بار وتر پڑھنی منع ہیں۔

خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ۔ (ابوداؤد) ایک رات میں دو بار وتر نا جائز ہے — کیونکہ دو بار پڑھنے سے وتر شفع بنکر باطل ہو جاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات میں وتر ایک ہی بار پڑھتے تھے۔ جب آپؐ نے تراویح اور وتر پڑھا دیئے

EmaanLibrary.com

تو یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ وتر ہی اس رات دوبارہ پڑھی اور نہ ہی تہجد۔ پس تہجد مع وتر رمضان میں نماز تراویح بن گئی۔

یاد رہے کہ تراویح کا اصل نام قیامِ رمضان ہے۔

نماز تراویح گیارہ رکعت ہیں

تہجد کے بیان میں آپ حضرت عائشہ رضؓ کی روایت پڑھ چکے صدیقہ کبریٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔

مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

یعنی رمضان اور غیر رمضان میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (علی العموم) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

اس حدیث کی صحت کا آفتاب ہمیشہ نصف النہار پر رہا ہے۔ یہ حدیث نہایت درجہ صحیح اور غیر مجروح ہے۔ تو اس حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت (جن میں تین وتر بھی ہیں) رہی ہے پس ثابت ہوا کہ آپؐ غیر رمضان میں تہجد گیارہ رکعت پڑھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی گیارہ رکعت تہجد تراویح کے

EmaanLibrary.com

نام سے رمضان میں پڑھائی۔

رسولِ خدا نے تراویح گیارہ رکعت پڑھائی

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔ (رواہ ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحیہما)

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رمضان میں آٹھ رکعت (تراویح) پڑھائی۔ پھر وتر پڑھے۔

ملاحظہ: اس غیر مجروح حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تین رات نماز پڑھائی تھی، وہ گیارہ رکعت ہی تھیں۔ جن میں تین وتر بھی شامل تھے۔ اور حضرت عائشہ رضؓ والی حدیث، کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی نماز (تراویح) پڑھتے تھے؟ تو جنابہ صدیقہ رضؓ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

EmaanLibrary.com

یہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب تراویح پڑھا کر پھر لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں پڑھا کرو گھروں وغیرہ میں فرداً فرداً پڑھنے کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا حضرت ابوبکر رضؓ کی خلافت اور حضرت عمر رضؓ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل ہوتا رہا۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا طریقہ مقرر فرمایا۔ (ابو داؤد)

حضرت عمر رضؓ نے گیارہ رکعت تراویح کا حکم دیا

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَ الدَّارِيَّ اَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔ (موطا امام مالک، باب قیام رمضان)

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عمر رضؓ نے ابی بن کعب رضؓ اور تمیم داری رضؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح پڑھایا کریں۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ کسی نے اس پر جرح نہیں کی۔

ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضؓ نے مدینہ کے قاریوں کو نماز تراویح گیارہ رکعت

EmaanLibrary.com

(جن میں تین وتر ہیں) پڑھانے کا حکم دیا۔ اور خود بھی گیارہ ہی پڑھتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لوگ تراویح گھروں میں پڑھتے آئے تھے۔ پھر جب امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے تراویح باجماعت پڑھنے کا طریقہ جاری فرمایا۔ انھوں نے گیارہ ہی کا حکم دیا۔ پس تراویح کا آٹھ رکعت کا عدد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابتہ ہے اور جو شخص تراویح آٹھ رکعت سے زائد پڑھتا ہے اس کی زائد رکعات مستحب اور نفل ہوں گی۔ سنت صرف آٹھ رکعت ہی ہے۔ خوب سمجھ لو!

رسولِ خدا کے سامنے آٹھ تراویح

عَنْ جَابِرٍ جَاءَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ اللَّیْلَۃَ شَیْءٌ قَالَ وَمَا ذَاکَ یَا اُبَیُّ قَالَ نِسْوَۃٌ دَارِیْ قُلْنَ اِنَّا لَا نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَنُصَلِّیْ خَلْفَکَ بِصَلٰوتِکَ فَصَلَّیْتُ بِھِنَّ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ وَ الْوِتْرَ فَسَکَتَ عَنْہُ وَکَانَ شِبْہَ الرِّضَا۔

(کتاب قیام اللیل، امام مروزی)

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رمضان میں اُبی بن کعبؓ نے

EmaanLibrary.com

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور! رات کو ایک بات ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا وہ کیا ہے اے اُبی! انھوں نے کہا کہ حضور! میرے گھر کی عورتیں کہنے لگیں۔ ہم قرآن نہیں پڑھتیں اس لئے ہم تمھارے پیچھے نماز (تراویح) پڑھیں گی (اور قرآن سنیں گی) تو میں نے اُنھیں آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھا دیئے۔ پس آپؐ نے یہ سُن کر سکوت فرمایا گویا (سکوت سے) اس بات کو پسند کیا۔

امام الاحناف شیخ ابن ہمامؒ نے آٹھ تراویح کو سُنّت فرمایا

امام ابن ہمامؒ حنفیوں میں ایک اجلّ عالم ہوئے ہیں۔ ایسے عالموں پر خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں کہ وہ جماعتی تعصب اور دھڑے بندی سے ہمیشہ دور رہے ہیں اور حق بیانی ان کا شیوہ رہا ہے آپ آٹھ اور بیس تراویح کی تحقیق فرماتے ہیں:۔

فَتَحْصُلُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ اَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ سُنَّةٌ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ فَعَلَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ (فتح القدیر، جلد اول)

EmaanLibrary.com

پس اس مبحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ قیام رمضان جو سنت ہے، وہ تو وتر سمیت گیارہ رکعت ہیں۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے باجماعت ادا کیا۔

بیس تراویح کے متعلق آپ کا فیصلہ

فَتَكُوْنُ الْعِشْرُوْنَ مُسْتَحَبًّا وَذٰلِكَ الْقَدْرُ مِنْهَا هُوَ السُّنَّةُ۔ (فتح القدیر)

پس بیس رکعت تو مستحب (نفل) ہوں گی۔ اور بیس میں سے وہ مقدار (مذکور آٹھ رکعت) ہی سنت ہے۔

آٹھ، بیس پر مت جھگڑو

یہ بات مہر نیمروز کی طرح واضح ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک تو آٹھ رکعت تراویح ہی ہے۔ اور اس سے زیادہ پڑھنا سنت نہیں بلکہ نافلہ عبادت ہے۔ اس لیے آٹھ تراویح پڑھنے والوں کو ہمیں ہرگز نہیں روکنا چاہیے اور نہ اس فعلِ رسولؐ پر معترض ہونا چاہیے۔ اور جو بیس پڑھتے ہیں انکے متعلق حنفیوں کے سب سے بڑے امام ابن ہمامؒ کا یہ فتویٰ ہے کہ آٹھ سے زیادہ پڑھنے والوں کی زیادتی سنت نہیں ہے۔ سنت صرف آٹھ ہی ہیں۔ باقی نفل ہیں

EmaanLibrary.com

جمعہ کی نماز کا بیان

جمعہ کی فرضیت

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(الجمعہ، آیت ۹)

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کردو۔ اگر سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔

جمعہ قیامت تک فرض ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

EmaanLibrary.com

وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا
وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَةِ
ذِکْرِکُمْ لَهٗ وَکَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ
تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ
افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَةَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا فِیْ
یَوْمِیْ هٰذَا فِیْ شَهْرِیْ هٰذَا مِنْ عَامِیْ هٰذَا اِلٰی
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَمَنْ تَرَکَهَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بَعْدِیْ وَلَهٗ
اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا وَجُحُوْدًا
بِهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَکَ لَهٗ فِیْ اَمْرِهٖ
اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا زَکٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا حَجَّ
لَهٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰی یَتُوْبَ
فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ط (ابن ماجہ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ لوگو! موت آنے سے پہلے اللہ کی طرف لوٹ آؤ۔ مرنے سے قبل توبہ کرلو۔ آفتوں کے اُترنے سے پہلے نیک عمل کرو۔ خدا کو کثرت سے یاد کرکے اپنے اور اسکے درمیان کے تعلق کو جوڑ لو۔ پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی کثرت سے

EmaanLibrary.com

صدقہ دے کر (ایسا کرنے سے) رزق میں برکت ہوگی۔ دشمن سرنگوں رہیں گے۔ گھاٹے اور نقصان کا اچھا بدلہ ملے گا (میری اُمت) خوب جان لو! کہ اللہ تعالےٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے، میری اس جگہ میں، آج کے روز، اس ماہ اور اس سال میں۔ (ہاں ہاں) آج کے روز سے لے کر قیامت تک فرض رہیگا جو کوئی میری زندگی میں یا میرے بعد اسے ترک کرے، امامِ وقت عادل ہو یا ظالم (خواہ کیسا ہو) جو ترک کرے اسے ہلکا جان کر یا اس کا انکار کرے، خدا اس کے سارے کام اس پر پراگندہ کر دے، اس کے دل کو کبھی چین نہ آئے، اس کے کسی کام میں خدا برکت نہ دے۔ سُن لو! ایسے تارکِ جمعہ کی نہ نماز قبول ہے، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ۔ خدا اس کی کوئی نیکی تک قبول نہ کرے گا، جب تک سچّے دل سے توبہ نہ کرے گا (جمعہ نہ شروع کرے گا) سچے دل سے توبہ کرنیوالے کی توبہ خدا قبول کر لیتا ہے۔

جمعہ کی تاکید

ابو الجعد ضمیری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

EmaanLibrary.com

مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمُعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ

(رواہ ابوداؤد)

جو شخص بسبب سُستی کے تین جمعے ترک کر دے۔ خدا اس کے دل پر مہر کر دے گا۔

حضرت ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھروں کو جو (بلا عذر) جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں جلا دینے کا قصد کیا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ بلا ضرورت (یعنی بلا عذر) چھوڑ دے، تو کتاب (یعنی نامۂ اعمال) میں منافق لکھا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ۔ باب الصلوٰۃ)

ملاحظہ: معلوم ہوا کہ جمعہ کا چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے، اور وعید شدید ہے۔ ہر مسلمان پر جمعہ پڑھنا فرض[1] ہے۔ اس میں ہرگز سُستی نہیں کرنی چاہیئے جب خطیب منبر پر چڑھے اور اذان ہو جائے

---

[1] حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے، اس پر جمعہ فرض ہے۔ اور مریض، مسافر، عورت، نابالغ لڑکا اور غلام جمعہ کی فرضیت سے مستثنیٰ ہیں۔ (دار قطنی)

نوٹ، اگر چاہیں تو پڑھیں۔ جائز ہے۔ ورنہ ظہر ادا کریں۔ منہ ۱۲

EmaanLibrary.com

تو لین دین، خرید و فروخت سب حرام ہو جاتے ہیں۔

جمعہ کے متفرق مسائل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو خوشبو میسّر نہ آئے، اس کے لئے پانی ہی خوشبو ہے۔ (یعنی نہائے)۔ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے روز اپنی بیوی کو نہلائے (یعنی صحبت کرے تاکہ نہائے) اور خود بھی نہائے اور پا پیادہ (مسجد میں) سویرے جائے، امام کے نزدیک ہو کر اول خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ بولے، تو اس کو ہر قدم پر ایک برس کے روزوں کا اور اس کی راتوں کے قیام کا ثواب ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں مسجد نبوی میں جمعہ پڑھنے کے بعد اسلام میں جو پہلا جمعہ پڑھا گیا وہ جواثا میں پڑھا گیا۔ جو بحرین کے گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے۔ (ابوداؤد)

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ گاؤں میں جمعہ جائز ہے۔ اگر لوگ گاؤں میں جمعہ نہ پڑھیں گے، تو گنہگار ہوں گے۔

یوم حنین کو بارش ہو رہی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ آج اپنے خیموں میں نماز پڑھنے کا اعلان کر دو

EmaanLibrary.com

اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ (ابوداؤد)

نوٹ: معلوم ہوا کہ بارش کے روز جمعہ کی نماز پڑھنی واجب نہیں یعنی اگر بارش کے روز جمعہ پڑھ لیا جائے تو جائز ہے۔ اور بارش کے باعث اگر جمعہ چھوڑ کر ظہر پڑھ لی جائے تو ترکِ جمعہ کا گناہ نہیں ہوگا۔

جمعہ کے روز اگر عید آجائے، تو عید کی نماز پڑھ لی جائے، اور پھر چاہے جمعہ پڑھیں یا ظہر۔ (ابوداؤد)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر گنجائش ہو تو روزانہ استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لئے کپڑے بناؤ۔ (ابوداؤد)

دورانِ خطبہ میں جو شخص باتیں کرے، وہ گدھے کی مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوں۔ (مسند امام احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ خطبہ میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

نوٹ: گوٹ مارنا اس نشست کو کہتے ہیں کہ ہاتھ یا کپڑے کے ساتھ رانوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھیں۔ اس طرح بیٹھنے سے عموماً نیند آجاتی ہے، پھر آدمی خطبہ نہیں سُن سکتا۔ اور ویسے آدمی گر پڑتا ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کو نہائے اور

EmaanLibrary.com

جس قدر پاکی حاصل ہو سکے، کرے (مونچھیں کترائے، ناخن کٹوائے ناف کے نیچے کے بال لے، بغلوں کے بال دور کرے، کپڑے دھوئے، سر دھوئے) پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ (اپنے گھر سے) پھر مسجد کو (جمعہ کے لئے) جائے۔ پھر نہ دو آدمیوں کو پھاڑے (یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے) پھر اپنے مقدر کی نماز پڑھے (سنتیں چار، یا دو) پھر دوران خطبہ میں خاموش رہے، تو اس کے گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(بخاری شریف)

کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ پڑھ رہا تھا۔ حضرت کعب نے کہا۔ اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا۔ اس خبیث کو دیکھو، کہ بیٹھ کر خطبہ پڑھ رہا ہے۔ (مسلم)

ملاحظہ: بیٹھ کر خطبہ پڑھنا حرام ہے۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو جو بنی امیہ سے تھا بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھنے پر خبیث کہا۔ کیونکہ جس چیز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت کی ہو، اس کا خلاف کرنا خبثِ باطن کی علامت ہے۔

EmaanLibrary.com

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت کی سردی میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے تھے۔ اور شدت کی گرمی میں دیر سے پڑھتے تھے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے، تو آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی اور غصّہ سخت ہو جاتا تھا (لوگوں کے تغافل پر) ۔ (مسلم)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کی نماز ایک رکعت پائے، تو اس کو دوسری رکعت اس کے ساتھ ملا لینی چاہیئے۔ (اس کا جمعہ ہو گیا)۔ اور جس کو دونوں رکعت نہ ملیں، اس کا جمعہ نہ ہوا۔ تو اس کو چار رکعت نماز ظہر کی پڑھنی چاہیئے (دار قطنی)

حضرت ابن عمر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر[1] جا کر دو سنتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بعد چار سنتیں پڑھنے کو بھی فرمایا۔ پس چاہے کوئی دو پڑھے چاہے چار

---

[1] سنتوں اور نفلوں کو گھر پر پڑھنا افضل ہے، اور مسجد میں جائز۔ منہ ۱۲

EmaanLibrary.com

دورانِ خطبہ میں دو رکعت پڑھو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص (سلیک غطفانی رض) مسجد میں آئے اور دو رکعت (سنت) پڑھے بغیر بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا تم نے دو رکعت پڑھی ہیں؟ انھوں نے عرض کی، نہیں حضور! آپؐ نے حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساری اُمت کے لیے) حکم دے دیا :-

إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

جب کوئی تم میں سے ایسے وقت (جمعہ کو) مسجد میں آئے کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو، تو اسے (بجائے چار رکعت کے) دو رکعتیں ہلکی پڑھ لینی چاہئیں۔ (ابوداؤد، مسلم، ابن ماجہ)

یاد رکھیں! ہمیشہ جمعہ کے دن مسجد میں سویرے آیا کریں اور چار سنتیں پڑھ کر اللہ کو یاد کیا کریں، اور ورد و وظائف میں مشغول ہو جایا کریں۔ پھر جب امام خطبہ شروع کر دے تو ہمہ تن گوش ہو کر سنا کریں۔ اور اگر آپ دورانِ خطبہ پہنچیں، تو دو رکعت مختصر

EmaanLibrary.com

قرارت کے ساتھ پڑھ کر، ضرور پڑھ کر بیٹھیں۔ اگر کوئی کہے کہ خطبہ میں نہیں پڑھنی چاہیئں، تو اس کو جواب دیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ، دو رکعت پڑھ کر بیٹھو۔

گردنیں نہ پھلانگو

حضرت عبداللہ بن بسر رضؓ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَیْتَ وَ اٰنَیْتَ۔ بیٹھ جاؤ، تم نے لوگوں کو ایذا دی۔ اور دیر لگائی۔ (رواہ احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ میں آنے والوں کو چاہیئے کہ انھیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ آگے بیٹھنا ہو تو سویرے آئیں۔ اور دیر کر کے آئیں تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھیں۔

اس آیت اور حدیث سے جمعہ کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ پھر وہ علماء خدا کو کیا جواب دیں گے؟ جو کہتے تھے، کہ انگریز کے عہد میں جمعہ فرض نہیں، گاؤں میں جمعہ فرض نہیں۔ ایسے لوگ خدا اور رسول ص کا خلاف کرنے والے ہیں۔ معاذ اللہ! اس ناپاک

EmaanLibrary.com

سے جمعہ کی اہمیت کو کم کر کے لوگوں کو ظہر احتیاطی پڑھنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں ۔

قریب ہے یار روز محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چُپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

جمعہ میں اوّل آنیوالوں کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مسجد کے دروازے پر (ثواب لکھنے کو) فرشتے ٹھہرتے ہیں۔ اول آنے والے کو لکھتے ہیں، پھر اس کے بعد اول آنے والے کو۔ (اسی طرح نمبروار لکھتے جاتے ہیں) پھر جو شخص نماز جمعہ کے لئے اول وقت مسجد میں جاتا ہے۔ اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا مکّہ میں اونٹ قربانی کے لئے بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ پھر جو بعد میں آتا ہے، اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا مکہ میں گائے قربانی کے لئے بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو دُنبہ بھیجنے والے کے برابر۔ اس کے بعد آنے والے کو مرغی، پھر آنے والے کو انڈا صدقہ کرنے والے کی مانند۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلتا ہے، تو فرشتے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور

EmaanLibrary.com

خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

خطبہ میں خاموش بیٹھیں

حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اپنے پاس بیٹھنے کو جب تم (ازراہِ نصیحت) کہو، کہ چُپ رہو۔ فَقَدْ لَغَوْتَ، تو تم نے بھی لغو کیا۔ (بخاری، مسلم)

اس سے ثابت ہوا کہ دوران خطبہ کسی قسم کی بات کرنی بھی جائز نہیں۔ بڑی خاموشی سے خطبہ سننا چاہیئے۔

احتیاطی بدعت ہے

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور آپ کے بیشمار صحابہ رضؓ سے جمعہ کے بعد نماز ظہر کا پڑھنا کہیں ثابت نہیں ہم حیران ہیں کہ جمعہ کے بعد ظہر کے فرض (احتیاطی) پڑھنے والے، اور احتیاطی پڑھنے کا حکم دینے والے خدا کو کیا جواب دیں گے۔ کیا معاذ اللہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد ظہر پڑھنا لوگوں کو بتانا بھول گئے تھے؟ جو بعد کے لوگوں نے ایجادِ ظہر سے تکمیلِ دین کی ہے؟

EmaanLibrary.com

احتیاطی پڑھنے والو! خدا سے ڈرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو۔

پہلے تو مولوی لوگ یہ کہتے تھے کہ انگریزوں کی کافر حکومت میں جمعہ فرض نہیں، اس لئے احتیاطاً ظہر پڑھتے ہیں۔ ہم حیران تھے کہ انگریزی راج میں نمازوں اور روزوں، حج اور زکوٰۃ کی فرضیت تو قائم رہی اور جمعہ کیوں نہ فرض رہا؟ پھر اگر جمعہ انگریزی راج میں فرض نہیں تھا، تو مسجدوں میں جمعے پڑھانے کیوں جاتے تھے؟ پھر اگر جمعہ فرض نہیں تھا، تو ظہر کی نماز جو یقیناً فرض تھی۔ اس کی جماعت کیوں نہ کرائی جاتی تھی؟ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اب انگریز بیت چکا ہے۔ مسلمانوں کی ایک آزاد حکومت پاکستان کے نام سے قائم ہو چکی ہے۔ کیا اب بھی جمعہ فرض نہیں ہوا؟ اب تو خدارا احتیاطی کی بدعت سے باز آؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک کے مطابق جمعہ کے بعد دو (یا چار) سنتیں پڑھنا اپنا معمول بنالو۔

EmaanLibrary.com

سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان

سفر میں ظہر، عصر اور عشار کی چار چار رکعت کو دو، دو پڑھنا قصر (کم کرنا) کہلاتا ہے۔ فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے۔ جو شخص بہ ارادۂ سفر اپنے گھر سے چلے۔ اور شہر کی آبادی سے نکل جائے، تو وہ مسافر شرعی ہے۔ وہ اپنی نماز میں قصر کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے :۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔ (بخاری، مسلم)

حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔

ملاحظہ: ذوالحلیفہ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو سفر کے ارادے سے چلے تھے۔ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ تو آپؐ نے ذوالحلیفہ میں

EmaanLibrary.com

(گھر سے تین میل کے فاصلہ پر) عصر میں قصر کرلی۔ اس حدیث شریف کی رو سے کم از کم مسافت قصر کے لئے تین میل ثابت ہوئی۔ اگرچہ بعض علماء اور اصحاب ظواہر کہتے ہیں کہ سفر سے مطلق سفر مراد ہے اور قصر کے لئے کوئی خاص مسافت مقرر نہیں۔ لیکن حدیث مذکور کی رو سے ہمیں کم از کم تین میل کی مسافت پر نماز میں قصر کرنی چاہیے۔

ایک حدیث مسلم میں ہے :-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلٰثَةَ فَرَاسِخَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔ (رواہ مسلم)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسنگ کی مسافت کو نکلتے، تو نماز دو رکعت پڑھتے۔

اس حدیث میں راوئ حدیث نے پوری ایمانداری سے کام لیتے ہوئے تین میل یا تین فرسنگ کہا ہے۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین میل کی مسافت پر قصر کرتے تھے۔ یا تین فرسنگ (نو میل) پر۔ پس مسافر کو اختیار ہے کہ وہ تین میل پر قصر کرلے۔ کیونکہ اس سے پہلی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے چل کر ذوالحلیفہ میں (تین میل پر) قصر فرمایا۔ اور اگر مسافر ہو

EmaanLibrary.com

تو تین فرسنگ یعنی نو میل پر قصر کرے۔

سفر میں پوری نماز کا جواز

حدیث شریف میں اگرچہ قصر کو اللہ کا صدقہ[1] (احسان) کہا گیا ہے اور اس صدقۂ الٰہی کو قبول کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی سفر میں پوری نماز پڑھ لے، تو جائز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔

كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَ اَتَمَّ۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کیا (یعنی) کم رکعتیں بھی (سفر میں) پڑھیں اور پوری بھی پڑھیں۔

نوٹ : لیکن سفر میں پوری نماز پڑھنے سے قصر افضل و اولیٰ ہے حضور انور ﷺ اور تمام صحابہ رضؓ کا اکثر عمل قصر ہی پر رہا ہے۔

---

[1] فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ (مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (قصر) احسان ہے۔ خدا نے قصر کی اجازت دیکر تم پر احسان کیا ہے۔ تو اسکا صدقہ قبول کرو۔ ○ منہ ۱۲

EmaanLibrary.com

قصر اُنیس دن تک ہے

اگر کوئی مسافر کسی شہر میں متردّد ٹھہرے۔ کہ آج جاؤں گا، یا کل جاؤں گا، تو نماز قصر کرتا رہے۔ خواہ کئی مہینے لگ[1] جائیں اور اگر انیس دن تک ٹھہرنے کا قصد ہو، تو بھی نماز میں قصر ہی کرے۔ اور اگر انیس روز سے زائد ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو پھر (انیس روز کے بعد) نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ یَوْمًا یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَکَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّیْنَا اَرْبَعًا۔ (رواہ البخاری)

---

[1] امام محمد کتاب الآثار میں ابن عمرؓ سے لائے ہیں کہ وہ آذربائیجان میں چھ مہینے رہے کہ ارادہ آجکل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافرانہ پڑھتے رہے۔ اور دیگر صحابہؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اور حضرت انسؓ عبدالملک بن مروان کے ہمراہ دو مہینے (بحیثیت متردد مسافر) شام میں رہے اور نماز دو دو رکعت پڑھتے رہے۔

EmaanLibrary.com

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا۔ پھر آپؐ انیس دن ٹھہرے اور نماز (قصر سے) دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضؓ نے کہا کہ ہم اپنے اور مکہ کی درمیانی منزل میں (اقامت کے دوران میں) اُنیس روز دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ اور جب اس (انیس روز) سے زیادہ ٹھہرتے ہیں، تو چار رکعت پڑھتے ہیں۔

سفر میں جمع بین الصّلوٰتین

سفر میں اگر کسی وجہ سے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھ لیں تو جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

(رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع فرماتے۔

EmaanLibrary.com

ملاحظہ : اس حدیث کی رو سے سفر میں ظہر اور عصر کو اور اسی طرح مغرب اور عشار کو اکٹھی کر کے پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ ظہر کے وقت میں عصر کو پڑھ لیں، یا عصر کے وقت ظہر کو پڑھ لیں۔ اور اسی طرح خواہ مغرب کے وقت ہی عشار کو پڑھ لیں یا عشار کے وقت مغرب کو پڑھ لیں۔

سفر میں سنّتیں معاف ہیں

حضرت حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، اے میرے بھتیجے! (حفص!) میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں رہا۔ مگر آپ نے دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہ پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کی روح قبض فرمائی اور میں ابو بکرؓ کے ہمراہ سفر میں رہا، اور میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ سفر میں رہا، اور میں حضرت عثمان رضؓ کے ہمراہ سفر میں رہا۔ انھوں (سب) نے دو رکعت سے زیادہ سفر میں نماز (قصر) نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی روح قبض فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ (ابو داؤد)

EmaanLibrary.com

ملاحظہ: معلوم ہوا کہ سفر میں سنتیں، نفل سب معاف[1] ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ منیٰ میں نماز پڑھتے تھے۔ اور ابن عمرؓ (بھی) دو رکعت (قصر) پڑھ کر اپنے بستر پر چلے آتے تھے۔ راوی حدیث (حفص) کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ چچا! اگر اس کے بعد آپ دو رکعتیں (سنت) پڑھ لیا کریں، تو کیا حرج ہے؟ فرمایا۔ اگر مجھے یہ کرنا ہوتا تو نماز (فرض) ہی پوری پڑھ لیتا۔ (مسلم)

حضر میں جمع بین الصّلوٰتین

سفر میں دو نمازوں کو کسی وجہ سے جمع کر کے پڑھ لینے کا مسئلہ تو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ خدا کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانیں اور ماں باپ آپؐ پر قربان۔ اُمت کی آسانی کے لئے ضرورت کے وقت سفر کے علاوہ حضر میں بھی جمع بین الصّلوٰتین کی اجازت دیدی ہے:۔

---

[1] سفر میں وتر نہیں چھوڑنے چاہئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّةٌ۔ سفر میں وتر سنت ہے۔ (ابن ماجہ)

EmaanLibrary.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا بِالْمَدِیْنَۃِ مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ فَسَئَلْتُ سَعِیْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَالَ سَئَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ کَمَا سَأَلْتَنِیْ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَا یَحْرَجَ اَحَدًا عَنْ اُمَّتِہٖ۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا۔ حالانکہ وہاں نہ (دشمن کا) خوف تھا، اور نہ سفر کی حالت تھی ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ سعید نے جواب دیا، جس طرح تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے، اسی طرح میں نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا تھا۔ اور ابن عباس رضؓ نے جواب دیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو دشواری میں نہیں رکھنا چاہتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے ایک اور روایت یوں مروی ہے:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا

EmaanLibrary.com

فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ ۔ (رواہ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امن کی حالت میں دشمن کے) خوف کے بغیر اور (اقامت کی حالت میں) سفر کے بغیر ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا۔

ملاحظہ: پس اگر ہم گھر پر ہوں، تو پھر بھی کسی ضرورت کے وقت ظہر و عصر اور مغرب و عشاء اکٹھی کر کے پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ بلا ضرورت ایسا نہ کریں اور نہ ہی عادت بنالیں۔

نماز استخارہ کا بیان

جب کسی کو کوئی امر درپیش ہو۔ اور وہ اس میں متردد ہو کہ کروں یا نہ کروں۔ یا جب کسی کام کا قصد کرے تو استخارہ کرنا سنت ہے اس کی صورت یہ ہے۔ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ۔ کہ دو رکعتیں نفل پڑھے۔ اور بڑے خضوع و خشوع اور حضور قلب سے پڑھے۔ رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ بڑے اطمینان سے کرے ثُمَّ لِیَقُلْ۔ پھر فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے:۔

EmaanLibrary.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ

یا الٰہی ! میں تجھ سے اس کام میں تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں

وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

اور تیری قدرت کے واسطے سے (حصول خیر کیلئے) تجھ سے قدرت مانگتا ہوں

وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ

اور تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں۔

فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ

کیونکہ تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں

وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ

اور تو (غیب) جانتا ہے۔ اور میں (غیب) نہیں جانتا۔

عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ہ اَللّٰھُمَّ اِنْ

اور تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ یا الٰہی! اگر تو جانتا ہے کہ

کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ

یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین میں اور

خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ

میری زندگی میں اور میرے انجام کار میں میرے لئے بہتر ہے

EmaanLibrary.com

وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ

یا اِس جہان میں اور اس جہان میں

وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ

پس اس (کام) کو میرے لئے مہیا کر دے اور اسے میرے لئے

لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ

آسان کر دے پھر اس میں میرے لئے برکت دے ۔ اور اگر

كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ

تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں قصد رکھتا ہوں) میرے دین میں اور

لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ

میری زندگی میں اور میرے انجام کار میں، یا اِس جہان میں

اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ

اور اُس جہان میں میرے لئے برا ہے ۔

فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ

تو اس (کام) کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے

وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ

اور میرے لئے بھلائی مہیا کر، جہاں کہیں بھی ہو۔

EmaanLibrary.com

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ط (صحیح مسلم)

پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر !

ملاحظہ: جب آپ یہ مسنون استخارہ کر کے کوئی کام کریں گے تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ضرور اس میں بہتری کی صورت پیدا کریگا اور بُرائی سے بچائے گا۔ بہتر ہے کہ کسی کام کے کرنے سے پہلے (تجارت ہو، نکاح ہو، یا سفر ہو) چند روز متواتر استخارہ کرتے رہیں۔ اس اثنا میں مسبب الاسباب یا تو کوئی سبب پیدا کر دے گا۔ یا اس کام کی توفیق بخش دے گا۔ یا تردّد دور کر کے دل میں اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کا عزم جما دے گا۔

نمازِ عیدین کا بیان

عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔ (موطأ)

عید الفطر کے لئے گھر سے نکلنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے (مشکوٰۃ)

بقرہ عید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے بعد قربانی کریں۔ (مشکوٰۃ)

اگر عید کے روز جمعہ ہو تو عید کی نماز پڑھنے کے بعد جمعہ پڑھیں۔ اور اگر جمعہ نہ پڑھیں ظہر پڑھ لیں، تو بھی جائز ہے۔ (ابن ماجہ)

EmaanLibrary.com

عیدین میں نہ تو اذان کہیں اور نہ ہی تکبیر۔ (مسلم)

عیدگاہ میں سوائے عید کی دو رکعتوں کے نہ پہلے نفل وغیرہ پڑھیں اور نہ بعد میں۔ (بلوغ المرام)

عیدالاضحیٰ کے دن نماز (جلدی پڑھیں) اور عید الفطر کے دن دیر کر کے پڑھیں۔ (مشکوٰۃ)

نوٹ: جب آفتاب دو نیزے پر آئے تو عید الفطر پڑھیں، اور ایک نیزے پر آئے تو عیدالاضحیٰ پڑھیں۔ (تلخیص الجبیر)

رمضان کی عید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھا کر نماز کو نکلتے اور بقرہ عید میں نماز پڑھ کر کھاتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

جس کی عید کی نماز فوت ہو جائے تو وہ علیٰحدہ پڑھ لے۔ (بخاری)

عیدگاہ میں جس راستے سے جائیں واپسی پر رستہ بدل کر آئیں۔ (بخاری)

عورتیں، عیدگاہ میں

حضرت امّ عطیہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا۔ کہ ہم (سب عورتوں کو گھروں سے) نکالیں۔ (حتیٰ کہ) حیض والیوں اور پردہ والیوں کو (بھی) دونوں عیدوں میں تاکہ (سب) حاضر ہوں۔ مسلمانوں کی جماعت (نماز) اور انکی دعا میں اور (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

EmaanLibrary.com

الگ رہیں حیض والیاں اپنے مصلّے سے۔ (یعنی وہ نماز نہ پڑھیں۔ لیکن مسلمانوں کی دعاؤں اور تکبیروں میں شامل رہیں، تاکہ خدا کی رحمت اور بخشش سے حصّہ پائیں۔) ایک عورت نے عرض کیا۔ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ (تو پھر وہ کیسے عید گاہ جائے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چاہیئے کہ اس (بے چادر والی) کو اس کی ساتھ والی عورت چادر اُڑھادے۔ (یعنی چادر کسی دوسری عورت سے عاریۃً لے کر چلے)۔ (بخاری، مسلم)

نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی بھولی بسری، گشتنی اور زندہ درگور عورت پر مردوں کی طرح تعلیم[1] فرض قرار دی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لئے نمازوں اور جمعہ کے خطبے سننے کے لئے مسجد کا دروازہ کھول دیا۔ عیدوں کے اہم اجتماعوں میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب علم و ہدایت کے دریا ہوتے تھے آپؐ نے ان اجتماعوں میں بھی عورتوں کو مردوں کے ساتھ برابر شریک کیا۔ بلکہ حائض عورت تک کو حاضری کا حکم دیا۔ تاکہ مردوں کے ساتھ

---

[1] طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ الحدیث (مشکوٰۃ) مسلمان مرد اور عورت دونوں پر تلاشِ علم فرض ہے۔

EmaanLibrary.com

ساتھ ان کی تعلیم اور ہدایت کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ غور کریں! کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی بہبودی کے لئے کیسے اچھے انتظام کر رکھے تھے۔

عورتوں کی حالت زار

لیکن افسوس! کہ ہمارے زمانے کی ملائیت اور پاپائیت نے جہاں عورت کو ماڈرن ایجوکیشن سے کوسوں دور ہٹایا، وہاں مذہب کی صحیح تعلیم سے بھی اس کو پورا جاہل رکھا۔ آج نسائیت کا آبگینہ جہالت کی مے سے بھرا ہوا ہے۔ نہ عورت کے لئے جمعہ کے مسنون خطبے ہیں، نہ عیدین میں اس کے لئے سنت کے مطابق وعظ ہیں۔ نہ اس کیلئے کتاب وسنت کی تعلیم کا کوئی انتظام ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم سے پوری طرح ناآشنا ہے۔ وہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے بیگانی ہے۔ آہ! صنف نازک ملائیت کے ہاتھوں زہر جہالت کھا کر جاں بلب ہے۔

مسلمانو! خدارا عورت کی خبر لو! اور اس کے لئے تعلیم دنیا اور تعلیم دین کا اپنی پہلی فرصت میں انتظام کرو کہ کوئی عورت اَن پڑھ نہ رہے۔ دنیا بھی خوب سمجھے اور دین کا بھی پورا شعور رکھے۔

EmaanLibrary.com

بارش کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو عید کی نماز (بجائے جنگل کے) مسجد میں پڑھائی۔ (ابو داؤد)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

عیدگاہ جاتے اور واپس آتے ہوئے اونچی آواز سے یہ تکبیر پڑھتے رہیں:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(دار قطنی)

عید الفطر کے لئے گھر سے نکلنے سے قبل صدقۂ فطر ادا کرنا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ)

بقرہ عید کے روز نماز عید پڑھ کر قربانی کرنی چاہیئے۔ (بخاری، مسلم)

عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) سے لے کر تیرہ تاریخ تک تکبیریں بلند آواز سے بکثرت پڑھتے رہیں۔ (نمازوں کے بعد)۔ (دار قطنی)

---

[1] ایک صاع یعنی دو سیر بارہ چھٹانک گیہوں فی کس۔ نصف صاع بھی دے سکتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

عیدین کی نماز کا طریقہ[1]

وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع الیدین کریں۔ (بخاری)

پھر سینے پر ہاتھ باندھ کر دعائے افتتاح اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ الخ یا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھیں۔ (ابن خزیمہ)

پھر دعائے افتتاح ختم کر کے قرارت سے پہلے ٹھہر ٹھہر کر سات تکبیریں کہیں۔ (ترمذی)

ہر ہر تکبیر پر رفع الیدین کریں، اور ہر تکبیر پر ہاتھ باندھ لیا کریں۔ (بیہقی)

پھر امام اونچی آواز سے اور مقتدی آہستہ الحمد شریف پڑھیں۔ پھر امام اونچی آواز سے قرارت پڑھے، اور مقتدی چپ چاپ سنیں۔ (صحیح مسلم)

صلوٰۃ العیدین میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ

---

[1] امام بھی عیدین کی نماز اسی مسنون طریق پر پڑھائیں۔ اور اگر کسی بھائی یا بہن کو اکیلے پڑھنے کا اتفاق ہو تو وہ بھی اسی طرح پڑھے۔ منہ ۱۲

EmaanLibrary.com

اور عید الفطر میں سورۃ قٓ وَالقرآنِ المجید اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھیں۔ اور ترمذی شریف میں سَبِّحِ اسْمَ اور ہَلْ اَتٰکَ کا پڑھنا بھی آیا ہے۔ پس بہتر ہے کہ آپ بھی سورۃ فاتحہ کے بعد مسنون قرارت پڑھیں۔ پھر جب پہلی رکعت پڑھ کر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں اور قیام کی تکبیر کہہ چکیں تو قرارت شروع کرنے سے پہلے ٹھہر ٹھہر کر پانچ تکبیریں کہیں۔ (ترمذی)

ان تکبیروں میں بھی رفع الیدین کریں اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کریں۔ (بیہقی)

پھر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں (رکوع، سجود اور قومہ، جلسہ بڑے اطمینان سے کریں کہ یہ چیزیں نماز کے ارکان ہیں)

پھر خطبہ پڑھیں اور عیدین کا خطبہ منبر پر نہ پڑھیں۔ (مسلم)

بارہ تکبیریں

آپ پڑھ چکے ہیں کہ عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری میں پانچ۔ ان بارہ[1] تکبیروں کے متعلق ہم حدیث کے

---

[1] شیخ جیلانی رح فرماتے ہیں کہ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں۔ (غنیۃ)

EmaanLibrary.com

اصل الفاظ یہاں نقل کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں :۔

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

(رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عیدین کی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا[1] اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلُّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ۔ (مشکوٰۃ صلوٰۃ العیدین)

جعفر بن محمد بطریق ارسال[1] روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ دونوں عیدوں میں

---

[1] مرسل وہ حدیث ہوتی ہے کہ تابعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپؐ نے ایسا کیا یا کہا۔ اور صحابی کا ذکر نہ کرے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

اور نماز استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبے سے پہلے نماز پڑھتے اور قرارت بالجہر کرتے۔

سورج اور چاند گرہن کی نماز کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند، سورج کسی کے مرنے سے گرہن نہیں ہوتے۔ یہ قدرتِ الٰہی کی دو نشانیاں ہیں۔ اگر گرہن ہوتے دیکھو، تو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو۔ (صحیح مسلم)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چاند، سورج کا گرہن آثارِ قدرت ہیں۔ کسی کے مرنے جینے سے نمودار نہیں ہوتے۔ بلکہ بندوں کو عبرت دلانے کے لئے خدا ظاہر فرماتا ہے۔ اگر تم ایسے آثار دیکھو، تو جلد از جلد دعا، استغفار اور یادِ الٰہی کی طرف رجوع کرو۔ (مسلم)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ اعلان کر دینے کا حکم فرمایا کہ نماز جماعت[1] سے ہوگی۔ (ابوداؤد)

---

[1] حضرت اسماء رضؓ کہتی ہیں کہ میں مسجد میں گئی۔ تو دیکھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (سورج گرہن کی) نماز میں کھڑے ہیں۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ (عورتوں کی صف میں) کھڑی ہو گئی۔ آپؐ نے

(باقی آئندہ صفحہ پر)

EmaanLibrary.com

نماز کا طریقہ

مسجد میں باجماعت دو رکعت نماز پڑھائیں۔ امام کو چاہیئے کہ وہ اونچی آواز سے قرارت پڑھے اور بڑی سورتیں تلاوت کرے۔ بڑے خضوع وخشوع اور عاجزی سے۔ پھر دراز رکوع کرے۔ پھر رکوع سے سر اُٹھا کر قرارت شروع کر دے۔ لیکن پہلی قرارت سے کچھ کم پڑھے۔ پھر دراز رکوع کرے، جو پہلے سے کچھ کم ہو۔ پھر اس رکعت کو دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح اونچی آواز سے لمبی قرارت پڑھے اور دو لمبے رکوع کرے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ

اتنا طویل قیام کیا کہ میری نیت بیٹھ جانے کی ہو گئی۔ لیکن میں نے اپنے سے زیادہ کمزور عورتیں اِدھر اُدھر دیکھیں اور دل میں کہا کہ یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہیں (اور کھڑی ہیں) اس خیال کے ماتحت میں کھڑی رہی۔ (مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستورات بھی مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سورج گرہن کی نماز پڑھتی تھیں۔ اگر عورتوں کے لئے نماز پڑھنے کا ہماری مسجدوں میں انتظام ہو تو انھیں چاہیئے کہ سورج گرہن کی نماز مسجد میں آکر باجماعت ادا کریں اور اگر مسجد میں آنے کا انھیں موقع نہ ملے تو انھیں گھر پر ضرور یہ دوگانہ عاجزی سے پڑھ لینا چاہیئے۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

اور یہ رکعت بھی ختم کرے۔ (بخاری، مسلم)

پھر نماز سے فارغ ہو کر گرہن صاف ہو جانے تک لوگوں کو خطبہ (وعظ و نصیحت) سنائے۔ (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ہر رکعت میں تین تین اور چار چار رکوع بھی کئے ہیں۔ (مسلم)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ہر رکعت میں پانچ پانچ رکوع بھی کئے ہیں۔ (ابوداؤد)

تمام مرد اور عورتیں سورج اور چاند گرہن کی نماز پڑھا کریں

سورج یا چاند گرہن کے وقت ہم نماز پڑھنے کا مطلق خیال نہیں کرتے مرد اپنے کاروبار میں لگے رہتے ہیں اور عورتیں اپنے مشاغل میں۔ پیارے بھائیو، بہنو، سنو! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے وقت اللہ کے ڈر سے لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔ شہر میں منادی کرا کر لوگوں کو مسجد میں اکٹھا کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ بڑی خضوع و خشوع اور نہایت الحاح و زاری سے نماز پڑھتے اور ہر رکعت میں دو دو، کبھی تین تین، کبھی چار چار اور کبھی پانچ پانچ رکوع کرتے ہوئے خدا کو راضی کرتے تھے۔

EmaanLibrary.com

شمس و قمر کے گہنانے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا اُٹھتے اور نماز میں کھڑے ہونے کی جلدی کرتے۔ حضرت اسماء رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ کے زمانے میں (ایک دفعہ) سورج گرہن ہوا، تو آپؐ گھبرا گئے اور گھبراہٹ میں اہل خانہ میں سے کسی کا کُرتہ لے لیا۔ بعد کو چادر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی گئی۔ (مسلم)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک سخت گرمی کے دن سورج گرہن ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو ساتھ لے کر نماز پڑھی۔ آپؐ نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ لوگ تھکنے لگے۔ (مسلم)

حضرت اسماء رضؓ کہتی ہیں کہ (ایک دفعہ سورج گرہن کی نماز میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ مجھے (عورتوں کی صف میں کھڑے کھڑے) ضعف آگیا۔ میں نے اپنی برابر سے پانی کی مشک لے کر سر پر پانی ڈالنا شروع کیا۔ (مسلم)

حضرت عبید بن عمیر رضؓ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (ایک بار) سورج گرہن ہوا۔ آپؐ نے لوگوں کے ساتھ بڑی دیر تک قیام کیا۔ ہر رکعت میں تین مرتبہ رکوع فرمایا۔ اس روز کھڑے کھڑے بعض لوگوں کو اس قدر غش

EmaanLibrary.com

آگیا کہ ان پر پانی کے ڈول بھر بھر کر چھڑکے گئے۔ (ابوداؤد)

غور فرمایا آپ نے! کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر انہماک اور اہتمام سے سورج گرہن کی نماز پڑھتے تھے۔ لیکن ہم نے کبھی اس نماز کی طرف توجہ نہیں کی۔ آئندہ سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ اگر ان کے لیے جماعت کا انتظام نہ ہو سکے تو انھیں گھروں میں یہ نماز بڑی عاجزی سے پڑھ لینی چاہیے۔ اگر لمبی سورتیں یاد نہ ہوں تو سورۂ اخلاص کے تکرار سے ہی قیام طویل کر لیں اور تسبیحوں کی کثرت سے رکوع اور سجدے کو دراز بنالیں۔ رکوع ہر رکعت میں ایک، دو، تین، چار، پانچ اپنی طاقت کے مطابق کریں اسی طرح قومے کی دعا کو بار بار پڑھتے ہوئے قریباً رکوع کے برابر قومہ میں کھڑے رہیں۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کر فارغ ہوں، تو جب تک سورج روشن نہ ہو، مصلے پر بیٹھے ہوئے یہ پڑھتے رہیں:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

یا یہ کلمے جو خدا کو بہت محبوب ہیں پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

EmaanLibrary.com

نماز استسقاء کا بیان

اگر خدانخواستہ قحط سالی ہو جائے، مینہ نہ برسے، تکالیف بڑھ جائیں۔ ناامیدی کی سی کیفیت عوام میں پیدا ہو جائے، تو اس وقت مسلمانوں کو چاہیے کہ ایک دن متعین کر کے سورج نکلتے ہی پھٹے پرانے میلے[1] کپڑے پہن کر عاجزی اور زاری کرتے ہوئے جنگل میں نکلیں، منبر بھی رکھا جائے۔ جب آفتاب کا کنارہ[2] نکل آئے تو اس وقت

---

[1] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ - (بلوغ المرام)

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نماز استسقاء کو) عاجزی کرتے ہوئے نکلے۔ میلے کپڑے پہنے ہوئے، خشوع کرتے ہوئے، آہستگی سے چلتے ہوئے، زاری کرتے ہوئے۔ پھر آپؐ نے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز (استسقاء) پڑھی۔

[2] جنابہ عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔ پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نکلے جب آفتاب کا کنارا ظاہر ہوا۔ تو منبر پر بیٹھے۔ (ابوداؤد) (باقی صفحہ آخر پر)

EmaanLibrary.com

امام منبر پر چڑھے اور یہ پڑھے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط الرَّحْمٰنِ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو رحم کرنے والا

الرَّحِیْمِ ط مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ط

نہایت مہربان ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ جو چاہتا ہے، سو

یُرِیْدُ ط اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ

کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی عبادت کے لائق ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِیُّ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے پرواہ ہے

وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا

اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر مینہ نازل کر۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ)
معلوم ہوا کہ نماز استسقاء کے لئے رات ہی سے تیاری کر رکھنی چاہیے"۔ تاکہ سورج نکلتے ہی لوگ جنگل میں اکٹھے ہو جائیں۔ (محمد صادق)

EmaanLibrary.com

اَلْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا

اور جو مینہہ تو اتارے اس سے ہم کو ایک مدت تک

قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ط (ابوداؤد)

قوت اور (مقاصد کو پہنچنے کا) فائدہ دے !

پھر امام (اور سب لوگ بھی) ہاتھ اُٹھائیں، ہاتھوں کو دراز کریں، حتی کہ بغلیں دکھائی دیں۔ لیکن ہاتھوں کو سر سے اونچا نہ لیجائیں، اور ہاتھوں کو پھیلائیں اور ہاتھوں کی پشت اوپر کو اور ہتھیلی زمین کی طرف کریں۔ (ابوداؤد)

پھر امام لوگوں کی طرف بیٹھ کر کے قبلہ رُخ ہو جائے (اور ہاتھ اُٹھائے رکھے) اور مندرجہ ذیل دعائیں بڑی عاجزی اور حضورِ قلب سے رو رو کر پڑھے۔ اور سب لوگ بھی بڑے خضوع سے آبدیدہ ہو کر ہاتھوں کو اُلٹا کر کے اٹھائیں اور دعا مانگیں۔ دعائیں یہ ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا

یا الٰہی ! ہم کو پلا ۔ یا الٰہی ! ہم کو پلا ۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا

یا الٰہی ! ہم کو پلا ۔ اے ہمارے اللہ ! ہم پر ایسی

EmaanLibrary.com

غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا

بارش نازل فرما جو ہماری تشنگی بجھا دے۔ ہلکی پھواریں، غلہ اگانے والی ہوں

نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ

نفع دینے والی ہو، نقصان پہنچانے والی نہیں۔ جلد آنے والی ہو، دیر لگانے

اٰجِلٍ ط اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ

والی نہیں۔ خداوندا! اپنے بندوں کو اور

وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ

اپنے جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا

وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ط اَللّٰهُمَّ

اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کر دے۔ یا اللہ!

حَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيْفًا قَصِيْفًا

ہم پر بادل لے آ جو گاڑھا ہو، کڑکتا ہو،

دَلُوْقًا ضَحُوْكًا تُطْمِرُنَا

پانی بہاتا، چمکتی بجلی والا کہ اس سے ہم پر تو مینہہ

مِنْهُ رَذَاذًا قِطْقِطًا سَجْلًا

برسائے۔ نرم اور چھوٹی بوند کا بہت پانی والا۔

EmaanLibrary.com

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط (بخاری، ابوداؤد
اے بزرگی اور عزت والے ! بلوغ المرام)

نوٹ : یہ دعائیں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کی ہیں جو کتب محولہ میں موجود ہیں۔ ناظرین ان کو زبانی یاد کرلیں اور ضرورت کے وقت ان کے ساتھ دست بدعا ہوں۔

امام منبر سے اُتر آئے

جب امام یہ دعائیں پڑھ چکے، تو دونوں ہاتھ اٹھائے رکھتے ہوئے لوگوں کی طرف منہ کرے اور منبر سے اُتر کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے اور قراءت اونچی آواز[1] سے پڑھے۔

ملاحظہ : استسقاء کی نماز پہلے پڑھ کر پیچھے خطبہ اور دعائیں پڑھنا بھی جائز ہے۔ (ابن ماجہ، مسند امام احمد)

نماز استسقاء میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔ پہلی رکعت کی قراءت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں ہَلْ اَتَاكَ پڑھیں۔

---

[1] عبداللہ بن زید بن عاصم کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے تشریف لیگئے آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں آپ نے آواز سے قراءت پڑھی۔ (ابوداؤد)

EmaanLibrary.com

نمازِ ضحیٰ یا اشراق کا بیان

ضحو کے معنی ہیں، دن کا چڑھنا۔ اور اشراق کے معنی ہیں طلوعِ آفتاب پس جب آفتاب پھٹ کر ایک نیزے تک بلند ہو جائے تو اسوقت نوافل کا پڑھنا نماز اشراق کہلاتا ہے۔

تین سو ساٹھ بند کا صدقہ

حضرت بریدہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے۔ آدمی (کے جسم) میں تین سو ساٹھ بند ہیں۔ پھر آدمی پر لازم ہے کہ اپنے ہر بند کے بدلے صدقہ خیرات کرے۔ صحابہ نے کہا۔ حضور! کون ہے جو اس کی طاقت رکھے۔ آپ نے فرمایا۔ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِيكَ ضحیٰ (نماز اشراق) کی دو رکعتیں پڑھنی تم کو کافی ہیں۔ (پھر صدقے کی احتیاج نہ رہے گی)۔ یعنی یہی دو رکعت تین سو ساٹھ جوڑ کا صدقہ ہے۔ (ابوداؤد)

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ نماز اشراق کم از کم دو رکعت ہیں،

EmaanLibrary.com

ناظرین اگر نماز اشراق پڑھیں، تو نہایت خلوصِ دل سے پڑھیں۔ اور قومے، جلسے اور رکوع وسجود کو بڑی طمانینت سے ادا کریں۔

اشراق سے متعلق حدیث قدسی

ابو درداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درحالیکہ آپ نے جناب باری تعالےٰ سے نقل کیا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! اِرْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَکْفِكَ اٰخِرَهٗ۔ خالص میرے لئے اول دن میں چار رکعتیں (یعنی اشراق) پڑھ۔ میں تیرے لئے اس دن کی شام تک کفایت کروں گا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اول روز میں (یعنی اشراق کے وقت) میری عبادت کے لئے اپنے دل کو فارغ رکھ، تو میں آخر روز (شام) تک تیرے دل کو بسبب تیری حاجت روائیوں اور مشکلکشائیوں کے فارغ رکھوں گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اشراق کی چار رکعت نماز انسان کے تمام دن کے ہموم وغموم اور مصائب وحوائج کے زہر کا تریاق ہے۔ اور نماز اشراق کا چار رکعت ہونا بھی معلوم ہوگیا۔ چاہے آپ

EmaanLibrary.com

روزانہ بعد طلوعِ آفتاب دو رکعت اشراق پڑھیں یا چار رکعت۔

ملاحظہ: حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے معاذ نے دریافت کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحیٰ (اشراق) کتنی رکعت پڑھتے تھے؟ قَالَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ حضرت عائشہ نے کہا کہ چار رکعتیں۔ اور زیادہ بھی پڑھتے جس قدر اللہ چاہتا۔ (مسلم شریف)

نمازِ تسبیح کا بیان

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا۔ اے میرے چچا عباس! کیا نہ دوں میں تم کو؟ کیا نہ دوں میں تم کو؟ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلا رہے ہیں) کیا نہ خبر دوں میں تم کو؟ کیا نہ کروں میں تم کو دس خصلتوں والا؟ (کسی عظیم الشان عمل کی تمہید ہے) جب تم یہ (کام) کرلو تو اللہ تعالےٰ تمہارے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، چوک کر کئے ہوئے اور جان کر کئے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سارے گناہوں کو بخش دے۔ (اے چچا!) چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ

EmaanLibrary.com

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ ہو، پھر جب (حسب دستور) پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو، اور ابھی تم کھڑے ہی ہو تو (قرأت کے بعد) یہ کلمات پندرہ بار پڑھو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر رکوع کرو، اور ان کلموں کو (جو اوپر مذکور ہیں) رکوع میں دس بار پڑھو۔ (یعنی رکوع میں تسبیحوں کے بعد) پھر رکوع سے اپنا سر اُٹھاؤ اور (قومہ میں) ان کلموں کو دس بار پڑھو (یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنے کے بعد) پھر سجدے میں جاؤ اور (تسبیحوں کے بعد) ان کلموں کو دس بار پڑھو۔ پھر سجدے سے سر اُٹھاؤ اور (جلسے میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ الخ پڑھنے کے بعد) ان کلموں کو دس بار پڑھو۔ پھر (دوسرا) سجدہ کرو اور اس میں ان کلموں کو دس بار پڑھو۔ پھر اپنا سر (دوسرے) سجدے سے اٹھاؤ، اور (جلسۂ استراحت میں) ان کلموں کو دس بار پڑھو۔ پس یہ تسبیحات کل پچھتر بار ہوئیں۔ چاروں رکعتوں میں سے ہر رکعت میں اسی طرح پڑھو۔ (اے چچا!) اگر تم اس نماز کو روزانہ ایک بار پڑھنے کی طاقت رکھتے ہو تو (ہر روز) پڑھا کرو۔ اور اگر تم روزانہ نہ پڑھ سکو تو ہفتہ میں ایک بار پڑھا کرو۔ اور اگر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکو، تو مہینہ میں ایک بار پڑھو۔ اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار

EmaanLibrary.com

اور جو اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ لو۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

ملاحظہ: بھائیو اور بہنو! یہ تمام گناہوں کا تریاق ہے۔ اس نماز سے انسان کو خدا کا بہت قرب حاصل ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں، خدا کے ساتھ تعلق بڑھتا ہے۔ اور یہ نماز دکھ، درد سختی اور غم کا بھی مداوا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو یہ نماز ایک بیش بہا خزانہ عطا فرمایا۔ ایک لاجواب وظیفہ بتایا ہے۔ اگر آپ اس نماز کو ہر روز پڑھ لیا کریں، تو کیا ہی اچھی بات ہے۔ لیکن روز پڑھنا اگر دشوار ہو، تو ہر جمعہ کے جمعہ اس کا پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔ ذرا ہمت کریں تو کچھ مشکل نہیں۔ اس نماز کے پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ حالات کے پیش نظر جو وقت بھی آپ کو ملے پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ: نماز تسبیح میں تسبیحات قعدوں میں التحیات سے پہلے پڑھیں بخلاف دوسرے ارکان کے۔ اور چاروں رکعتوں میں جو سورتیں چاہیں پڑھیں۔ حضرت ابن عباس سے ان چار سورتوں کا پڑھنا منقول ہے۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، وَالْعَصْرِ، قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

EmaanLibrary.com

نماز تسبیح کے آخر میں پڑھنے کی دُعا

چوتھی رکعت میں قعدہ کے اندر آپ دس بار تسبیحات پھر التحیات ، پھر درود شریف اور پھر دعا پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں۔ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی ہے ۔لیکن اگر آپ دعا کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے دعائے ذیل بھی، جو جلال الدین سیوطی رح امام احمدؒ سے لائے ہیں، پڑھ لیا کریں تو نماز تسبیح کا درجہ بے حد بڑھ جائے گا اور خدا کی رحمت و رضامندی کی گھنگھور گھٹائیں جھوم جھوم کر برسیں گی اس دعا کے الفاظ بھی ٹکسالی ہیں۔ یعنی نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ پاک سے نکلے ہوئے ہیں، جو یہ ہیں :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ

اے اللہ ! میں تجھ سے راہ پانے والوں کی توفیق

اَھْلِ الْھُدٰی وَ اَعْمَالَ اَھْلِ

مانگتا ہوں ، اور یقین والوں کے

الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ

اعمال اور توبہ کرنے والوں کی خیر خواہی

EmaanLibrary.com

وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ

اور صبر کرنے والوں کی ہمت اور ڈرو الوں

الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ

کی کوشش اور رغبت والوں کی جستجو ،

وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ

اور پرہیزگاروں کی عبادت اور علم

اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ ط

والوں کی معرفت کی (توفیق مانگتا ہوں) یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مُخَافَةً

اے اللہ! میں تجھ سے وہ ڈر مانگتا ہوں ، جو

تَحْجُزُنِىْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى

مجھ کو تیری نافرمانیوں سے باز رکھے ۔ تاکہ میں

اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ

تیری اطاعت میں وہ کام کروں جس سے تیری رضامندی

بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ

کا مستحق ہو جاؤں اور یہاں تک کہ تیری طرف خالص

EmaanLibrary.com

بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰى

تجھ سے ڈر کر توبہ کروں اور یہاں تک کہ

اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَاءً

تجھ سے شرما کر تیری خالص خیر خواہی کروں

مِنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ

اور یہاں تک کہ سب کاموں میں

فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ

تجھ ہی پر بھروسہ کروں اور تیرے ساتھ نیک گمان

بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ ط

کروں۔ اے نور کے پیدا کرنے والے! تو پاک ہے۔

مریض کی عیادت کا بیان

عیادت سے بہشت

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ

EmaanLibrary.com

سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

جو مسلمان کسی مسلمان کی اوّل روز (یعنی دوپہر سے پہلے) عیادت کرے، تو ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی آخر روز (یعنی دوپہر کے بعد) عیادت کرے، تو ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے صبح تک رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے بہشت میں باغ (تیار) ہوتا ہے۔

عیادت کی دعائیں

جب مریض کے پاس عیادت کو جائیں، تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلی ہوئی مندرجہ ذیل دعائیں اس کے حق میں کریں :۔

پہلی دعا

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ

میں تیری شفا کے لئے اللہ بزرگ

EmaanLibrary.com

رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ

پروردگارِ عرشِ عظیم سے سوال کرتا ہوں ۔ (ابوداؤد)

دوسری دعا لَا بَاْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ط

کچھ ڈر نہیں (یعنی غم نہ کر، بیماری گناہوں سے) پاک کرنیوالی ہے، اگر اللہ چاہے۔ (بخاری مسلم)

تیسری دعا اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ

اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے

وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ

اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے ۔ سو لئے تیری شفا کے

اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ

کوئی شفا نہیں ہے ۔ ایسی شفا (دے!) جو کسی بیماری کو

سَقَمًا ط (بخاری، مسلم)

نہ چھوڑے ۔

نوٹ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مریض پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور یہ (مذکورہ) دعا پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ ۔)

معوذات کا دم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ

EmaanLibrary.com

بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ ۔ (بخاری، مسلم)

جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات (قرآن کی آخری دو سورتوں) سے دم کرتے اور اپنا ہاتھ اپنے اوپر پھیرتے ۔

ملاحظہ: اس حدیث کی رو سے معوذات پڑھ کر بھی مریض اپنے اوپر دم کر سکتا ہے۔ اور دوسرے مریض کو بھی ان کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا معوذات پڑھ کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی حالت میں دم کرتی تھیں (مشکوٰۃ)

جبرئیل کا دم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا۔ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں (بیمار ہوں) تو جبرئیل نے (آپ کی بیماری کے دفعیہ کے لئے یہ) پڑھا :۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ

اللہ کے نام سے کلام پڑھتا ہوں تجھ پر ہر چیز سے

EmaanLibrary.com

شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ

جو تجھے ایذا دے۔ ہر شخص کی بُرائی سے،

نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ

یا حسد کرنے والی آنکھ سے۔ اللہ تجھ کو

یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ ط (مسلم)

شفا دے۔ اللہ کے نام سے تجھ پر کلام پڑھتا ہوں۔

عالمِ نزع میں تلقینِ شہادتین

اگر کوئی حالتِ نزع میں ہو، تو اس کے پاس سب کو

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ۔ پڑھنا چاہیے اور بار بار پڑھنا چاہیے تاکہ وہ بھی

سُن کر پڑھے اور اس کا آخر کلام توحید و رسالت کے اقرار پر ہو۔

(مسلم، ترمذی)

مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنی بھی آئی ہے۔ (بلوغ المرام)

میت کو بوسہ دینا

جس کا کوئی قریبی یا دوست، عزیز فوت ہو جائے تو اس میت کو فرطِ محبت سے بوسہ

EmaanLibrary.com

دینا جائز ہے۔ (بخاری، بروایت عائشہ صدیقہ)

میت پر رونا

اگر میّت کو دیکھ کر رونا آئے اور آنسو جاری ہوں تو کوئی منع نہیں۔ (مشکوٰۃ، باب البکاء علی المیت)

میّت پر چلّا کر رونا، پیٹنا، گریبان پھاڑنا اور بین کرنا حرام ہے

حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ (متفق علیہ)

جو منہ پیٹے، اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (یعنی نوحہ اور واویلا کرے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ ط۔ (رواہ ابوداؤد)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

ملاحظہ: نوحہ بین کرنے کو کہتے ہیں کہ عورت میت کی بھلائیاں

EmaanLibrary.com

بیان کر کر پکار کر روئے اور واویلا کرے۔ اور جو عورت قصداً اس بین کو سُنے، وہ بھی ملعون اور گنہگار ہے۔

ابو بردہ سے مروی ابو موسیٰ اشعری کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ۔ (بخاری، مسلم)

جو (موت کی مصیبت میں) سر منڈائے اور چلّا کر روئے اور اپنے کپڑے پھاڑے، میں اس سے بیزار ہوں۔

صبر پر بہشت (حدیث قدسی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے (اس) مومن بندے کے لئے بہشت ہے جس کے پیارے کو میں اہل دنیا سے قبض کرتا ہوں اور وہ (اس کی موت پر) صبر کرے

(بخاری)

نمازِ جنازہ کا بیان

جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی سمت اور پاؤں جانب جنوب ہوں۔ پھر باوضو ہو کر طاق صفیں باندھیں۔ اور میت اگر مرد ہے

EmaanLibrary.com

تو امام سر کے[1] سامنے کھڑا ہو۔ اور میت اگر عورت ہے، تو امام کو اس کے درمیان کھڑا ہونا چاہیئے۔ پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔ اور پہلی تکبیر کہہ کر سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ امام آواز سے پڑھے، اور مقتدی آہستہ۔

جنازہ میں سورۂ فاتحہ

حصن حصین میں ہے۔ وَاِذَا صَلّٰی عَلَیْہِ کَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَۃَ۔ یعنی جب آپ میت پر نماز پڑھتے، تو تکبیر کہتے پھر سورۂ فاتحہ پڑھتے۔

وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ

---

[1] ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد میں حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت انس رضؓ بن مالک نے ایک مردہ کا جنازہ پڑھایا تو اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے۔ اور حضرت انس رضؓ ہی نے پڑھایا تو عورت کے سریر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ علاء بن زیاد نے پوچھا۔ کیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تو نے ایسے ہی کھڑے ہوتے دیکھا تھا؟ تو حضرت انس رضؓ نے کہا۔ ہاں۔

EmaanLibrary.com

خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَءَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ ۔ (رواہ البخاری)

حضرت طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے کی نماز پڑھی (جس میں) آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی۔ اور فرمایا کہ تم کو جان لینا چاہیئے کہ یہ سنت ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کی نماز میں سورۃ فاتحہ (تکبیر اولیٰ کے بعد) پڑھی۔

وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ (ابن ماجہ)

ام شریک انصاریہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَرَءَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنْ سُنَّةٍ ۔ (ترمذی)

EmaanLibrary.com

طلحہ بن عبداللہؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضؓ نے ایک جنازے پر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا کہ یہ سنت ہے۔

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہو گیا کہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورۃ فاتحہ کا پڑھنا نماز جنازہ میں سنت ہے۔ سورۃ فاتحہ پڑھ کر امام کو دوسری تکبیر کہنی چاہیئے۔ اور پھر درود شریف جو التحیات میں پڑھا جاتا ہے پورا پڑھیں۔ پھر امام تکبیر کہہ کر یہ دعائیں پڑھے:۔

پہلی دُعا	اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ

اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں

مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ

کو بخش دے اور ہمارے حاضروں اور غائبوں کو (بخش دے)

صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ

اور ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور

اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا

عورتوں کو (بخشدے) اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے

EmaanLibrary.com

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ

تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ۔ اور ہم میں سے

تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

جس کو تو موت دے، تو اس کو ایمان پر موت دے!

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ

اے اللہ! اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ رکھیو اور

لَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ط (مسلم)

اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈالیو!

دوسری دعا نماز جنازہ میں آپ مرے ہوئے بھائی کیلئے خدا سے مغفرت مانگتے ہوتے ہیں۔ امام اور سب لوگوں کو بڑے خلوص اور عاجزی سے رو رو کر میت کے لئے دعائیں کرنی چاہیئے اوپر کی دعا کے ساتھ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے میت کی مغفرت کے لئے نکلی ہوئی دعائے ذیل بھی ضرور پڑھا کریں۔ یہ دعا نسائی اور ترمذی میں ہے۔ اور امام بخاری لکھتے ہیں کہ دعائیں جو میت کے لئے وارد ہوئی ہیں، یہ سب سے صحیح تر ہیں :-

EmaanLibrary.com

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَ

یا الٰہی! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم کر اور

عَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ

اس کو عافیت دے اور اسکو معاف کردے اور اس کی اچھی

نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَ

مہمانی کر اور اس کی قبر کو وسیع کردے اور

اغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَ

اس (کے گناہوں) کو (بخشش کے) پانی، برف اور اولوں

الْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا

سے دھوڈال اور اس کو گناہوں سے اس طرح پاک

کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ

کردے جیسے کہ سفید کپڑے کو تو میل سے صاف

مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا

کرتا ہے۔ اور اس کو اس کے دنیا کے گھر سے بہتر

خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا

گھر اور اس کے یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ

EmaanLibrary.com

مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ

اور اس کے یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا وہاں (آخرت

زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ

میں) عطا کر اور اس کو بہشت میں داخل کر اور

اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ

اس کو قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے

مِنْ عَذَابِ النَّارِ ط (مسلم)

پناہ دے۔

تیسری دُعا انسان کی موت پر اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اور وہ نہایت درجہ محتاج ہو جاتا ہے اس لئے اس کی بخشش کے لئے جس قدر بھی دعائیں کی جائیں تھوڑی ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیل کی دعا بھی میت کی خیر خواہی اور بخشش کے لئے جنازے میں پڑھی ہیں۔ ہماری میتوں کے جنازوں کا حال قابل رحم ہے۔ چار تکبیر نماز جنازہ، اللہ اکبر جھٹ دوسری تکبیر ہوئی، وہ تیسری اور چوتھی مع التسلیم۔ جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والو! ان دعاؤں کو زبانی یاد کرلو اور مرنے والے محتاج کے جنازے پر انھیں ٹھہر ٹھہر کر خلوص سے با دیدۂ تر

EmaanLibrary.com

پڑھا کرو تاکہ میت کی پوری خیر خواہی اور حق ادا ہو۔ اس دعا کو سب یاد کر لو۔ اس کے ترجمے پر تو ذرا غور کر کے دیکھو اس میں کتنا بڑا مغفرت کا سامان جمع ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ

یا اللہ! (یہ میت) تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے

كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

یہ (اپنی زندگی میں) گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ

تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور

يَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ

گواہی دیتا تھا کہ محمدؐ تیرے بندے اور

رَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى

تیرے رسول ہیں۔ (آج یہ) تیری رحمت کا محتاج ہوا

رَحْمَتِكَ وَ اَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ

اور تو اس کے عذاب سے بے پرواہ ہے

EmaanLibrary.com

عَذَابِهٖ تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَ

(آج یہ) دنیا سے اور دنیا والوں سے الگ ہو گیا

اَھْلِھَا اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٖ

ہے - اگر یہ (گناہوں سے) پاک ہو تو اسکی پاکی کو زیادہ کر

وَاِنْ کَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَہٗ

اور اگر یہ خطا کار ہے، تو اس کو بخش دے

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَ

یا الٰہی! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کر

لَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ط (حصن حصین)

اور ہمکو اسکے بعد (بے صبری کے سبب) گمراہ نہ کر۔

اب چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

جنازہ کے مسائل

جنازہ میں امام کو قراءت، دعاء، اونچی آواز سے پڑھنی چاہئے

(مسلم)

اگر آہستہ پڑھیں تو بھی جائز ہے۔ (نسائی)

نماز جنازہ ختم ہو جانے کے بعد جنازہ کے اردگرد جمع ہو کر فاتحہ خوانی کرنی بے اصل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

EmaanLibrary.com

صحابہ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

نماز جنازہ کی تکبیریں چار، پانچ، چھ بھی کہہ سکتے ہیں۔
(مسلم، بخاری)

اور تینوں میں تینوں دعائے مذکور۔ جنازے کی نماز مسجد میں اور قبر پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بخاری)

جنازہ غائبانہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بخاری)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدوں کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری)

معلوم ہوا کہ شہید کو بغیر غسل اور جنازہ پڑھے دفن کرنا چاہیئے۔ (سُبحان اللہ!) شہید خدا کے نزدیک کس قدر پاک اور طاہر ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ (بلوغ المرام، کتاب الجنائز)

تدفین سے متعلق

قبر کو گہرا کھودیں، اس کو ہموار اور صاف کریں (ترمذی، ابوداؤد)

EmaanLibrary.com

میت کو دونوں پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کریں۔ (ابوداؤد)
میت کو قبر میں رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (بلوغ المرام)
میت کو قبر میں رکھ کر اس پر کچی اینٹیں جمائیں۔ (بلوغ المرام)
آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی مٹی ڈال کر قبر کو پُر کریں۔ (مشکوٰۃ)
لوگ اس پر تین تین لپیں مٹی ڈالیں۔ (بلوغ المرام)
قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنائیں۔ (مشکوٰۃ، باب دفن المیت)
قبر پر پانی چھڑکوائیں۔ (مشکوٰۃ)
پھر سب لوگ میت کے لئے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا مانگیں۔ (ابوداؤد)

نوٹ: قبرستان سے باہر نکل کر جو لوگ دعا مانگتے ہیں یہ بدعت ہے نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، نہ آپ کے صحابہ سے۔ بلکہ گھریلو رسم ہے۔

قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

قبروں کو اونچی بنانا، پختہ بنانا، ان پر گنبد اور مقبرے بنانا حرام ہے۔ جن لوگوں کے دل میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

EmaanLibrary.com

اور آپ کے حکم کی عزت ہے وہ سُنیں :۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر عمارت (قبہ، گنبد، مقبرہ وغیرہ) بنانے سے منع کیا اور آپ نے قبر پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔ (قبر پر بیٹھنے کی نہی سے قبر پہ مجاور بن کر بیٹھنا یا قبر پر چلہ کرنے بیٹھنا، یا یوں ہی قبر پر بیٹھنا، سب صورتیں منع ہو گئیں۔)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ لَا یُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَلَا یُطَیَّنُ وَلَا یُرْفَعُ عَلَیْہِ بِنَاءٌ وَسَفْطاً۔ (فتاویٰ قاضی خان)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قبر نہ تو پختہ بنائی جائے اور نہ مٹی سے لیپی جائے۔ اور قبر پر نہ تو کوئی عمارت

EmaanLibrary.com

(گنبد، قبہ، مقبرہ وغیرہ) کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ۔

قبروں کی زیارت

مَردوں کو قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے۔ اس لئے کہ قبروں کو دیکھنے سے آخرت کی یاد آتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ (بلوغ المرام)

زیارتِ قبور کی دعائیں

جو شخص قبروں کی زیارت کرنے جائے تو وہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی یہ دعا پڑھے۔ ہاتھ اُٹھانے کا کوئی حکم نہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ

سلام ہو مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والوں پر

الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ

اور رحم کرے اللہ

اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ

ہم سے پہل کرنے والوں پر اور

الْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

پیچھے رہنے والوں پر۔ اور ہم بھی اگر خدا نے چاہا

EmaanLibrary.com

بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ط (رواہ مسلم)

تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں ۔

خاتمہ اور دُعا

پیارے بھائیو اور بہنو! خدائے قدوس قیامت میں صرف وہی نماز قبول کرے گا جو نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے نمونہ کے مطابق ہوگی ۔ اس کتاب میں آپ نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پیارا نمونہ دیکھ لیا ہے ۔ اور احادیث کی روشنی میں خوب روشن اور واضح دیکھا ہے ۔ نہایت خلوص سے ہماری یہ درخواست ہے کہ آپ اپنی نمازیں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے چاند کی روشنی میں پڑھا کریں ۔ تاکہ ان نورانی نمازوں کو خدا کے پاس قبول عام حاصل ہو ۔ اگر نمونہ کے مطابق آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کوئی نکتہ چینی کرے ۔ یا اقوالِ رسول کے مقابل اقوالِ رجال پیش کرے تو آپ اس کی نادانی کے تخاطب سے اجتناب کرتے ہوئے عمل بالحدیث پر کاربند رہیں ۔

دُعا ہے خدا مجھے اور تمام قارئین کو صلوٰۃ الرسول پر عمل کی

EmaanLibrary.com

توفیق دے ۔ آمین

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا۔ وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

EmaanLibrary.com

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دُعائیں اور اذکار

یاد رہے کہ ذکر، وظیفہ اور ورد، در اصل دعا ہی کے نام ہیں اور دعا کے معنی ہیں خدا تعالےٰ سے بلا شرکت غیرے اپنی حاجتیں مانگنا دُکھ، درد، مصیبت، تنگی، فقر و فاقہ، مرض، قرض، کرب، غم، اندوہ، مشکل، بدحالی، پریشانی، بے روزگاری، قحط، وبا، اور آفات و بلیّات میں اللہ تعالےٰ کی جناب میں فریاد کرنا۔ حدیث شریف میں دعا کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور اس کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔
اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ۔ دعا ہی تو عبادت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

EmaanLibrary.com

اور تمھارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ (صرف) مجھ (ہی) سے مانگو، کہ میں تمھاری دعا قبول کروں۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبّر کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہوکر داخل ہوں گے۔ (حصن حصین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کے نزدیک بہت پیارا سوال (دعا) یہ ہے کہ انسان اللہ سے اپنی عافیت مانگے۔ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقیناً دعاء اس بلا کو رفع کرتی ہے جو اُتر چکی ہو اور (اس کو بھی) جو ابھی نہ اُتری ہو۔ اور جب بلا اُترتی ہے تو دعا اس کا مقابلہ کرتی ہے، اور اسے روکتی ہے۔ (طبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ نہیں۔ (ابن ماجہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو خدا تعالےٰ سے دعا نہیں مانگتا خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ (حصن حصین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعاء مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان وزمین کا نور ہے۔ (حاکم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا مانگنے سے عاجز نہ بنو (یعنی

EmaanLibrary.com

دعا مانگنا چھوڑ نہ دو، کہ مطلب براری نہیں ہوئی۔ کیونکہ کوئی دعا کرتے ہوئے ہلاک نہیں ہوتا۔ اور جو چاہے کہ اس کی دعا سختیوں اور مشکلوں میں قبول ہو، تو اسے لازم ہے کہ وہ آسائش اور کشائشِ رزق کے وقت کثرت سے دعا کرتا رہے۔ (ابن حبان)

پس ہمیں خدا کی جناب میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم دنیا میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہیں اور پیش آمدہ امور سے متعلق کوئی کوشش نہ کریں، اور اسباب سے بے نیاز ہو جائیں۔ بلکہ ہمیں ہر امکانی کوشش بھی ضرور کرنی چاہیئے، اور ساتھ ہی خدا کے حضور دعا بھی۔ تاکہ مساعی اور اسباب بار آور ہوں۔ کیونکہ کوشش اور اسباب کا نتیجہ پیدا کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ جس کے لئے دعا ضروری ہے۔

دعا کے آداب

اوراد و وظائف پڑھنے اور دعا مانگنے والوں پر سب سے پہلے یہ واجب ہے کہ ان کا کھانا اور پہننا کسبِ حلال سے ہو۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی شخص (مثلاً) دس درہم میں کپڑا خریدے۔ اور ان میں ایک درہم حرام (کی کمائی)

EmaanLibrary.com

کا ہو۔ تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا، خدا اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔ (بیہقی)

غور فرمائیں! کہ جب کسب حرام کے لباس کے سبب خدا نماز قبول نہیں کرتا، تو دعا، ورد، وظیفہ وغیرہ کس طرح قبول اور بارآور ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح یاد رکھیں کہ لقمۂ حرام کے باعث بھی اوراد واذکار، اور وظائف وادعیہ قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔

تیسری چیز دعا مانگنے اور وظائف پڑھنے والوں کے لئے زبان کو قابو میں رکھنا از بس ضروری ہے کہ جھوٹ بولنے سے تمام اثر اذکار اور اوراد کا جاتا رہتا ہے۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ دورانِ اذکار و دعا، یقین، خلوص، استحضار اور توجہ الی اللہ قبولیت میں اثر تمام رکھتی ہے۔

شرکیہ وظائف

اوراد، وظائف اور دعا چونکہ عبادت ہے اس لئے وہی اوراد، و وظائف جائز ہیں، جن میں صرف خدا ہی کی جناب میں خطاب، ندا، دعا اور پکار ہو۔ خوب یاد رکھیں کہ اگر غیر اللہ کی طرف دعا ہوئی تو پھر ایسا وظیفہ خدا کی عبادت میں شرک ہو جائے گا۔ جس سے پڑھنے والے کی عاقبت برباد ہو جائے گی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں حکم فرمایا ہے:۔

EmaanLibrary.com

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ط (سورۂ جن)

اللہ کے ساتھ (دعا، اوراد، اور وظائف میں) کسی (غیر اللہ) کو مت پکارو۔

اب ہم مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے پڑھنے کے لئے یہاں خدا تعالےٰ اور اس کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے اوراد اور وظائف، اور ادعیہ واذکار لکھتے ہیں۔ تاکہ وہ ان جواہرات سے دامنِ امید بھر کر مراد کو پہنچیں۔ اذکار کے بحرِ ذخار کی یہ موتیوں کی لڑی زیادہ طویل نہیں ہے کہ اس موضوع پر ہم ایک مستقل رسالہ لکھنے کا ارادہ[1] رکھتے ہیں۔ وبیدہ التوفیق۔

ان اوراد، واذکار کو جو بھی اپنی ضرورت کے مطابق آداب و شرائط کی پابندی کے ساتھ پڑھے گا، انشاء اللہ وہ ضرور لیلائے کامرانی سے ہم آغوش ہوگا۔

تمام مطالب و حوائج کے لئے ایک مجرّب التاثیر وظیفہ

دعائے یونس علیہ السلام: حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ

---

[1] الحمدللہ یہ ارادہ پورا ہوا اور دو کتابیں چھپ گئیں۔ حزب الرسول۔ رحمتِ عالم کی دعائیں۔

EmaanLibrary.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا ذوالنون (حضرت یونس) کی مچھلی کے پیٹ میں یہ (آیۃ کریمہ) لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۖ اور جو کوئی مسلمان کسی کام کے لئے یہ دعا پڑھتا ہے۔ خدا تعالےٰ قبول فرما لیتا ہے۔

(ترمذی)

ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ دُعا حضرت یونس علیہ السّلام سے متعلق ہی مخصوص ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے خدا تعالےٰ کی یہ بات نہیں سنی:۔

فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ

یعنی خدا نے فرمایا کہ ہم نے (اس دعا کے پڑھنے کے سبب) حضرت یونس علیہ السلام کو غم سے نجات دیدی اور اسی طرح ہم (قیامت تک اس آیت کریمہ کے ساتھ دعا کرنے والے) مومنوں کو (غموں، دکھوں، دردوں سے) نجات دیتے رہیں گے۔ (مسند احمد)

پس قرآن اور حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ یہ دعا بڑا بھاری وظیفہ ہے۔ ہر قسم کی تکلیفوں، مصیبتوں، دکھوں، دردوں، اور اندوہوں سے نجات پانے کے لئے بڑا کامیاب وظیفہ ہے

EmaanLibrary.com

بغایت مجرب التاثیر اور نہایت سریع الاثر دعوت ہے۔ تمام اولیاء اللہ اور صلحائے اُمت کا اس کی سُرعتِ تاثیر اور عدمِ تخلف پر اجماع اور اتفاق ہے۔

پڑھنے کا طریقہ اس کے پڑھنے کے طریقے اپنے اپنے احوال و اشغال کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے کہ ہر روز رات کو بعد نماز عشاء ایک ہزار بار پڑھیں اوّل آخر تین تین بار درود شریف بھی (قعدۂ تشہد والا) ضرور پڑھیں۔ بارہ روز تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اکل حلال اور صدق مقال کی پابندی سے پڑھنے پر کام ہو جائے گا۔ ورنہ چالیس روز تک پڑھیں، لیلائے مراد سے ہم آغوش ہو جائیں گے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ اس دعا کو چالیس روز میں سوا لاکھ بار کریں جس کی صورت یہ ہے کہ ہر روز تین ہزار، ایک سو پچیس ۳۱۲۵ بار پڑھیں۔ اول آخر چند بار درود شریف ضرور ہو۔ خدا کے فضل سے شب غم کی تاریکیوں سے صبح فرح کے انوار ضیا بار ہوں گے۔

تیسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد ایک تاریک مکان میں بیٹھ کر ایک پانی کا پیالہ بھر کر آگے رکھ لیں۔ اس طرح حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے اور

EmaanLibrary.com

دریا کے پانی کا نقشہ کھینچ جائے گا۔ اور بدن اور کپڑوں کی طہارت کے ساتھ باوضو قبلہ رُخ بیٹھ کر نہایت عاجزی، زاری، خضوع اور استحضار کے ساتھ یہ دعا تین سو بار پڑھیں اور پڑھنے کے دوران میں ہر سو بار کے خاتمے پر پانی میں ہاتھ ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتے رہیں۔ جب پڑھ چکیں تو اکتالیس بار درود شریف بھی پڑھیں۔ اسی طرح اکتالیس روز تک یہ عمل جاری رکھیں۔ خدا کی مہربانی سے ہموم وغموم کے بادل چھٹ کر مطلعِ امید نظر آجائے گا۔ اور کوئی مشکل اور مصیبت ایسی نہیں جو دور نہ ہو اِن شاء اللہ الغفار۔

مخلوق کے شر سے بچنے کا حصار

جو شخص چاہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے تمام کاموں میں وکیل اور کفیل ہو، اور تمام مخلوق کے ہر قسم کے شر سے اس کو بچائے اور پیش آمدہ مصائب و نوائب اور مہمات اور مشکلات میں اپنی مدد، تائید و کالت اور کفالت کرے۔ اور بندوں کے دل میں اس کی ہیبت اور محبت ڈالے۔ تو اسے یہ وظیفہ پڑھنا چاہیئے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط

پڑھنے کا طریقہ: ہر روز صبح بعد نماز، یا رات کو بعد نماز عشاء

EmaanLibrary.com

اکلِ حلال، صدقِ مقال، خشوع و خضوع، استحضار و رجوع اور طہارت کی پوری پابندی کے ساتھ گیارہ سو بار پڑھا کریں۔ اول، آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔ ایک ماہ تک برابر پڑھیں امور متعلقہ میں خدا کی وکالت اور کفالت کو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے کہ ذات برحق کس طرح کارسازی فرماتی ہے اور کس طرح حفاظتوں اور نگرانیوں کے حصار قائم کرتی ہے۔ اور اگر بہ طور عادت کے آپ ہمیشہ یہ وظیفہ پڑھتے رہیں، تو پھر یقین کریں کہ خدا تعالےٰ ہر عین و آن، اور صبح و شام تمام عمر آپ کا وکیل اور کفیل رہے گا۔ بمنّہٖ وکرمہٖ۔

دوسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز رات کو یہ ورد مبارک چار سو پچاس ۴۵۰ **بار پڑھ کر** یہ آیت فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ بھی چھ مرتبہ پڑھیں۔ اور پھر ساتویں دفعہ یہ کہیں: وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ط

جو شخص اس طریق پر مداومت اختیار کرے گا، وہ خدا تعالیٰ کی مضبوط حفاظت اور نگہبانی میں رہے گا۔ اور اس کی ان امانتوں میں سے شمار کیا جائے گا جو ضائع نہیں ہوتیں۔ اور اپنے تمام

EmaanLibrary.com

اقوال وافعال اور امور و اشغال میں موردِ الطاف رحمانی ہوگا۔
اور خدا کے حکم سے مخلوق کی ہر قسم کی ایذا اور شر سے محفوظ رہیگا۔
اور اس کے سب کام خدا آسان کرتا رہے گا۔ اکل حلال اور
صدق مقال کا ہر حال میں خیال رکھیں۔

فراخیٔ رزق کے اعمال

پہلا عمل: صبح بعد نماز ایک سو بار یہ درود شریف پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ پھر یہ آیت ایک سو چھپن بار پڑھیں۔
وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ط وَیَرْزُقْہُ مِنْ
حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ
حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ
لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ط۔

جو شخص اس عمل پر مواظبت رکھے گا، وہ وسعتِ رزق کا نقشہ
دیکھ کر حیران رہ جائے گا۔ فی الواقع خدا اسے ایسی جگہ سے روزی

EmaanLibrary.com

پہنچائے گا جہاں سے ملنے کا اسے وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

دوسرا عمل وسعتِ رزق کا ایک اور عملِ مجرب ملاحظہ ہو۔ نمازِ فجر کے بعد گیارہ سَو بار یَا مُغْنِیُ پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ اس عمل پر مداومت کرنے والا اپنے لئے وسعتِ رزق کے دروازوں کو کھلا پائے گا۔ حیّ لایزال اسے کثرت سے رزق اور مال عطا فرمائے گا۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے "شفاء العلیل" میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے والد مرشد قدس سرہٗ نے مجھے اس عمل پر مواظبت کی وصیت فرمائی ہے اور اسے غنا ظاہری اور باطنی کے لئے مجرب کہا ہے۔

متفرق اذکار اور دُعائیں

سفر کی دعا

جب کوئی سفر کو جانے لگے، تو رخصت کرتے وقت مقیم، سفر کرنے والے سے مصافحہ کرے، اور پھر یہ دُعا پڑھے۔ اور پھر

EmaanLibrary.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر رخصت کردے۔ دعا یہ ہے:۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ

میں اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت (یعنی اہل وعیال اور مال)

وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ ط (نسائی، ابوداؤد)

اور تیرے عمل کا خاتمہ سونپتا ہوں۔

مقیم کے لئے مسافر کی دُعا

سفر کرنیوالا مقیم کو رُخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا

میں تجھے اس خدا کو سونپتا ہوں جو امانتوں کو ناکام یا

یُخَیِّبُ اَوْ لَا تُضَیِّعُ وَدَآئِعَہٗ (طبرانی)

ضائع نہیں کرتا۔

سوار ہونے کی دُعا

جب سوار ہونے لگیں۔ (خواہ کوئی سواری ہو۔ گھوڑا تانگہ، ٹرام، ریل، جہاز، ہوائی جہاز) تو یہ دعا پڑھیں:۔

EmaanLibrary.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

ہمارے لئے اس (سواری) کو تابعدار کیا حالانکہ ہم میں اتنی طاقت

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا

نہ تھی ۔ اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف

لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

لوٹنے والے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی

یا اللہ ! تو ہی سفر میں (میرا) ساتھی

السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ

ہے اور (تو ہی) میرے اہل میں خلیفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

یا الٰہی ! میں سفر میں مشقت اور بُری حالت کے پھرنے سے

وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ط

تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ (حصن حصین)

EmaanLibrary.com

آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعا

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں، تو یہ دعا پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ

یا الٰہی! تو نے میری صورت اچھی بنائی۔ پس تو

فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ط (ابن حبان)

میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔

اوّل رات چاند دیکھنے کے وقت کی دُعا

جب پہلی رات کا چاند (ہلال) دیکھیں، پہلے اللہ اکبر کہیں اور پھر یہ دعا پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ

یا الٰہی! اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان

وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ

اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا

وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

اور ہم کو اس چیز کی توفیق دے جس سے تو راضی اور خوش ہوتا ہے

EmaanLibrary.com

رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ط (ترمذی)

اے چاند! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔

بادل گرجنے کے وقت کی دُعا

جب بادل گرجے اور بجلی کڑکے تو یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ

یا الٰہی! ہم کو اپنے غضب سے نہ مار اور

لَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا

ہم کو اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر۔ اور اس سے پہلے

قَبْلَ ذٰلِكَ ط (بخاری)

ہم کو عافیت دے۔

آندھی چلنے کے وقت کی دُعا

جب آندھی چلے، تو یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا

یا الٰہی! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں

EmaanLibrary.com

وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ

اور اس چیز کی بھلائی جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جو اس کیساتھ

بِهٖ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ

بھیجی گئی ہے۔ اور اس کی بدی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز

شَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ ط (مسلم)

کی بدی سے جو اسمیں ہے اور اس چیز کی بدی سے جو اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔

سجدۂ قرآن کی دعا

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ

میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا

وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ

اور اس کو صورت بخشی۔ اور اپنی قوت اور قدرت سے اس کے

بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ط (ترمذی)

کان اور آنکھیں کھولیں۔

EmaanLibrary.com

گھر سے نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ

شروع اللہ کے نام سے ۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ کوئی طاقت گناہ سے

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط (ابوداؤد)

پھیرنے اور کوئی قوت نیکی کرنے کی، اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے ۔

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ

یا الٰہی! میں تجھ سے گھر میں آنے کی بھلائی مانگتا ہوں ۔

وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا

اور گھر سے نکلنے کی بھلائی بھی ۔ ہم اللہ کے نام سے داخل ہوئے

وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ

اور اللہ کا نام لے کر (باہر) نکلے ۔ اور اپنے پروردگار

رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط (نسائی)

اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ۔

EmaanLibrary.com

رات کو سونے کے وقت کی دُعا

جب رات کو سونے کے وقت بستر پر آئیں تو یہ دعا پڑھیں :۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ

اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے (بستر پر) اپنا پہلو رکھا

وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ

اور تیری ہی مدد سے اسکو اٹھاؤں گا۔ اگر تو (نیند میں) میری روح

نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا

قبض کرلے تو اس کو بخش دے۔ اور اگر تو اسکو (زندہ) چھوڑ دے

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ

تو اس کی ان چیزوں سے نگہبانی کر جس چیز سے تو اپنے نیک

الصّٰلِحِيْنَ ط (ابوداؤد)

بندوں کی نگہبانی کرتا ہے۔

بے خوابی کے لئے دُعا

بعض اوقات ہم رات کو جب بستر پر لیٹتے ہیں تو نیند نہیں آتی۔ کروٹیں لیتے تھک جاتے ہیں لیکن آنکھ نہیں لگتی اور طبیعت بہت بے چین ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت کیلئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

EmaanLibrary.com

نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے :۔

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ

الٰہی ! تارے غروب ہوئے ، اور آنکھوں نے

الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا

آرام پکڑا اور تو ہمیشہ زندہ ہے، سب کا تھامنے والا ہے

تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا

تجھ کو نیند اور اونگھ نہیں آتی ۔ اے ہمیشہ

حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِءْ لَیْلِیْ وَ

زندہ اے سب کے تھامنے والے ! میری رات کو آرام دے اور

اَنِمْ عَیْنِیْ ط (حصن حصین)

میری آنکھ کو سُلا دے ۔

سو کر جاگنے کے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو زندگی بخشی

EmaanLibrary.com

بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ط

ہمیں مردہ کر دینے کے بعد۔ اور اسی کی طرف جی اُٹھنا ہے۔

نیا کپڑا پہننے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو وہ چیز پہنائی

اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ

جس سے میں اپنے ستر کو ڈھانکتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں اسی

بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ط (ترمذی)

سے زینت کرتا ہوں۔

کھانا شروع کرنے کی دُعا

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔ پھر جب کھانا شروع کریں، تو یہ پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ ط (بخاری)

شروع اللہ کے نام سے

ملاحظہ: اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائیں اور کھانے

EmaanLibrary.com

کے دوران میں یاد آجائے تو اس طرح پڑھ لیں :۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ ط (ترمذی)

اللہ کے نام سے اس کے اول اور اس کے آخر میں ۔

کھانے سے فارغ ہو کر پڑھنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

سب تعریف اللہ کے لئے ہے ۔ ایسی تعریف جو بہت اور پاکیزہ

مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ

اور برکت والی ہو ۔ نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی گئی ۔

وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا الْحَمْدُ

اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ۔ اے ہمارے پروردگار ہماری حمد قبول کر!

لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو کھلایا ، اور پلایا

وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط (حصن حصین)

اور مسلمان بنایا ۔۔

دُودھ پینے کی دُعا

دودھ خدا کی بڑی عجیب نعمت ہے۔ اسے پی کر یہ دعا پڑھنی چاہیئے :۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

اے اللہ! تو ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ عطا فرما۔

مصافحہ کی دعا

مصافحہ کرتے وقت یہ دعا پڑھیں :۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ ط (مشکوٰۃ)

اللہ ہمارے اور تمھارے گناہ معاف کرے۔

روزہ افطار کرنے کی دعا

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعائیں پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ

اے اللہ! تیری رضا کی خاطر میں نے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق پر

EmaanLibrary.com

اَفْطَرْتُ ط (ابوداؤد)

میں نے افطار کیا۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ

پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور

وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ط (ابوداؤد)

ثواب ثابت ہوا۔ اگر خدا نے چاہا۔

نظر بد لگ جانے کی دُعا

نظر لگ جانا درست ہے۔ اگر کسی کو نظر لگ جائے، تو اس پر یہ دعا پڑھیں :۔

اُعِيذُكَ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ

میں تجھ کو ہر شیطان کی برائی سے اور ہر موذی جانور

مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ

کی برائی سے اور ہر نظر والی آنکھ کی برائی سے اللہ کے

وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ط

پورے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔

EmaanLibrary.com

تھکاوٹ دور کرنے کی دعا

حضرت فاطمہ رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن بھر کے کام کاج کے باعث تھکاوٹ کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فاطمہ! رات کو سوتے وقت یہ پڑھا کرو، (تھکن دور ہو جائے گی۔)

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔ (بخاری)

ڈر کے وقت کی دُعا

اگر کوئی سوتے یا جاگتے وقت ڈرے، تو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ کوئی چیز ایذا نہیں دے گی۔ انشاء اللہ۔

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ

میں اللہ کے غضب اور ان کے عذاب سے اللہ کے

مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ

پورے کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں۔

EmaanLibrary.com

عِبَادِہٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ

اور اسکے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے

وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ ط (ابو داؤد)

اور ان کے حاضر ہونے سے۔

مریض کی شفا کی دُعا

مریض کے پاس اس دعا کو پڑھیں اور اس پر اپنا داہنا ہاتھ پھیر دیں :-

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دے۔ اور

اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ

شفا دے! تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے شفا کے سوائے

اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا تُغَادِرُ

کسی کی شفا (کارگر) نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما! جو کسی

سَقَمًا ط (بخاری)

بیماری کو نہ چھوڑے۔

EmaanLibrary.com

اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ (حصن حصین)

یا اللہ! اس کو شفا دے ۔ یا اللہ! اس کو عافیت دے!

بچوں کے جنازے کی دُعا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقا بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بچے کے جنازے پر سورۂ فاتحہ کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا وَّ اَجْرًا ط (بخاری شریف)

اے اللہ! اس (بچے) کو ہمارے لئے آگے چلنے والا اور میرمنزل اور ذخیرہ اور ثواب بنا دے۔

نوٹ: اگر میت لڑکی ہو تو مذکر کی جگہ مؤنث کی ضمیر لائیں۔ اس طرح اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا۔ باقی دعا بدستور پڑھیں:۔

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ

اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے۔ اور

EmaanLibrary.com

بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا

میری آنکھ میں نور اور میرے کان میں نور

وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَسَارِیْ

اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں

نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا

نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور۔

وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَ

اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور

اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا

مجھے سراپا نور بنا دے اور میری زبان میں نور

وَعَصَبِیْ نُوْرًا وَلَحْمِیْ نُوْرًا

اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور

وَدَمِیْ نُوْرًا وَشَعْرِیْ نُوْرًا

اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور

وَبَشَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ

اور میری کھال میں نور اور میری جان میں نور پیدا کردے

EmaanLibrary.com

نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَاَعْطِنِیْ

اور مجھے بہت بڑا نور عطا کر ۔ اور مجھے نور ہی

نُوْرًا ط (بخاری شریف)

بخشتا جا ۔

نوٹ: فجر کی سنتوں کے بعد بیٹھ کر تین بار پڑھنے کی دعا پیچھے گزر چکی ہے۔ یہ دعا لیٹ کر پڑھیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سنتیں پڑھ کر داہنے پہلو پر لیٹتے تھے۔ آپ بھی سنت کے مطابق داہنے پہلو پر لیٹ جایا کریں اور دعا مذکور پڑھا کریں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے موتی

ہر روز مانگنے کی نورانی دعائیں

اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ

اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں مگر جس کو تو نے سہل کیا

سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا

اور تو ہی جب چاہتا ہے دشواری کو آسان کر دیتا ہے

EmaanLibrary.com

اِذَا شِئْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سوائے اللہ، بردبار، کریم کے کوئی معبود نہیں

اَلْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

پاک ہے اللہ

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

عرش عظیم کا پروردگار۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ

ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری

رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

رحمت کے اسباب اور تیری مغفرت کا ذریعہ مانگتا ہوں

وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ

اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی سے

مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ

حصہ، اور ہر گناہ سے سلامتی

اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

(مانگتا ہوں)۔ میرا کوئی گناہ مغفرت کے بغیر نہ چھوڑ۔

EmaanLibrary.com

وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً

اور کوئی فکر نہ چھوڑ مگر اس کو دور کر دے اور کوئی ایسی حاجت

هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا

جو تیری مرضی کے مطابق ہو نہ چھوڑ مگر اس کو پوری کر دے !

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط (حصن حصین)

اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والے !

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ

اے اللہ ! میں کمزور ہوں ۔ تو مجھے قوت عطا فرما ۔

وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ

اور میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے ۔ اور میں

فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ط (حصن حصین)

محتاج ہوں ، تو مجھے رزق دے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ

اے اللہ ! میں عاجز ہونے سے اور کاہلی سے اور نامردی سے

وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ

اور بہت بوڑھا ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

EmaanLibrary.com

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری

وَالْمَمَاتِ ط (بخاری)

پناہ مانگتا ہوں۔

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ

اور سنگدلی سے اور (عبادت میں) غفلت سے اور

وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ

فقر و فاقہ سے اور ذلت اور مفلسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ

اور محتاجی سے اور کفر سے اور نافرمانی سے اور

وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ

(کتاب وسنت کی) مخالفت سے اور نمود اور ریاکاری سے تیری

وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ

پناہ چاہتا ہوں۔ اور بہرے پن سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

EmaanLibrary.com

وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ

اور گونگا ہونے سے اور دیوانہ ہونے سے اور کوڑھ سے

وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ ط

اور تمام بُری (لاعلاج) بیماریوں سے اور قرض کے بوجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ! میں تیری نعمت کے جاتے رہنے سے

زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ

اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے

وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

اور تیرے ہر قسم کے غصہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (مسلم)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور

وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ

تجھ سے محبت کرنیوالے کی محبت اور اس عمل کی محبت مانگتا ہوں جو مجھے

يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ

تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ تو اپنی محبت کو میرے لئے

EmaanLibrary.com

أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي

میری جان اور میرے اہل اور ٹھنڈے پانی کی

وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ط (ترمذی)

محبت سے بھی زیادہ محبوب بنادے

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ زندگی اور اچھی موت

وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ

اور حشر میں ایسا اٹھایا جانا مانگتا ہوں جو ذلت اور

مُخْزِيٍّ وَلَا فَاضِحٍ ط (طبرانی)

رسوائی سے خالی ہو۔

اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي

اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام

الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ

اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

کے عذاب سے ہمیں سلامت رکھ!

EmaanLibrary.com

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ

اے اللہ! ہم بلاء کی مشقت سے اور بد بختی کے پانے سے

الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ

اور بُری تقدیر سے اور (مصیبت پر) دشمنوں کے خوش

الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (بخاری)

ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ

اے اللہ! تو مجھ کو بہت صبر کرنیوالا بنادے اور مجھ کو بہت

شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ

شکر کرنیوالا بنادے۔ اور مجھ کو میری آنکھوں میں چھوٹا کر

صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ط

(کہ مغرور نہ ہوجاؤں) اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا کر۔ (حصن حصین)

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ

یا الٰہی! مجھ کو اپنا اس قدر خوف نصیب کر جو ہمارے اور

مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ

گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے

EmaanLibrary.com

مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا

اور ہم کو اپنی طاعت اس قدر نصیب کر جس کے ذریعہ سے

بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ

تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے اور اس قدر یقین عطا کر کہ تو اسکے سبب ہم پر

بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ

دنیا کی مصیبتوں کا برداشت کرنا آسان کر دے۔ اور ہم کو

مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ

ہماری شنوائیوں سے اور ہماری بینائیوں سے اور ہماری قوت

قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ

سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے، فائدہ پہنچا۔ اور اس فائدہ کو ہمارا وارث

مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ

بنا اور ہمارا غصہ ان لوگوں پر کر جنھوں نے ہم پر ظلم کیا۔

ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا

اور ہمارے دشمنوں کے مقابل ہماری مدد کر۔

وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِىْ دِيْنِنَا

اور ہماری مصیبت ہمارے دین میں نہ گردان۔

EmaanLibrary.com

وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا

اور دنیا کو ہمارا بہت بڑا اندیشہ نہ کر ۔ اور

وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا

نہ ہمارے علم کی انتہا اور ہم پر اس کو مسلط نہ کر

مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ط (ترمذی)

جو ہم پر رحم نہ کرے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج اور محمد کے

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

تابعداروں پر بھی جیسے کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

تابعداروں پر رحمت بھیجی ۔

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

بے شک تو تعریف کے لائق، بزرگی والا ہے ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما اور

EmaanLibrary.com

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں پر۔ جیسے کہ تو نے

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

ابراہیم علیہ السلام اور ان کے تابعداروں پر برکت نازل

اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

کی۔ بیشک تو تعریف کے لائق، بزرگی والا ہے

EmaanLibrary.com

MAKTABA
AL-DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
TEL: 308 27 37/309 57 10. FAX: 307 77 55
TLX: 011-76832 SALF IN.

EmaanLibrary.com